چہار مقالہ

پبلشرز

حاجی فرمان علی اینڈ سنز تاجران کتب

اردو بازار - لاہور

Price 0—12—0

چہار مقالہ

حاجی فرمان علی اینڈ سنز اُردو بازار لاہور
قیمت ۱۲ آنے

باسمہ سبحانہ

مصنف کے حالات

مصنّف چہار مقالہ کا نام احمد ابوالحسن کنیت نجم الدین یا نظام الدین تخلص تھا۔ مولد سمرقند ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ فن عروض میں کافی مہارت رکھتے تھے یا اس فن کی اُنھوں نے کوئی خدمت انجام دی تھی یہی وجہ ہے کہ یہ اپنے معاصرین میں عروضی کے لقب سے پکارے گئے۔ چنانچہ آج تک بھی یہ نسبت ان کے نام کے ساتھ چلی آرہی ہے۔

یہ اپنے زمانہ میں شاعری حیثیت سے زیادہ مشہور تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ ان کی شہرت اس حیثیت سے کم ہوتی گئی اور اب یہ تصوّر کیا جاتا ہے کہ یہ ایک عمدہ نثر نگار تھے ان کی شہرت کا انحصار چہار مقالہ جیسی عمدہ تصنیف ہی پر ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس نثر کی کتاب میں جو نظم کہیں کہیں شامل ہے۔ یہ اُن کے عمدہ شاعر ہونے کا بہترین ثبوت ہے۔

کہتے ہیں ان کی کئی مثنویاں تھیں۔ زمانے کی دست برد نے ان کو باقی نہیں رکھا۔ یہ اُس کے ہاتھوں ضائع ہوگئیں۔

لیکن اس کلام کے چند نمونے آج تک بھی موجود ہیں ان کی سوانح حیات کے متعلق انہیں کی تصنیف چہار مقالہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے اور اس امر کا قیاس لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارا مصنف قرنِ پنجم کے ابتدا میں پیدا ہوا۔ کیونکہ وہ اس قرن میں کہیں رودکی کے حالات کے متعلق تحقیقات کرتا ہے۔ تو کہیں اسی زمانہ میں عمر خیام سے ملتا ہے جس کا یہ شاگرد بھی ہے۔ ۵۰۹ھ میں یہ ہرات میں قیام پذیر بھی رہا ہے۔ اور ۵۱۰ھ میں وہاں سے روانہ ہو کر سلطان سنجر کے لشکر میں جا ملتا ہے۔ اور یہیں امیر معزی سے مل کر اپنی بے روزگاری کی شکایت کرتا ہے۔ زمانہ کے حالات پر مایوسی کا اظہار کرتا ہے جس پر امیر مذکور اُس کو تسلی دیتا ہے۔ یہیں سے وہ طوس روانہ ہو کر فردوسی طوسی کی زیارت کرتا ہے۔ اور نیشاپور چلا جاتا ہے۔ ۵۱۲ھ اور ۵۱۴ھ کے درمیان کا زمانہ یہیں بسر کرتا ہے اور ۵۳۰ھ میں مکرر نیشاپور آتا ہے اور حکیم عمر خیام کے مزار پر جا کر فاتحہ خوانی کرتا ہے اور اس کی اس پیشین گوئی کو کہ جو کبھی اُس نے کی تھی کہ میری قبر پر ہمیشہ گل افشانی ہوتی رہے گی صحیح پاتا ہے۔ یہ ۵۴۷ھ میں سلطان سنجر اور سلطان علاؤالدین غوری کے مابین جنگ میں شریک تھا اور چونکہ غوریوں سے تعلق خاطر زیادہ رکھتا تھا۔

اس لئے ایک عرصہ تک سنجر کے خوف سے ہرات میں چھپا رہا۔ غرض یہ ہمارا مصنف قرن ہجم کا بہترین ادیب رہا ہے۔

اس کی ادبی وقعت نہایت شاندار ہے اور اس کا مذاق بحیثیت ادیب نہایت بلند معیار رکھتا تھا۔ اس کے الفاظ کی خوش آہنگی بندشوں کی چستی اور فقروں کا ربط وضبط اور جملوں کی موزونیت اور نشست اُس کی خوش مذاقی اور ادبیت کا بہترین ثبوت ہے۔ طرز سادہ اور عام فہم اور موقع بہ موقع رنگینیت سے بھی کام لیا گیا ہے۔ جس نے برجستگی اور روانی زورِ کلام اور حسنِ ادا کو کہیں کہیں متاثر کر دیا ہے۔ لیکن عبارت آرائی نے اُس کے حُسن کو دو بالا کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شیرینیٔ اسلوب بے ساختگی بیان اُس کا ممتاز جوہر ہے جس کا اثر مجموعی طور پر سننے اور پڑھنے والے پر نہایت اچھا اور دلکش ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ کہنا حق بجانب ہوگا کہ چہار مقالہ نہ صرف متقدمین کی تصانیف میں بہترین تصنیف ہے۔ بلکہ ہر عہد کی تصنیفات میں اس کو بہتر تصور کیا جانا چاہیئے۔ اگر اس کے مقابلہ میں کوئی چیز پیش کی جا سکتی ہے تو وہ شیخ سعدیؒ کی گلستان ہے۔

چہار مقالہ کے مطالعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ۵۵۱ھ کے مابین تصنیف ہوئی ہے۔ اس کا اصلی نام مجمع النوادر ہے۔ لیکن چونکہ الباب کی بجائے اُس کی تقسیم چار مقالوں پر منحصر ہے اس لیے اس نے چہار مقالہ کے نام سے شہرت پائی۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کتاب کی تصنیف فارسی انشاپردازی کا بہترین زمانہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بلحاظ انشاء پردازی یہ کتاب اعلیٰ سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کا موضوع حکمت عملی ہے۔ سلاطین اور سلطنت اور بقاءِ نام کے لئے مصنف کی رائے میں چار قسم کے پیشہ وروں کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ نظامی کا فلسفہ قیام سلطنت کے لئے رہبر کا وجود ضروری سمجھتا ہے اور بادشاہ کے بقاءِ نام کے لئے شاعر کا ہونا ضروری جانتا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس قوانین منجم اور صحت بدنی کے لئے طبیب کی حاجت کو پیش کرتا ہے۔ اس ادعا کے استدلال میں نظامی نے اپنی اس کتاب کو چہار مقالوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور ہر مقالہ کے ضمن میں ان کے لوازمات وخصوصیات مختصراً ظاہر کرتے ہوئے مزید وضاحت کے لئے اسی قبیل کے حکایات بیان کئے ہیں جو نہایت ہی دلچسپ اور سلیس ہیں ◆

۷۸۶

مقدمۂ چہار مقالہ

حمد و شکر و سپاس مرآں بادشاہے را کہ عالمِ عود و معاد را بتوسط ملائکہ کرّوبی و رُوحانی در وجود آورد و عالمِ کون و فساد را بتوسط آں عالم ہست گردانید و بیاراست بامر و نہی انبیاو اولیاء نگاہ داشت - بشمشیر و قلم ملوک و وزراو درود بر سیّد کونین کہ اکمل انبیا بود و آفریں بر اہلِ بیت و اصحاب او کہ افضلِ اولیاء بودند - وثنا بر بادشاہِ وقت ملکِ عالمِ عادل مویّد مظفر منصور، حسام الدّولہ والدّین نصرۃ الاسلام والمسلمین قامع الکفرۃ والمشرکین، قاہر الزنادقہ والمتمردین عمدۃ الجیوش فی العالمین افتخار الملوک والسلاطین، ظہیر الایّام - مجیر الانام، عضد الخلافہ، جمال الملۃ، جلال الامۃ، نظام العرب والعجم، امیل العالم، شمس المعالی، ملک الامراء، ابوالحسن علی بن مسعود نصیر امیر المومنین کہ زندگانیش بکامِ او باد - و بیشتر از عالم بنام او باد و نظام ذرّیت آدم باہتمام او باد کہ امروز افضلِ بادشاہانِ وقت است باصل و

معاد - لوٹنے کی جگہ - کرّوبی - بزرگ -

نسب ورائے وتدبیر وعدل وانصاف وشجاعت وسخاوت وپیراستن ولایت وپروردن دوست وقہر کردن دشمن وبرداشتن لشکر ونگاہ داشتن رعیت وامن داشتن مسالک وساکن داشتن ممالک برائے راست وخرد روشن وعزم قوی و حزم درست کہ سلسلۂ آلِ غضنسب بکمالِ او متّصد ومنتظم است وبازوئے دولت آن خاندان بکمالِ او مؤید ومسلم است کہ باری تعالیٰ اورا با ملوکِ آن خاندان از ملک وملک وتخت وبخت وکام ونام وامر ونہی برخورداری داد۔ بمنہٖ وعمیم فضلہٖ ؁

فصل

رسمے قدیم است وعہدے بعید تا ایں رسم معہود ومسلوک است کہ مؤلف ومصنف در تشبیب سخن ودیباچۂ کتاب طرفے از ثنائے مخدوم وشمّے از دعائے ممدوح اظہار کند۔ آما من بندہ مخلص درایں کتاب بجائے مدح وثنائے ایں بادشاہ اذکارِ انعامی خواہم کردن کہ باری تعالیٰ وتقدس در حقِ ایں بادشاہ وبادشاہزادہ فرمودہ است وبارزانی داشتہ تا برائے جہاں آرائے او عرضہ افتد وبشکرِ ایں انعام مشغول گردد کہ در کتابِ نا مخلوق وکلامِ نا آفریدہ میفرماید وَلَئِنْ

قہر کردن۔ مغلوب ہونا۔ مسالک جمع مسلک۔ راستہ ؁ حزم۔ تدبیر ؁ تشبیب۔ غنفوانِ شباب کا ذکر۔ عرضہ افتد پیش ہو۔ کتابِ نا مخلوق۔ قرآن مجید ؁

شکرتم لا زیدنّکم کہ شکر بندہ کیمیائے انعامِ خداوندگار منعم است.
فی الجملہ این بادشاہ بزرگ و خداوندِ عظیم را مے بباید دانست کہ ہر فرد
بر شاہراہِ ایں کرۂ اغبر و در دائرہ این چتر اخضر ہیچ بادشاہے مرفہ تر
ازیں خداوند نیست و ہیچ بندگے برخوردار تر ازیں ملک نیست بموہبت
جوانی حاصل است و نعمت تندرستی برقرار۔ پدر و مادر زندہ بلادرمان
موافق بر یمین ولیسار، چگونہ پدرے چوں خداوند ملک معظم موید مظفر
فخر الدولہ والدین خسرو ایران ملک الجبال اطال اللہ بقاءہٗ وادام اللہ
الی المعالی ارتقاءہٗ کہ اعظم بادشاہان وقت است و افضل شہریارانِ عصر
برائے و تدبیر و علم و حلم و تیغ و بازو و گنج و خزینہ با دہ ہزار مرد سنان
دار و عنان دار خویشتن را در پیش فرزندان سپر کردہ تا بادِ صبا شوریدہ
بریکے از بندگان نوزد و در ستر رفیع و جذر منیع ادام اللہ رفعتہا داعیہ
کہ ہر یا رب کہ او در صمیم سحرگاہے بر درگاہ الٰہی کند۔ بہ لشکر جرار و
سپاہی کرار کار کند و برادرے چوں خداوند و خداوند زادہ شمس الدولہ
والدین ضیاء الاسلام والمسلمین عز نصرہٗ کہ در خدمتے ایں خداوند ادام
اللہ علوہٗ بغایت و نہایت ہمے رسد والحمد للہ کہ ایں خداوند در مکافات
و مجازات ہیچ باقی نمیگذارد بلکہ جہان روشن بروے او ہمے بیند و عمر
شیریں بجمال او ہمے گزارد و نعمت بزرگتر آنکہ منعم بر کمال و کریم بے زوال
او را ممتی بارزانی داشتہ است. چوں خداوند عالم سلطان مشرق علاؤ الدنیا
والدین ابو علی الحسین بن الحسین اختیار امیر المومنین ادام اللہ عمرہٗ و

حفدہ - بچادہ ۰

خلد ملکہ با پنجاہ ہزار مردِ آہن پوش سخت کوش کہ جملہ لشکرِ اسئے عالم را باز مالید و کلّی ملوکِ عصر را در گوشہ نشاند۔ ایزد تبارک و تعالیٰ جملہ را بیک دیگر ارزانی دارد و از یک دیگر برخوردار دارد و عالم را از آثارِ ایشاں پُر انوار کناد۔ بمنّہٖ وجودہٖ وکرمہٖ ◆

آغازِ کتاب

بندۂ مخلص وخادمِ متخصص احمد بن علی النظامی العروضی السمرقندی کہ چہل و پنج سال است تا بخدمتِ ایں خاندان موسوم است و برقمِ بندگیُ ایں دولت مرقوم خواست کہ مجلسِ اعلیٰ پادشاہی اعلاہ اللہ را خدمتے سازد بر قانونِ حکمت آراستہ بحجج قاطعہ و براہین ساطعہ واندرو باز نماید کہ بادشاہی خود چیست و بادشاہ کیست وایں تشریف از کجاست وایں تلطیف مر کراست وایں سپاس بر چہ وجہ باید داشتن وایں منّت از چہ روئے قبول باید کردن تا ثانی سیّد ولدِ آدم وثالثِ آفریدگارِ عالم بود چنانچہ در کتابِ محکم و کلامِ قدیم لاآلی ایں سہ اسم متعالی را دریک سلک نظم دادہ است ودریک سمط جلوہ کردہ قولہٗ عزّ وجلّ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کہ در معارجِ موجودات ومعارجِ معقولات بعد از نبوت کہ غایت مرتبہ انسان است ہیچ مرتبہ ورائے پادشاہی نیست وآں جز عطیت الٰہی نیست۔ ایزد عزّ وعلا پادشاہ وقت

سمط۔ لڑی ◆ غایت مرتبہ۔ انتہائی درجہ ◆

را ایں منزلت کرامت کردہ است۔ ایں مرتبہ واجب داشتہ تا برسنن
ملوک ماضیہ ہمے رود و رعایا را برقرار قرونِ خالیہ ہمے دارد ٭

فصل

راسخے عالی اعلاہ اللہ لعز باید دانستن کہ موجوداتے کہ ہستند
از دو بیرون نیست موجودے ست کہ وجود از خود ست یا موجودے
کہ وجود او بغیر است آں موجود را کہ وجودِ او بخود است واجب
الوجود خوانند۔ وآں باری تعالیٰ وتقدس است کہ بخود موجود است
پس ہمیشہ بودہ است زیراکہ منتظر غیرے نبود وہمیشہ باشد
کہ قائم بخود است بغیرے نے وآں موجود را کہ وجودِ او بغیر ہست
ممکن الوجود خوانند و ممکن الوجود چناں بود کہ ماثیم کہ وجودِ ما از
منی است و وجودِ منی از خون است۔ و وجودِ خون از غذا و وجودِ
غذا از آب و زمین و آفتاب است و وجودِ ایشاں از چیزے دیگر و
ایں ہمہ آنند کہ دی نبودند و فردا نخواہند بود و چوں باستقصا
تأمل کردہ آید ایں سلسلہ اسباب بکشد تا ہیبے کہ او را وجود از
غیرے نبود و وجودِ او بدو واجب است پس آفریدگار ایں ہمہ
اوست وہمہ از و در وجود آمدہ و بدو قائم اند و چوں دریں مقام
اندک تفکر کردہ آید خود روشن شود کہ کُلّی موجودات ہستی اند

سنن۔ طریقے ٭ خالیہ۔ ماضیہ ٭ تقدس۔ پاک ٭ باستقصا۔ گہرائی سے ٭

به نیستی جاشنی داده و او هستی است بدوام ازل و ابد آراسته چون
اصل مخلوقات به نیستی است روا بود که باز نیست شوند و نیز چنان
زمرهٔ انسانی گفته اند که کُلُّ شَیءٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہٖ هر چیزے با اصل
خویش باز شود خاصه در عالم کون و فساد پس ما که ممکن الوجودیم
اصلِ ما نیستی است و او که واجب الوجود است عین او هستی است
وہم او جلّ ثناءهٗ در کلام مبین و حبل متین میفرماید کُلُّ شَیءٍ هَالِک
اِلَّا وَجهَهٗ امّا بباید دانست که این عالم را که درخلال فلک قمر است
و در دائرہ این کرّہ اوّل او را عالم کون و فساد خوانند و
چنان تصور باید کرد که مقعر فلک قمر آتش است و فلک قمر گرد
او در آمده و در درون کرهٔ آتش هوا است آتش گرد او در آمده
و در درون هوا آب است. هوا گرد او در آمده و در درونِ آب خاک
است آب گرد او در آمده و در میانِ زمین نقطهٔ الیست موهوم که
هر خطے که ازو به فلک قمر رود همه برابر یکدیگر باشند و هر کجا ما فرود
گوئیم آن نقطه را خواهیم یا آنچه بدو نزدیک تر است و هر کجا زبر گوئیم
ازو فلک اقصیٰ را خواهیم یا آنچه بدو نزدیک تر است و آن
فلکے است زبر فلک البروج، و ازان سوئے او هیچ نیست و
عالم جسمانی بدو متناهی شود یعنی سپری گردد امّا الله تبارک
و تعالیٰ بحکمت بالغه چون خواست که درین عالم معادن و نباتات

حبل متین : مضبوط رسّی ۔ مقعر : تحت ۔ متناهی شود : ختم ہو جاتا ہے ۔

و حیوان پدید آرد ستارگان را بیافرید خاصه مر آفتاب و ماه را وکون
وفساد اینها بحرکاتِ ایشان باز بست و خاصیت آفتاب آنست کہ
چیزہا را بہ عکس گرم کند چوں برابر باشد. و میانجی گرمی برکشد یعنی
جذب کند کہ آب را بہ برابری گرم میکند و بتوسط گرمی جذب بمدتے
دراز تا زمین را یک ربع برہنہ شد بسبب بسیاری بخار کہ ازیں
ربع صاعد گشت و بالا بر رفت و طبع آب آنست کہ روا بود کہ
سنگ شود چنانچہ بہ بعض جائیہا معہود است و برائے العین
دیدہ می شود پس کوہیہا پدیدار آمد. از آب بتابش آفتاب و
زمین از آنچہ بود دریں پارہ بلند تر شد و آب ازو فرود دوید
وخشک شد بریں مثال کہ دیدہ می آید. پس ایں را ربع مکشوف
خوانند بدیں سبب ربع مسکون خوانند بدانکہ حیوانات را برشتے
مسکن است ٭

فصل

چوں آثارِ ایں کواکب در اقطار ایں عناصر تاثیر کرد و
ازاں نقطۂ موہوم منعکس گشت از میانِ خاک و آب بعونت
باد و آتش ایں جمادات پدید آمد چوں کوہیہا و کانہا و ابر
و برف و باراں و رعد و برق و کواکب منقضہ و ذوالذوابہ و

میانجی برابر ٭ صاعد گشت ۔ چڑھ گیا ٭ منقضہ ۔ ٹوٹنے والے ٭ ذوالذوابہ ۔ دُم دار ٭

نیازک و عصی و ہالہ و حریق و صاعقہ و زلزلہ و عیون گوناگوں چنانکہ در آثارِ علوی ایں را شرحی بمقام خود دادہ شدہ است و دریں مختصر نہ جائے شرح و بسط آں بود۔ امّا چوں روزگار برآمد و ادوار فلک متواتر گشت و مزاج عالم سفلی لطفے یافت و نوبت انفعال بداں درجہ رسید کہ میانِ آب و ہوا بود ظہور عالم نبات بود پس ایں جوہرے کہ نبات ازو ظاہر گشت۔ ایزد تبارک و تعالیٰ او را چہار خادم آفرید و سہ قوت ازیں چہار خادم۔ یکے آنست کہ ہر چہ شائستہ او بود بدو مے کشد و او را جاذبہ خوانند و دوم آنکہ ہر چہ جاذبہ جذب کردہ باشد ایں نگاہ می دارد و او را ماسکہ خوانند و سوم آنکہ آں مجذوب را ہضم کند و از حاجت خویش بگرداند تا مانندہ او شود او را ہاضمہ خوانند و چہارم آنکہ ناشائستہ بود او را دفع کند و او را دافعہ خوانند۔ امّا ازیں سہ قوت
۱۵ یکے قوتیست کہ او را افزونی کند بدانکہ غذا درو بگستراند گسترانیدنی متناسب و متساوی و دوم قوتیست کہ مددِ ایں غذا بود تا باطراف مے رسد و قوت سوم آنست کہ چوں بکمال رسد و خواہد کہ روئے در نقصان نہد ایں قوت پدیدار آید و تخم دہد۔ تا اگر او را دریں عالم فنائے باشد آں بدل نائب او شود تا نظام عالم از اختلال مصئون باشد۔ نوع منقطع نہ شود و او را قوت

نفع پختگی ، متساوی ۔ برابر ، اختلال ۔ خرابی ۔ تباہی ، مصئون ۔ محفوظ ،

مولده خوانند پس ایں عالم را از عالم جماد زیادت آمد. بچندیں معانی
کہ یاد کرده شد و حکمت بالغہ آفریدگار چناں اقتضا کرد کہ ایں
عالمہا بیک دیگر پیوستہ باشند مترادف و متوالی تا در عالم جماد
کہ اوّل چیزے گِل بود ترقی ہمی کرد و شریف تر ہمی شد تا بمرجان
رسید اعنی بُسَّد کہ آخریں عالم جماد بود پیوستہ با اوّلیں چیزے از
عالم نبات و اوّلی عالم نبات خار بود و آخریں خرما و انگور کہ تشبّہ
کردند بعالم حیوان ایں نخل خواست تا بار آورد و آں از دشمن بگریخت
کہ تاک رز از عشقہ بگریزد و آں گیا ہیست کہ چوں بر تاک رز بپیچد
رز را خشک کند پس تاک از و بگریزد پس در عالم نبات ہیچ
شریف تر از تاک و نخل نیامد. بدیں علّت کہ بلفوق عالم خویش تشبّہ
کردند و قدم سلطنت از دائره عالم خویش بیروں نہادند و بجانب
اشرف ترقی کردند +

فصل

چوں ایں عالم کمال یافت و اثر آبا علوی در امہات عالم
سفلی تاثیر کرد و نوبت بلطافت ہوا و آتش رسیده فرزند
لطیف تر آمد و ظہور عالم حیوان بود و آں قوت ہا کہ نبات
داشت با خود آورد و دو قوت او با در افزود. یکے قوت

بُسَّد۔ مونگا۔ تشبّہ۔ مشابہت و انصاف معلوم کیا۔

اندر یافت کہ او را مُدرک خوانند کہ حیوان چیزہا را بدو اندر یابد
و دوم قوت جنبانندہ کہ بتابید او حیوان بجنبد و بدانچہ ملائم اوست
میل کند و از آنچہ منافر اوست بگریزد و او را قوتِ محرکہ
خوانند اما قوت مدرکہ منشعب شود بدہ شاخ۔ پنج شاخ را
از حواسِ ظاہر خوانند و پنج را از حواسِ باطن۔ حواس ظاہر
چوں لمس و ذوق و بصر و سمع و شم۔ اما قوت لمس قوتے است
پراگندہ در پوست و گوشت حیوان تا چیزے کہ مماس او شود
اعصاب ادراک کند و اندر یابد چوں خشکی و تری و گرمی و
سردی و سختی و نرمی و درشتی و لغزی۔ اما ذوق قوتے است
ترتیب کردہ دراں عصب کہ گستردہ است بر روئے زبان کہ
طعامہائے متحلل را دریابد اناں اجرام کہ مماس شوند با او۔ و
او جدا کند میان شیریں و تلخ و تیز و ترش و امثال آں۔ اما
سمع قوتے است۔ ترتیب کردہ در عصب متفرق کہ در سطح صماخ
است دریابد آں صوتے را کہ متادی شود بدو از تموج ہوائے
کہ افشردہ شدہ باشد میان متقارعین یعنی دو جسم بہم کوفتہ کہ از
ہم کوفتن ایشاں ہوا موج زند و حقیقت آواز شود تا تادیہ کند
ہوائے را کہ ایستادہ است اندر تجویف صماخ و مماس او شود۔
و بداں عصب پیوندد بشنود۔ اما بصر قوتے است ترتیب کردہ

منشعب شود۔ شاخ دہ شاخ ہوتی ہے + لغزی عمدہ + صماخ۔ کان کا سوراخ + +
تجویف۔ کھوکھلا پن + تادیہ کند۔ پہنچتی ہے +

در عصبه مجوفه که دریابد آن صورتی را که منطبع شود در رطوبت جلیدی از اشباح و اجسام ملوّن بمیانجی جسمی شفاف که الیستاده بود از او تا سطوح اجسام صیقلیه. امّا شم قوّتی است ترتیب کرده در آن زیادتی که از مقدم دماغ بیرون آمده است مانند سر پستان که دریابد آنچه تادیه کند بدو هوای مستنشق از بوئی که آمیخته باشد یا بخاری که باد بیاورد یا منطبع شده باشد در و باستحالت از جرم بوئی دار •

فصل

امّا حواسّ باطن بعضی آنند که صور محسوسات را دریابند و بعضی آنند که معانی محسوسات را دریابند. اوّل حسّ مشترک است و او قوّتی است ترتیب کرده در تجویف اوّل از دماغ که قابل است بذات خویش مر جمله صورتها که حواسّ ظاهر قبول کرده باشند. و در الیشان . . . . . . منطبع شده که بدو تادیه کنند محسوس آنگاه محسوس شود که قبول کند. دوم خیال است و او قوّتی است ترتیب کرده در آخر تجویف مقدم دماغ که آنچه حسّ مشترک از حواسّ ظاهر قبول کرده باشد او نگاه دارد و بماند در وی بعد غیبت محسوسات سوم قوّت متخیله است و چون او را نفس حیوانی یاد کنند متخیله گویند و چون با نفس انسانی یاد کنند متفکره

خوانند و او قوّتے است ترتیب کرده در تجویف اوسط دماغ
دکار او آنست که آں جُزئیات را که درخیال است با یکدگر
ترتیب کند و از یک دیگر جُدا کند به اختیار اندیشه. چهارم
قوتِ وہم است واو قوّتے است ترتیب کرده در نہایت
تجویف اوسط. از دماغ وکار او آں است که دریابد معانی
نامحسوس را که موجود باشد در محسوساتِ جزئی چوں آں قوّتے
که بزغالہ فرق کند درمیانِ مادرِ خویش وگرگ وکودک فرق کند
میان رسن پیسه و مار. پنجم قوتِ حافظ است و ذاکره نیز
خوانند و او قوّتے است ترتیب کرده در تجویف آخر از دماغ.
آنچه قوتِ وہمی دریابد از معانی نامحسوس. او نگاه دارد و
نسبتِ او بقوتِ وہم ہماں نسبت است که نسبتِ قوّتِ
خیال است بحسِ مشترک امّا آں صورت رانگاه دارد و ایں
معانی را امّا ایں ہمه خادمانِ نفسِ حیوانی اند و او جوہرے
است که منبع او دل است وچوں در دل عمل کند. او را
رُوحِ حیوانی خوانند وچوں در دماغ عمل کند او را رُوحِ
نفسانی خوانند وچوں در جگر عمل کند او را رُوحِ طبیعی خوانند
واو بخارے لطیف است که از خون خیزد ودر اعالی شرائین سریاں

بزغالہ۔ کوہی بکری کا بچّہ + شرائین، جمع شریان۔ بادیک رگیں ۔ سریان۔ جاری ہو +

کند و در روشنی مانند آفتاب بود. وہر حیوانے کہ ایں دو قوّتِ مدرکہ و محرکہ دارد و آں دہ کہ از ایشاں منشعب شدہ است او را حیوانِ کامل خوانند و ہرچہ کم دارد ناقص بود. چنانکہ مور کہ چشم نہ دارد و مارے کہ گوش ندارد واورا مار کر خوانند امّا ہیچ ناقص تر از خراطین نیست و او کرمے است سرخ کہ اندر گل جوئے بود۔ او را گل خوارہ خوانند دبماوراالنہر خاک کرمہ خوانند اوّل حیوان اوست وآخر نسناس و او حیوانے است کہ در بیابان ترکستان باشد منتصب القامت الفی القد۔ عریض الاظفار و آدمی را عظیم رغبت دارد۔ و ہر کجا آدمی را بیند بر سر راہ آید و در ایشاں نظارہ ہمے کند و چوں لیگانہ از آدمی بیند ببرد و ازو گویند تخم گیرد۔ پس بعد از انسان از حیوان او شریف تر است کہ بچندیں چیز بہ آدمی تشبّہ کرد۔ یکے ببالائے راست و دوم پہنائے ناخن و سوم بموئے سر ٭

حکایت

از ابو رضا بن عبد السلام النیشاپوری در سنہ عشر و خمسمائۃ نیشاپور در مسجد جامع کہ گفت بجانب طمغاج ہمی رفتیم و آں

منتصب القامت۔ کھڑا قد ٭ الفی القد۔ سیدھا ٭ عریض الاظفار۔ چوڑے ناخن والا ٭

کاروان چندیں ہزار شتر بود۔ روزگارے گرم گاہ ہمی راندیم بر بالائے ریگے زنے دیدیم ایستادہ برہنہ سر و برہنہ تن در غایت نکوئی با قدے چوں سرو و روئے چوں ماہ و موئے دراز و در ما نظارہ ہمی کرد۔ ہرچند با وے سخن گفتیم جواب نداد و چوں قصدِ او کردیم بگریخت و در ہزیمت چناں دوید کہ ہمانا ہیچ اسپ او را نیافتے و کراکشان ما ترکان بودند گفتند ایں آدمی وحشی است۔ ایں را نسناس خوانند اما باید دانست کہ او شریف تریں حیوان است بدیں سہ چیز کہ گفتہ شد۔

اما چوں در دہور طوال و مرور ایام لطف مزاج زیادت شد و نوبت بہ فرجۂ رسید کہ میان عناصر و افلاک بود انسان در وجود آمد۔ ہرچہ در عالمِ جماد و نبات و حیوان بود با خویشتن آورد و قبولِ معقولات برآں زیادت کرد و بہ عقل بر ہمہ حیوانات بادشاہ شد و جملہ را در تحتِ تصرّفِ خود آورد۔ از عالمِ جماد جواہر و زر و سیم زینتِ خویش کرد و از آہن و روئے و مس و شرب و ارزیز اوانی و عوامل خویش ساخت و از عالمِ نبات خوردنی و پوشیدنی و گستردنی ساخت و از عالمِ حیوان مرکب و حمال کرد و از سہ عالم داروہا برگزید و خود را بداں معالجت کرد۔ ایں ہمہ تفوق او را بچہ رسید بدانکہ معقولات را بشناخت

دہور۔ زمانہ ✦ داروہا۔ علاج ✦

و بتوسط معقولات خدائے را بشناخت وخدائے را لیکہ شناخت
بدانکہ خود را بشناخت مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ
پس این عالم بہ سہ قسم آمد۔ یک قسم آنست کہ نزدیک است
بعالمِ حیوان چون بیابانیان و کوہیان کہ خود ہمتِ ایشان
انان نرسد کہ تدبیر معاش کنند بجذب منفعت و دفع
مضرت۔ باز یک قسم اہلِ بلاد و مدائن اند کہ ایشان را
تمدن و تعاون و استنباطِ حرف وصناعات بود و علوم
ایشان تا انواع باقی ماند۔ باز یک قسم آنند کہ ازین ہمہ
فراغتے دارند لیلاً و نہاراً۔ سراً و جہاراً کارِ ایشان آن باشد
کہ ما کہ ایم واز چہ در وجود آمدہ ایم و پیدا آرندۂ ما کیست؟
یعنی کہ از حقائقِ اشیا بحث کنند و در آمدن خویش تا آمل واز
رفتن تفکر کہ چگونہ آمدہ ایم و کجا خواہیم رفتن و باز این قسم
دو نوع اند یکے نوع آنند کہ بہ اُستاد تلقف وتکلف و
خواندن ونبشتن بکنہ ماموَل رسند و این نوع را حکماء خوانند
وباز نوعے آنند کہ بے اُستاد و نبشتن بمنتہائے این فکرت
برسند واین نوع را انبیاء خوانند وخاصیتِ نبی سہ چیز
است یکے آنکہ علوم داند ناآموختہ و دوم آنکہ از دی و فردا

استنباط۔ پیدا کرنا • حرف۔ جمع حرفہ۔ پیشہ • ماموَل۔ مقصد •

خبر دہد نہ از طریقِ مثال وقیاس و سوم آنکہ نفسِ او را
چنداں قوت بود کہ از ہر جسم کہ خواہد صورت ببرد و صورتِ
دیگر آرد۔ ایں نتواند اِلّا آنکہ او را بعالمِ ملائکہ مشابہتے بود۔
پس در عالمِ انسان ہیچ ورائے او نبود و فرمان او بمصالحِ
عالم نافذ بود کہ ہرچہ ایشاں دارند او دارد و زیادتی دارد۔
کہ ایشاں ندارند یعنی پیوستن بعالمِ ملائکہ و آں زیادتی را
بہ مجمل نبوت خوانند و بتفصیل چنانکہ شرح کردیم و تا ایں
انسان زندہ بود مصالح دو عالم باتمت ہمی نماید بفرمانِ باری عز
اسمہٗ و بواسطۂ ملائکہ و چوں باختلال طبیعت روئے بداں عالم
آرد از اشارات باری عز اسمہٗ و از عباراتِ خویش دستوری بگذارد
قائم مقامِ خویش (وویرا) نا بی باید ہر آئینہ تا شرع و سنتِ او
برپائے دارد۔ و ایں کس باید کہ افضل آں جمع و اکمل آں وقت
بود تا ایں شریعت احیا کند و ایں سنت را امضا نماید او را امام
خوانند و ایں امام بر آفاقِ مشرق و مغرب شمال و جنوب نتواند رسید تا
اثرِ حفظِ او بہ قاصی و دانی رسد و امر و نہی او بہ عاقل و جاہل۔
لابد او را نائباں باید کہ باطرافِ عالم ایں نوبت ہمی دارند۔
و از ایشاں ہریکے را ایں قوت نے باشد کہ ایں جملہ بعنف تقریر

نافذ۔ جاری ٭ امضا نماید۔ جاری کرتا ہے ٭ عنف۔ زور و جبر ٭

کند لابد سائسے باید وقاہرے لازم آید آں سائس و قاہر را ملک خوانند اعنی بادشاہ و ایں نیابت را بادشاہی پس بادشاہ نائب امام است و امام نائب پیغمبر و پیغمبر نائب خدائے عزّ و جل و خوش گفتہ دریں معنی فردوسی ؎

چناں داں کہ شاہی و پیغمبری دو گوہر بود در یک انگشتری

و خود سیّد ولد آدم می فرماید۔ الدین والملک لوامان۔ دین و ملک دو برادر ہمزادند کہ در شکل و معنی از یک دیگر ہیچ زیادت ولقصاں ندارد پس بحکمِ ایں قضیت بعد از پیغمبری ہیچ عملے گراں تر از پادشاہی و ہیچ عملے قوی تر از ملک نیست پس نزدیکاں او کسانے باید کہ حل و عقدِ عالم و صلاح و فسادِ بندگانِ خدائے بمشورت و رائے تدبیر ایشاں بازبستہ بود و باید کہ ہر یکے از ایشاں افضل و اکملِ وقت باشند امّا دبیر و شاعر و منجّم و طبیب از خواص بادشاہ اند و از ایشاں چارۂ نیست قوامِ ملک بدبیر است و بقائے اسمِ جاودانی بشاعر و نظامِ اشور بہ منجّم۔ و صحتِ بدن بہ طبیب و ایں چہار عمل شاق و علمِ شریف از فروعِ علمِ حکمت است و دبیری و شاعری از فروعِ علمِ منطق است و منجّمی از فروعِ علمِ ریاضی و طبیبی از فروعِ علمِ طبیعی۔ پس ایں کتاب مشتمل است بر چہار مقالت:۔

الملک والدین توامان۔ ملک اور دین دونوں توام اولاد ہیں ◆

اوّل :- در ماہیتِ علم دبیری وکیفیت دبیر بلیغ وکامل۔
دوم :- در ماہیتِ علم شعر وصلاحیتِ شاعر۔
سوم :- در ماہیتِ علم نجوم وغزارتِ منجّم دراں علم۔
چہارم :- در ماہیتِ علم طب وہدایتِ طبیب وکیفیتِ او۔

پس در سرِ ہر مقالتے از حکمت آنچہ بدیں کتاب لائق بود آوردہ شد وبعد ازاں دہ حکایت طرفہ از نوادرِ آں باب و از بدائعِ آں مقالت کہ آں طبقہ را افتادہ باشد آوردہ آمد۔ تا بادشاہ را روشن شود و معلوم گردد کہ دبیری نہ خُرد کارے است وشاعری نہ اندک شغلے و نجوم علمِ ضروری است و طبِ صنعتی ناگزیر وپادشاہِ خردمند را چارہ نیست ازیں چہار شخص دبیر وشاعر ومنجّم وطبیب *

مقالہ اوّل

در ماہیتِ دبیری وکیفیتِ دبیرِ کامل وآنچہ تعلّق بدیں دارد

دبیری صناعتے است مشتمل بر قیاساتِ خطابی و بلاغی منتفع در مخاطباتے کہ میانِ مردم است بر سبیلِ محاورت ومشاورت ومخاصمت در مدح وذم وحیلہ واستعطاف واعزاء وبزرگ گردانیدن

طرفہ۔ مزید * متعلق اعزا ماکمہٗ استعطاف۔ طلب لطف *

اہمال و خرد گردانیدن اشغال و ساختن وجوہِ عذر و عتاب
و احکام وثایق و اذکار سوابق و ظاہر گردانیدن تربیت
و نظامِ سخن در ہر واقعہ تا بر وجہ اولیٰ و آخریٰ ادا
کردہ آید پس دبیر باید کہ کریم الاصل شریف الارض۔ دقیق
النظر عمیق الفکر۔ ثاقب الرائے باشد و از ادب و ثمرات
آں قسم اکبر و حظِّ اوفر نصیب او رسیدہ باشد و از قیاسات
منطقی بعید و بیگانہ نباشد و مراتبِ ابنائے زمانہ شناسد و
مقادیرِ اہلِ روزگار داند و بحطامِ دُنیاوی و مُزخرفات آں مشغول
نباشد۔ و بہ تحسین و تقبیحِ اصحابِ اغراض و اربابِ اغماض التفات
نکند و غرّہ نشود و عرضِ مخدوم را در مقاماتِ ترسل از مواضع
نازل و مراسم خامل محفوظ دارد و در اثنائے کتاب و مساقِ ترسل
بر اربابِ حرمت و اصحابِ حشمت نہ ستیزد و اگرچہ میانِ
مخدوم و مخاطبِ او مخاصمت باشد از قلم نگاہ دارد و در
عرضِ او وقیعت نکند الّا بدانکس کہ تجاوز حد کردہ باشد و
قدمِ حرمت از دائرہ حشمت بیروں نہادہ کہ فَاحِلَةٌ بِوَاحِدَةٍ
وَالْبَادِیُ أَظْلَمُ و در عنوانات طریقِ اوسط نگاہ دارد و
بہرکس آں نویسد کہ اصل و نسب و ملک و ولایت و لشکر و
خزینہ او بداں دلیل باشد اِلّا بکسے کہ دریں بارہ مضایقتے نمودہ

اذکار۔جمع ذکر۔یاد دلانا+حطام۔معمولی مال+مزخرفات۔بیہودگیاں+تقبیح۔برا کہنا+

باشد و تکبرے کردہ و خردۂ غرور گذاشتہ و انبساطے فزودہ
کہ خرد آں را موافق مکاتبت نہ شمرد و ملائم مراسلت
نداند. دریں موضع دبیر را دستوری است و اجازت کہ قلم
بردارد و قدم درگذارد و دریں ممر با قصائے غایت و
منتہائے نہایت برسد کہ اکمل انسان و افضل ایشاں
صَلَوٰاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيْهِ می فرماید کہ اَلتَّكَبُّرُ مَعَ الْمُتَكَبِّرِ
صَدَقَةٌ و البتہ نگذارد کہ ہیچ غبارے در فضائے مکاتبت
از ہوائے مراسلت بر دامن حرمت مخدوم او نشیند و در
سیاقت سخن آں طریق گیرد کہ الفاظ تابع معانی آید و سخن کوتاہ
گردد کہ فصحائے عرب گفتہ اند خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ زیراکہ
ہرگاہ کہ معانی تابع الفاظ افتد سخن دراز شود و کاتب
را مکثار خوانند وَ الْمِكْثَارُ جِمَةٌ اِذْ اَمّا سخن دبیر بدیں درجہ
نرسد تا از ہر علم بہرۂ ندارد و از ہر استاد نکتہ یاد نگیرد و از
ہر حکیم لطیفہ نشنود و از ہر ادیب طرفہ اقتباس نکند. پس
عادت باید کرد بخواندن کلام رب العزۃ و اخبار مصطفےٰ صلعم
و آثار صحابہ و امثال عرب و کلمات عجم و مطالعہ کتب سلف
و مناظرہ صحف خلف چوں ترسل صاحب و صابی و قابوس و
الفاظ حمادی و امامی و قدامت بن جعفر و مقامات بدیع و حریری

مکثار- زیادہ بولنے والا۔

وحمید و توقیعاتِ بلعمی و احمد حسن و ابو نصر کندری و نامهائے محمد عبده و عبد الحمید و سیّد الرؤساء مجالس محمد منصور و ابن عبادی و ابن النّسابة العلوی و از دواوین عرب و دیوان متنبی و ابیوردی و غزی و از شعر العجم اشعار رودکی و مثنوی فردوسی و مدائح عنصری هر یکے از اینها که برشمردم در صناعت خویش نسیج وحدهٔ بودند و وحید وقت و هر کاتب کہ این کتب دارد و مطالعه آن فرو نگذارد. خاطر را تشحیذ کند و دماغ را صقال دهد و طبع را بر افروزد و سخن را ببالا کشد و دبیر بدو معروف شود. اما چوں قرآن داند. بیک آیتے از عهدۂ ولائیتے بیروں آید. چنانچہ اسکافی +

حکایت

اسکافی دبیرے بود از جملہ دبیرانِ آلِ سامان رحمہم اللہ و آں صناعت نیکو آموختہ بودہ بر شواهق نیکو رفتے و از مضائق نیکو بیروں آمدے و در دیوانِ رسالت نوح بن منصور محرری کردے مگر قدرے او نشناختند و بقدرِ فضل او از نواختند از بخارا بہرات رفت بنزدیک الپتگین و الپتگین ترکی خردمند بود و ممیز او را عزیز کرد و دیوان رسالت بدو تفویض فرمود

نسیج وحدہ . بے مثال • تشحیذ کردن - تیز کرنا • مضائق جمع مضیق - تنگ جگہیں +

کار او گرداں شد بسبب آنکہ نوخاستگان حضرت پدید آمدہ
بودند بر قدیماں استخفاف ہمی کردند والپتگین تحمل ہمی کرد
و آخر کار او بعصیان کشید باستخفافے کہ در حق او رفتہ
بود باعزاء جماعتے کہ نوخاستہ بودند۔ امیر نوح از بخارا بزاولستان
بنوشت تا سبکتگین باآں لشکر بیاید و سیمجوریاں از نیشاپور
بیایند و با الپتگین مقابلہ و مقاتلہ کنند و آں حرب سخت
معروف است و آں واقعۂ صعب مشہور۔ پس ازانکہ آں لشکرہا
بہرات رسیدند۔ امیر نوح علی بن محتاج الکشانی را کہ حاجب الباب
بود با الپتگین فرستاد با نامۂ چوں آب و آتش۔ مضمون او ہمہ
وعید مقرون او ہمہ تہدید صلح را مجال نگذاشتہ و آشتی را
سبیل رہا ناکردہ۔ چنانکہ درچنیں واقعۂ و درچنیں واہیۂ
خداوند ضجر قاصنی بہ بندگان عاصی نویسد۔ ہمہ نامۂ پُر ازانکہ
بیائیم و بگیریم و بکشیم چوں صاحب ابوالحسن علی بن محتاج
الکشانی نامہ عرضہ کرد و پیغام بگفت و ہیچ باز نگرفت۔
الپتگین آزردہ بود آزردہ تر شد بر آشفت و گفت من بندۂ
پدر اویم۔ امّا دراں وقت کہ خواجۂ من از دار فنا بہ دار البقا
تحویل کرد او را بمن سپردند نہ مرا بدو و اگرچہ از روئے ظاہر
مرا در فرمان او ہمے باید بود۔ امّا چوں ایں قضیّت را

صعب۔ مشکل دشوار ٭ ضجر۔ بھڑکی۔ قلق۔ بیقراری ٭

تحقیق کنی نتیجه برخلاف ایں آید که من در مراحلِ شیبم و اور در منازل شباب و آنہا که او را بریں بعث ہمی کنند ناقص ایں دولت اند نه ناصح وہادیم ایں خاندان اند نه خادم و از غایت زعارت باسکافی اشارت کرد که چوں نامه جواب کنی از استخفاف ہیچ باز نگیر و بر پشتِ نامه خواہم که جواب کنی۔ پس اسکافی بر بدیہه جواب کرد واوّل بنوشت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَا نُوۡحُ قَدۡ جَادَلۡتَنَا فَاَکۡثَرۡتَ جِدَالَنَا فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ۔ چوں نامه بامیر خراسان نوح بن منصور رسید آں نامه بخواند تعجبہا کرد و خواجگانِ دولت حیران فرو ماندند و دبیراں انگشت بدنداں گزیدند چوں کارِ الپتگین یکسو شد اسکافی متواری گشت و ترساں و ہراساں ہمی بود تا یک نوبت که نوح کس فرستاد اورا طلب کرد و دبیری بدو داد کارِ او بالا گرفت و درمیانِ اہلِ قلم منظور و مشہور گشت۔ اگر قرآن نیکو ندانستے دراں واقعه بدیں آیت نرسیدے و کار او ازاں درجه بدیں غایت نه کشیدے *

حکایت

چوں اسکافی را کار بالا گرفت در خدمت امیر نوح بن منصور متمکن گشت دماکان کاکوی به رے و کوہستان عصیان آغاز کرد و سر از ربقۂ اطاعت بکشید و عمال نجوار و سمنک فرستاد و چند

زعارت۔ بدخلقی * متواری۔ روپوش * ربقه۔ بندھن۔ رسّی *

شهر از کوهش بدست فروگرفت ونیز از سامانیاں یاد نکرد.
نوح بن منصور بترسید ازانکه او مردے سهمگین دکافی بود. و
بتدارک حال اومشغول گشت وتاش سپه سالار را باهفت
هزار سوار بحرب او نامزد کرد که برود و آں فتنه را فرونشاند و
آں شغل گراں از پیش برگیرد وبر آں وجه که مصلحت بیند کند
تاش عظیم خردمند بود و روشن رائے و در مضایق چست درآمدے
وچابک بیروں رفتے وپیروز جنگ بودے واز کارها هیچ بے
مُراد باز نگشته بود واز حربها هیچ شکسته نیامده بود وتا او زنده
بود ملک بنی سامان رونقے تمام وکار ایشاں طراوتے قوی
داشت پس دریں واقعه امیر عظیم مشغول دل بود وپریشان خاطر
کس فرستاد واسکافی را بخواند وبا او بخلوت بنشست وگفت
من از شغل عظیم هراسانم که ماکان مردے دلیراست وبا
دلیری ومردی کفایت دارد وجود هم وازدیالمه چوں او کم
افتاده است باید که با تاش موافقت کنی وهرچه دریں واقعه
از لشکر کشی بروے فروشود تو بیاد او فرو دهی ومن بنیشاپور
مقام خواهم کرد تا پشت لشکر بمن گرم گردد وخصم شکسته دل
شود باید که هر روز مُسرعے با ملطفه ازآں سمت بمن رسد وهرچه
رفته باشد حکمت ازاں بیروں آورده باشی ودراں ملطفه ثبت
کرده. چنانکه تسلی خاطر آید. اسکافی خدمت کرد وگفت فرمانبردارم

تاش-غلام • مُسرعے-تیز رفتار • ملطفه-پیغام •

پس دیگر روز تاش رایات بکشاد و کوس بزد بر مقدمه از بخارا رفت و از جیحون عبر کرد با ہفت ہزار سوار و امیر با باقی لشکر در پے او نیشاپور بیاید۔ پس امیر تاش را و لشکر را خلعت بداد و تاش در کشید و بہ بیہق در آمد و بکومش بیرون شد و روئے بری نہاد با عزمے درست و حزمے تمام و ماکان با دہ ہزار مرد جبلی زرہ پوشیدہ بر دری نشستہ بود و بری استنا دکردہ تا تاش برسد و از شہر برگذشت و در مقابلِ او فرود آمد و رسولان آمد و شد گرفتند بر ہیچ قرار نگرفت کہ ماکان مغرور گشتہ بود بداں لشکرِ دل انگیز کہ از ہر جائے فراہم آوردہ بود۔ پس بر آں قرار گرفت کہ مصاف کنند و تاش گرگِ پیر بود۔ و چہل سال سپہ سالاری کردہ بود۔ ازاں نوع بسیار دیدہ چناں ترتیب کرد کہ چوں دو لشکر در مقابل یکدیگر آمدند و ابطال و شداد لشکر ماوراء النہر و خراسان از قلب حرکت کردند نیمے از لشکر ماکان بجنگ دستے بکشادند و باقی حرب نکردند و ماکان کشتہ گشت۔ تاش بعدانانکہ از گرفتن و بستن و کشتن فارغ شد۔ روئے باسکانی کرد و گفت کبوتر بباید فرستاد بر مقدمہ تا از پے او مسرع فرستادہ شود اما جملہ وقائع را بیک نکتہ باز باید آورد چنانکہ بر ہمگی احوال دلیل بود و کبوتر بتواند کشید و مقصود بحاصل

عبر کردن۔ عبور کرنا ✦ ابطال و شداد۔ دلیر و بہادر ✦

آید اسکافی دو انگشت کاغذ برگرفت و بنوشت أَمَّا مَا كَانَ فَصَارَ كَاِسْمِهٖ وَالسَّلَامُ - ازیں ما ماے نفی خواست و از کان فعل ماضی تا پارسی چناں بود که ماکان چوں نامِ خویش شد یعنی نیست شد چوں ایں کبوتر به امیر نوح بن منصور رسید اناں فتح چنداں تعجب نه کرد که ازیں لفظ و اسباب ترغیبِ اسکافی تازه فرمود و گفت چنیں کس فارغ دل باید تا به چنیں نکتہا برسد +

حکایت

ہر صناعت که تعلق بتفکر دارد صاحب صناعت باید که فارغ دل و مرفہ باشد اگر بخلافِ ایں بود سہامِ فکر او متلاشی شود و بر ہدفِ صواب بجمع نیاید۔ خلفاء بنی عباس رضی اللہ عنہم بوالی مصر نامہ می نوشت و خاطر جمع کرده بود۔ و در بحرِ فکرت غرق شده و سخن می پرداخت چوں مُدمیین و مارمیین ناگاه کنیزکش در آمد و گفت۔ آرد نماند۔ دبیر چناں شوریده طبع و پریشان خاطر گشت که آں سیاقتِ سخن از دست بداد و بداں صفت منفعل شد که در نامه بنوشت که آرد نماند۔ چنانکه آن نامه را تمام کرد و پیش خلیفه فرستاد و ازیں کلمه که نوشته بود۔

سہام جمع سہم تیر + ہدف۔ نشانہ + مدمیین نہر شگاف۔ پانی + سیاقتِ سخن۔ روانی کلام +

هیچ خبر نداشت. چوں نامہ بخلیفہ رسید و مطالعہ کرد چوں بداں کلمہ رسید حیراں فروماند و خاطرش آنرا بہ ہیچ محمل نتوانست کرد سخت بیگانہ بود کس فرستاد و دبیر را بخواند و آں حال ازو باز پرسید. دبیر تجمل گشت و براستی آں واقعہ را درمیان نہاد۔ خلیفہ عظیم عجب داشت وگفت اوّل ایں نامہ را برآخر چنداں فضیلت و رجحان است کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ را بر تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ دریغ باشد خاطر چوں شما بلغاء را بدست غوغائے مایحتاج باز دادن و اسبابِ ترفیہ او چناں فرمود کہ امثال آں کلمہ دیگر ہرگز بغور گوش او فرونشد لاجرم آنچناں گشت کہ معانی دو کون در دو لفظ جمع کردی ◆

حکایت

صاحب کافی اسماعیل بن عباد الرازی وزیر شہنشاہ بود و در فضل کمالے داشت و ترسل و شعر او بریں دعوی دو شاہد عدل اند و دو حاکم راست. و نیز صاحب مردے عدلی مذہب بود و عدلی مذہبیاں بغایت متنسک و متقی باشند و روا دارند کہ مومنے بخصمی یک جو جاودانہ در دوزخ بماند و خدم و حشم و عمال او بیشتر آں مذہب داشتند کہ او داشت و

اسبابِ ترفیہ - آرام کے سامان ◆

قاضی بود بقم از دست صاحب که صاحب را در نسک و تقویٰ او اعتقادے بود راسخ و یک یک برخلاف ایں از وے خبر می دادند و صاحب را استوار نمی آمد تا از ثقات اہلِ قم دو مقبول القول گفتند که نشان خصومت که میانِ فلاں و بہماں بود قاضی پانصد دینار رشوت بستد ۔ صاحب را عظیم مستنکر آمد بدو وجہ یکے از کثرت رشوت و دوم از دلیری و بے دیانتی قاضی حالے قلم برگرفت و بنوشت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَيُّهَا الْقَاضِىْ بِقُمْ قَدْ عَزَلْنَاكَ فَقُمْ و فضلا دانند و بلغا شناسند که ایں کلمات در بابِ ایجاز و فصاحت چہ مرتبہ دارد و لاجرم فلاں روز باز ایں کلمہ را بلغا و فصحا بر دلہاے نویسند و بر جان ہا ہمے نگارند ۔

حکایت

لمغان شہریست از دیارِ سند از اعمال غزنیں و امروز میان الیغان و کفار کوہے است بلند و پیوستہ خائف باشند از تاختن و شبخون کفار ۔ اما لمغانیاں مرداں بشکوہ باشند و جلد و کسوب با جلدی نزعی عظیم تا بغایتے که باک ندارند که بر عاملے بیک من کاہ و یک بیضہ رفع کنند و بکم ازیں نیز روا دارند که بہ تظلم

یَا اَیُّهَا الْقَاضِیْ بِقُمْ الخ ۔ اے قاضی قم ہم نے تمہیں معزول کر دیا ہے پس اٹھ ۔ کسوب ۔ کمائی ۔

بغزنیں آیند ویک ماہ ودو ماہ مقام کنند وبے حصول مقصود
باز نہ گردند فی الجملہ در لجاج دستے دارند واز ابرام بہشتی ودر
عہد یمین الدولہ سلطان محمود انار اللہ برہانہٗ یکے شب کفار بر
ایشاں شبخون کردند و بانواع خرابی حاصل آمد ایشاں خود بے خاک
مراغہ کردندے چوں ایں واقعہ بیفتا دتنے چند از معارف و
مشاہیر برخاستند وبحضرت غزنیں درآمدند وجامہ ہا بدریدند و
سر پا برہنہ کردند و واویلا کناں ببازار غزنیں درآمدند وببارگاہ
سلطان شدند وبنالیدند و بزاریدند وآں واقعہ را برصفتے تشرح
دادند کہ سنگ را بر ایشاں گریستن آمد وہنوز ایں زعارت و
جلاحت وتزویر وتمویہ از ایشاں ظاہر نگشتہ بود. خواجہ بزرگ
احمد حسن میمندی را بر ایشاں رحمت آمد وخراج آں سال ایشاں
را بخشید واز عوارض شاں مستثنیٰ داشت وگفت باز گردید.
وبیش کوشید وکم خرج کنید تا سہ سال بجائے خویش باز آئید۔
جملگی لمغانیاں با فرحی قوی وبشاشتے تمام باز گشتند وآں
سال مرفہ نشستند وآب بکس ندادند وچوں سال بسر شد ہماں
جماعت باز آمدند وقصۂ خود بخواجہ رفع کردند. نکتِ آں قصہ
مقصود برآنکہ سال پار خداوند خواجۂ بزرگ ولایتِ مارا
بر رحمت وعاطفت خویش بیاراست وبجابت وحیاطت
خود نگاہ داشت واہل لمغان بداں کرم وعاطفت بجائے

خویش رسیدند وچناں شدند کہ در آں ثغر مقام توانند کرد۔ و
امّا ہنوز چوں مزلزلی اند وسے ترسیم کہ اگر مال مواضعت را
استسال طلب کنند بعضے متاصل شوند واثر آں خلل ہم بخزانۂ
معمورہ باز گردد۔ خواجہ احمد حسن بہ لطفے بکرد و مال دیگر سال
بخشید۔ دریں دو سال اہلِ لمغان توانگر شد و برال بسندہ نہ
کردند۔ در سوم سال طمع کردند کہ نگر ببخشند۔ ہماں جماعت باز
بدلوان حاضر آمدند و قصہ عرضہ کردند و ہمہ عالم را معلوم
شد کہ لمغانیاں بر باطل اند۔ خواجۂ بزرگ قصہ بر پُشت گردانید
و بنوشت کہ اَلْخَرَاجُ خَرَاجٌ اَدَاؤُہٗ دَوَاؤُہٗ گفت خراج
ریشِ ہزار چشمہ است گزاردن او داروئے اوست و از
روزگار آں بزرگ ایں معنی مثلے شدہ در بسیار جائے بکار آمد
خاک برآں بزرگ خوش باد +

حکایت

درعہد دولتِ آلِ عباس رضی اللہ عنہم خواجگان شگرف
خاستند و حال برامکہ خود معروف ومشہور است کہ صلات و
بخشش ایشاں بر چہ درجہ و مرتبہ بودہ است امّا حسن سہل

مستاصل۔ جڑسے اُکھڑا ہوا + الخراج خراج۔ خراج ایک ایسا زخم ہے اُس کی
ادائی ہی اُس کا علاج ہے +

ذو الریاستین و فضل برادرش که از آسمان درگذشتند تا بدرجهٔ
که مامون دختر فضل را خطبت کرد و بخواست وآں دخترے
بودکه درجمال برکمال بود و در فضل بے مثال و قرار برآں بود
که مامون بخانهٔ عروس رود و یک ماه آنجا قیام کند و بعد از
یک ماه بخانهٔ خویش باز آید با عروس این روز که نوبت رفتن
بود چنانکه رسم است خواست که جامه بهتر پوشید و مامون پیوسته
سیاه پوشیدے و مرداں چناں گماں بُردند که بداں همے پوشد
که شعارِ عباسیاں سیاه است تا یک روز یحییٰ اکثم سوال کرد که از
چیست که امیر المومنین بر جامه سیاه اقبال بیش می فرماید مامون
با قاضی امام گفت که سیاه جامهٔ مردگاں و زندگاں است که ہیچ
زنے را با جامهٔ سیاه عروس نکنند و ہیچ مُرده را با جامهٔ سیاه
بگور نکنند۔ یحییٰ ازیں جوابہا تعجب کرد۔ پس مامون آں روز جامه
خانہا عرض کردن خواست و ازاں ہزار قبائے اطلس معدنی
و ملکی و طمیم و نسیج و ممزّج و مقراضی و اکسون ہیچ نہ پسندید و
ہم سیاہی در پوشید و برنشست و روئے بخانهٔ عروس نهاد۔
وآں روز فضل سرائے خویش بیاراسته بود بر حیلے که بندگاں
حیران بماندند۔ چنداں نفائس جمع کرده بود که انفاس از شرح
و صفت آں قاصر بود مامون چوں بدر سرائے رسید پردهٔ دید

شعار۔ بانا۔ معدنی سرخ رنگ کا کپڑا۔ ملکی و طمیم و مقراضی۔ قیمتی کپڑے۔ اکسون۔ دیبائے سیاہ

آویخته خرم تر از بهار چین ونفیس تر از شعار دیبی نقش او در
دل همه آویخت و رنگ او بجان همه آمیخت روئے به ندا
کرد وگفت ازاں هزار قبا هرکدام که اختیار کردمے اینجا رسوا
گشتمے. الحمدالله شکراً که بریں سیاه اختصار افتاد واز جمله
تکلف که فضل آں روز کرده بود یکے آں بود که چوں ماموں بمیان
سرائے رسید طبقے پُر کرده از موم به هیئت مروارید گرہر
یکے چوں فندقے در هر یکے پاره کاغذ نام دیهی برو نبشته
در پائے ماموں ریخت واز مردم ماهل هرکه ازاں موم بیافت
قبالہ آں دیه بدو فرستاد و چوں ماموں به بیت العروس بیامد
خانۂ دید مجصص ومنقش ایزار چینی زده خرم تر از مشرق در
وقت دمیدن صبح وخوشتر از بوستاں بگاه رسیدن گل وخانه حاوی
حصیر از شوشهٔ زر کشیده افگنده وبدر ولعل و پیروزه ترصیع
کرده وهم برآں مثال شش بالشی نهاده ونگارے در صدر او
نشسته از عمر وزندگانی شیریں تر واز صحت وجوانی خوشتر قامتے
که سرو غالتفر بدو بنده نوشتے با عارضے که شمس انور اورا خداوند خواندے
موئے او رشک مشک وعنبر بود وچشم او حسد جزع وعبهر هیچ سرے
برپائے خاست وبخرامید و پیش ماموں باز آمد وخدمتے نیکو بکرد و
عذرے گرم بخواست ودست ماموں بگرفت وبیاورد و در صدر بنشاند
وپیش او بخدمت بایستاد وماموں او را نشستن فرمود بدو زانو

درآمد و سر در پیش آورد و چشم بر بساط افگند. مامون والا گشت دل در باختہ بود جان بر سر دل نہاد دست دراز کرد و از خلالِ قبا ہژدہ دانہ مروارید برکشید. ہر یکے چند بیضۂ عصفوری از کواکب آسمان روشن تر و از دندانِ خوب رویان آبدار تر و از کیوان و مشتری مدور تر بلکہ منور تر نثار تر کرد بر روئے آں بساط بحرکت آمدند و از استواء بساط و تدویر دُرر حرکات متواتر گشت و سکون را مجال نماند دختر بداں جواہر التفات نکرد و سر از بیش بر تیاورد. مامون مشغوف تر گشت دست بیازید و در انبساط باز کرد تا مگر معانقہ کند. عارضۂ شرم استیلا گرفت وآں نازنین چناں منفعل شد کہ حالتے کہ بزناں مخصوص است واقع شد و از شرم و خجالت بر صفحات وجنات او ظاہر گشت بر فور گفت یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ. مامون دست باز کشید و خواست کہ او را غشی افتد از غایت فصاحتِ ایں آیت ولطف بکار بردن او و دریں واقعہ نیز از و چشم بر نتوانست داشت و ہژدہ روز از اں خانہ بیروں نیامد و بہیچ کار مشغول نہ شد اِلّا بدو و کارِ فضل بالا گرفت و رسید بد انجا کہ رسید ٭

مشغوف۔ فریفتہ ٭ وجنات۔ رخسار ٭ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ۔ اے امیر المومنین اللہ کا حکم آچکا ہے۔ جلدی مت کرو ٭

حکایت

امّا در روزگار ما ہم از خلفائے بنی عباس ابن المستظہر المسترشد باللہ امیر المومنین طَیَّبَ اللّٰہُ تُرْبَتَہٗ وَ رَفَعَ فِی الْجِنَانِ رُتْبَتَہٗ از شہر بغداد خروج کرد با لشکرے آراستہ و تجمّلے پیراستہ و خزینہ بیشمار و سلاحے بسیار متوجّباً اِلٰی خراسان بسبب استزادتی کہ از سلطان عالم سنجر داشت و آں مناعت اصحاب اغراض بود و تمویہ و تزویر اہل شر کہ بدانجا رسانیدہ بودند چوں بر کرمان شاہان برسید روزِ آدینہ خطبہ کرد کہ در فصاحت از ذروۂ اَوج آفتاب درگزشتہ بود و بمنتہائے عرش علیین رسیدہ در اثنائے ایں خطبہ از بس دل تنگی و غایت نا امیدی شکایتے کرد از آلِ سلجوق کہ فصحائے عرب و بلغائے عجم انصاف بدادند کہ بعد از صحابہ نبی رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ تلامذۂ نقطۂ نبوت بودند و شارح کلمات جوامع الکلم ہیچ کس فصلے بدیں جزالت و فصاحت نظم ندادہ بود قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُسْتَرْشِدُ بِاللّٰہِ وَکَّلْنَا اُمُوْرَنَا اِلٰی اٰلِ سَلْجُوْقَ فَبَرَزُوْا عَلَیْنَا فَطَالَ عَلَیْہِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُہُمْ وَکَثِیْرٌ مِّنْہُمْ فَاسِقُوْنَ مے گوید کارہائے خویش با آل سلجوق بازگذاشتیم پس بر ما بیروں آمدند

تلامذہ جمع تلمیذ۔ شاگرد ۔ قال امیر المومنین الخ۔ ہم نے اپنے تمام کاموں کو آل سلجوق کی جانب تفویض کیا تو وہ ہم پر غالب آگئے اور اس پر مدت دراز گذری تو سخت ہو گئے دل ان کے ۔ ان میں بہت فاسق ہیں

درفرنگار برایشان برآمد وسیاه وسخت شد دلہائے ایشان از ایشان بیشتر فاسق اند یعنی گردن کشیدند از فرمانہاے ما در دین وسلمانی +

حکایت

گورخان خطائی بدر سمرقند با سلطان عالم سنجر بن ملک شاہ مصاف کرد ولشکر اسلام را چنان چشم زخمے افتاد کہ نتوان گفت وما وراء النہر او را مسلّم شد بعد از کشتن امام مشرق حسام الدین اَنَارَ اللہُ بُرْھَانَہٗ وَ وَسَّعَ عَلَیْہِ رِضْوَانَہٗ پس گورخان بخارا را بہ اتمتگین داد و بہر امیر بیابانی برادر زادۂ خوارزم شاہ اتسز و در وقتِ بازگشتن او را بحاجبۂ امام تاج الاسلام احمد بن عبدالعزیز سپرد کہ امام بخارا بود وپسیر ترہان تا ہر چہ کند باشارتِ او کند و بے امر او ہیچ کارے نکند وہیچ حرکت بے حضور او نہ کند و گورخان بازگشت و بہ برسخان باز رفت وعدل او را اندازہ نبود ونفاذ امر او را حدے نہ والحق حقیقت پادشاہی از ین بیش نیست. اتمتگین چوں میدان تنہا یافت دست بظلم بُرد و از بخارا استخراج کردن گرفت. بخاریاں تنے چند بودند بسوئے برسخان رفتند وتظلم کردند. گورخاں بشنید نامہ نوشت سوئے اتمتگین بر طریق اہل اسلام بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اتمتگین بداند کہ میان ما اگرچہ مسافت دور است آثار رضا و سخط ما بدو نزدیک است. اتمتگین آں کند کہ احمد فرماید و احمد آں فرماید کہ محمد صلعم فرمودہ است

سخط - ناراضگی +

وَالسَّلام۔ بارہا ایں تامل رفتہ است وایں تفکر کردہ ایم۔ ہزار مجلد شرحِ ایں نامہ است بلکہ زیادت ومجملش لغایت ہویدا و روشن است ومحتاج شرح نیست ومن مثل ایں کم دیدہ ام۔

حکایت

غایت فصاحتِ قرآن ایجاز لفظ واعجاز معنی است وہرچہ فصحا وبلغا را امثال ایں تضمین افتادہ است تا بدبجۂ الیست کہ دہشت ہمے آرد و عاقل و بالغ از حالِ خویش ہمے بگردد وآں دلیلے واضح است وحجتے قاطع برآنکہ ایں کلام از مجاری نفس ہیچ مخلوقے نرفتہ است واز ہیچ کام وزبانے حادث نشدہ است ورقم قِدم بر ناصیۂ اشارات وعباراتِ او مثبت است آوردہ اندکہ یکے از اہل اسلام پیش ولید بن المغیرہ ایں آیت خواند: قِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ۔ فَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَاللّٰهِ إِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةً وَإِنَّ لَهُ لَحَلَاوَةً وَإِنَّ أَعْلَاهُ لَمُثْمِرٌ وَإِنَّ أَسْفَلَهُ لَمُغْدِقٌ وَمَا هُوَ قَوْلُ الْبَشَرِ۔ چوں دشمناں درفصاحتِ قرآن واعجاز او در میادین انصاف بدیں مقام رسیدند دوستاں بنگر تا خود بکجا برسند۔ والسّلام۔

مجاری نفس: نفس کے جاری ہونے کی جگہیں۔ قِدم: جمع قدامت۔ میادین: جمع میدان۔

حکایت

پیش ازیں درمیان ملوک عصر و جبابرۂ روزگار پیش چوں پیشدادیاں وکیان واکاسرہ وخلفاء رسمے بودہ است کہ مفاخرت و مبارزت بعدل و فضل کردندے و ہر رسولے کہ فرستادندے از حکم و رموز و لغز مسائل باو ہمراہ کردندے و دریں حالت بادشاہ محتاج شدے بارباب عقل و تمیز و اصحاب رائے و تدبیر و چند مجلس دراں نشستندے و برخاستندے تا آنگاہ کہ آں جوابہا بریک وجہ قرار گرفتے و آں لغز و رموز ظاہر و ہویدا شدے آنگاہ رسول را گسیل کردندے وایں ترتیب برجائے بودہ است تا بروزگار سلطان عادل یمین الدولہ والدین محمود بن سبکتگین رحمۃ اللہ وبعد ازو چوں سلجوقیاں آمدند والیشاں مردماں بیاباں نشین بودند واز مجاری احوال و معانی آثار ملوک بے خبر بیشتر از رسوم بادشاہی بروزگار الیشاں مندرس شد وبسے از ضروریات ملک منطمس گشت یکے ازاں دیوان برید است باقی بریں قیاس تواں کردن. آوردہ اند کہ سلطان یمین الدولہ محمود رحمۃ اللہ روزے رسولے فرستاد بماوراء النہر بنزدیک بغراخاں و در نامہ کہ تحریر افتادہ بود تقریر کردہ ایں فصل کہ قال اللّٰہ تعالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ و

گسیل کردن۔ روانہ کرنا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ اللہ کے پاس تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو؛

اربابِ حقائق و اصحاب دقائق برآں قرار داده اند کہ ایں تقیہ از جہل
می فرماید کہ ہیچ نقصانے ارواح انسان را از نقص جہل بتر نیست
و از نقص نادانی باز پس ترہ، و کلام ناآفریدہ گواہی ہمی دہد بر صحبتِ
ایں قضیت و درستیِ ایں خبر: الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ.
پس ہمی خواہیم کہ ائمۂ ولایت ماوراء النہر و علمائے زمین مشرق و
افاضل حضرت خاقان از مزویاتِ ایں قدر خبر دہند کہ نبوت چیست
ولایت چیست، دین چیست، اسلام چیست، ایمان چیست -
احسان چیست، تقویٰ چیست، امر معروف چیست، نہی منکر چیست
صراط چیست - میزان چیست - رحم چیست - شفقت چیست - عدل
چیست، فضل چیست - چوں ایں نامہ بحضرت بغراخاں رسید و
بر مضمون و مکنون او وقوف یافت ائمۂ ماوراء النہر را از دیار و بلاد
باز خواند و دریں معنی با ایشاں مشورت کرد و چند کس از کبار و
عظام ائمۂ ماوراء النہر قبول کردند کہ ہر یک دریں باب کتابے کنند
و در اثناء سخن و متنِ کتاب جوابِ آں کلمات درج کنند و بریں چہار ماہ
زمان خواستند و ایں مہلت بانواع مضر ہمی بود - چہ از ہمہ قوی از
اخراجات خزینہ بود در اخراجاتِ رسولاں و پیکاں و تعہد ائمہ تا
محمد عبدہ الکاتب کہ دبیر بغراخاں بود و در علم تعمقے و در فضل تفوقے
داشت و در نظم و نثر تبحرے و از فضلا و بلغاء اسلام یکے او بود
گفت من ایں سوالات را در دو کلمہ جواب کنم - چنانچہ افاضل اسلام

تفوق - عمدگی +

وامائل مشرق چوں بینند در محل رضا و مقر پسند افتد۔ پس قلم برگرفت و در پایان مسائل بر طریق فتویٰ بنوشت کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ وَسَلَّمَ التَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَالشَّفَقَۃُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ ہمہ ائمہ ما وراء النہر انگشت بدندان گرفتند و شگفتیہا نمودند و گفتند انیست جوابے کامل وانیست لفظِ شامل و خاقان عظیم برافروخت کہ بدیں کفایت شد و بائمہ حاجت نیفتاد و چوں بغزنیں رسید ہمہ پسندیدند پس ازیں مقدمات نتیجہ ہمی آید کہ دبیر عاقل و فاضل مہین جملے است از تجمل بادشاہ و بہین رفعتے است از ترفع بادشاہی۔ پس بدیں حکایت ایں مقالہ راختم کنیم۔ والسلام +

مقالہ دوم

در ماہیتِ علم شعر و صلاحیتِ شاعر

شاعری صناعتے است کہ شاعر بداں صناعت اتساقِ مقدمات موہمہ کند والتیامِ قیاسات منتجہ بر آں وجہ کہ معنی خُرد را بزرگ گرداند و معنی بزرگ را خرد و نیکو را در خلعت زشت باز نماید۔

قال رسول اللّٰہ الخ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ کے حکم کی تعظیم کرنا اور اللہ کی مخلوق پر شفقت کرنا + مہین و بہین۔ بزرگ و عظیم۔ انقباض۔ رنج +

وزشت در صورتِ نیکو جلوہ کند و بایہام قوتہائے غضبانی
وشہوانی را بر انگیزد تا بداں ایہام طبائع را انقباضے وانبساطے
بود و امور عظام را در نظام عالم سبب شود چنانکہ آوردہ اند۔

حکایت

احمد بن عبد اللہ الخجستانی را پرسیدند کہ تو مردے خربندہ
بودی بامیری خراساں چوں افتادی گفت بباد غیس در خجستان
روزے دیوان حنظلۂ باد غیسی ہمے خواندم بدیں دو بیت
رسیدم۔

مہتری گر بکامِ شیر درست | شو خطر کن ز کام شیر بجوئے
یا بزرگی و عزّ و نعمت و جاہ | یا چو مردانت مرگ رویا روئے

داعیۂ در باطن من پدید آمد بہیچ وجہ در آں حالت کہ اندر بودم۔
راضی نتوانستم بود۔ خراں را بفروختم و اسپ خریدم و از وطنِ
خویش رحلت کردم و بخدمت علی بن اللیث شدم۔ برا بعد
یعقوب بن اللیث و عمر بن اللیث و باز دولتِ صفاریاں در
ذروۂ اوج علیین پرواز ہمی کرد و علی برادر کمین بود و یعقوب
و عمرو را بر او اقبالے تمام بود و چوں یعقوب از خراسان بہ
غزنیں شد از راہ جبال علی بن اللیث مرا از رباطِ سنگین باز گردانید

انقباض۔ رنج ✦ رباطِ سنگیں۔ ایک مقام کا نام ✦

وبخراسان بشحنگی اقطاعات فرمود و من ازاں لشکر سوارے صد
براہ کردہ بودم و سوارے بیست از خود داشتم واز اقطاعات
علی ابن اللیث یکے کروخ ہری بود و دوم خواف نیشاپور. چوں
بکروخ رسیدم فرمان عرضہ کردم آنچہ بمن رسید تفرقہ ملشکر کردم
و بہ لشکر دادم. سوار من سی صد شد چوں بخواف رسیدم وفرمان
عرضہ کردم. خواجگان خواف تمکین نکردند و گفتند مارا شحنۂ
باید بادہ تن رائے من برآں جملہ گرفت کہ دست از صفاریاں
باز داشتم و خواف را غارت کردم و بروستائی بُست بیردل شدم
و بہ بیہق درآمدم دو ہزار سوار بر من جمع شد بیامدم و نشاپور
بگرفتم و کار من بالا گرفت و ترقی ہمے کرد تا جملہ خراسان خویشتن
را مستخلص گردانیدم. اصل و سبب ایں دو بیت شعر بود و سلامی
اندر تاریخ خویش ہمے آرد کہ کار احمد بن عبد اللہ بدرجۂ رسید کہ
نیشاپور یک شب سی صد ہزار دینار و پانصد سر اسپ و ہزار
تا جامۂ بخشید و امروز در تاریخ از ملوک قاہرہ یکے اوست.
اصل آں دو بیت شعر بود و عرب و عجم امثال ایں بسیار است.
اما بریں یکے اختصار کردیم.

پس بادشاہ را از شاعر نیک چارہ نیست کہ بقائے اسم او را
ترتیب کند و ذکر او در دواوین و دفاتر مثبت گرداند زیراکہ چوں

شحنگی - اصل میں کوتوالی مراد نگرانی + اسامی - نام +

بادشاه بامرے کہ ناگزیر است مامور شود از لشکر و گنج و خزینه او
آثار نماند و نام او بسببِ شعر شاعران جاوید بماند شریف مجلدی
گرگانی گوید ؎

اناں چنداں نعیم ایں جہانی — کہ ماند از آلِ ساسان و آلِ سامان
ثنائے رودکی ماند است و مدحت — نوائے باربد ماند ست و دستاں

و اسامی ملوک عصر و سادات زمان بنظمِ رائع و شعر شائع ایں جماعت باقی
است چنانکہ اسامی آل سامان باستاد ابوعبداللہ جعفر بن محمد رودکی و
ابوالعباس الربنجنی و ابوالمثل البخاری و ابواسحاق جویباری و ابوالحسن
آغجی و طحاوی و خبازی نشاپوری و ابوالحسن الکسائی۔ اما اسامی
ملوک آل ناصرالدین باقی ماند بامثالِ عنصری و عسجدی و فرخی و بہرامی
و زینتی و بزرجمہر و ایبنی و منظری و منشوری و منوچہری و مسعودی
و قصارامی و ابوحنیفہ اسکاف و راشدی و ابوالفرج رونی و مسعود
سعد سلمان و محمد ناصر و شاہ بورجا و احمد خلف و عثمان مختاری و مجدود
السنائی اما اسامی آل خاقان باقی ماند بلولوئی و گلالی و نجیبی فرغانی و
عمعق بخاری و رشیدی سمرقندی و نجار ساغرجی و علی بانیدی پسر درد
غوش و علی سپہری و جوہری و سعدی و پسر تیشہ و علی شطرنجی۔ اما
اسامی آل بویہ باقی ماند باستاد منطقی و کیا غضائری و بندار۔ اما اسامی
آل سلجوق باقی ماند بفرخی گرگانی و لامعی دہستانی و جعفر ہمدانی و فیروز

اسامی۔ نام (جمع اسم) ۔ مسعود۔ لاہور کے مشہور شعرا میں سے گزرا ہے ۔

فخری و برهانی و امیر معزی و ابوالمعالی رازی و عمید کمالی و شهابی. اما
اسامی ملوک طبرستان، باقی ماند بقمری و گرگانی و رافعی نیشاپوری و کفائی
گنجه و کوسه فالی و پور کله و اسامی ملوک غور آل شنسب خلد الله ملکهم
باقی ماند با بوالقاسم رفیعی و ابوبکر جوهری و کمترین بندگان نظامی
عروضی و علی صوفی و دواوین این جماعت ناطق است بکمال و
جمال و آلت و عدت و عدل و بذل و اصل و فضل و رای و تدبیر و
تائید و تاثیر این پادشاهان ماضیه و این مهتران خالیه نور الله مضاجعهم
و وسع علیهم مواضعهم بسا مهتران که نعمت پادشاهان خوردند و بخششهای
گران کردند و برایشان شعرای مفلق سپردند که امروز از ایشان آثار نیست
و از خدم و حشم ایشان دیار نه و بسا کوشکهای منقش و باغهای
دلکش که بنا کردند و بیاراستند که امروز با زمین هموار گشته است و
با مفازات و اودیه برابر شده (مصنف گوید) ؎

بسا کاخا که محمودش بنا کرد — که از رفعت همی با مه مرا کرد
نه بینی ازان یک خشت بر پای — مدیح عنصری ماندست بر جای

و خداوند عالم علاء الدنیا والدین ابوعلی الحسین بن الحسین اختیار امیر المومنین
که زندگانیش دراز باد و چتر و دولتش منصور. بکین خواستن آن دو ملک
شهریار شهید و ملک حمید بغزنین رفت و سلطان بهرام شاه از پیش
او برفت و بر درهٔ آل دو شهید که استخفافها کرده بودند و گزافها گفته شهر
غزنین را غارت فرمود و عمارات محمودی و مسعودی و ابراهیمی خراب

مفازات - صحرا - اودیه - وادیاں ۔

کرد و مدایح ایشاں بہ بدرہ ہمے خرید و در خزینہ ہے نہاد کس را نبود آں
نبوے کہ در آں لشکر یا در آں شہر ایشاں را سلطان خواند و پادشاہ
خود از شاہنامہ بر می خواند آنجا ابوالقاسم فردوسی گفتہ بود ؎

چو کودک لب از شیر مادر بشست ۔۔۔ ز گہوارہ محمود گوید نخست
بتن ژندہ پیل و بجاں جبرئیل ۔۔۔ بکف ابر بہمن بدل رود نیل
جہاندار محمود شاہ بزرگ ۔۔۔ بآبشخور آرد ہمے میش و گرگ

ہمہ خداوندان خرد دانند کہ ایں جا حشمت محمود نماندہ بود و حرمت فردوسی بود و نظم او و اگر سلطان محمود دانستہ بودے ـ ہمانا کہ آں آزاد مرد را محروم و مایوس نگذاشتے ـ

فصل

در چگونگی شاعر و شعر او

اما شاعر باید کہ سلیم الفطرت عظیم الفکرت صحیح الطبع جید الرویہ دقیق النظر باشد در انواع علوم متنوع باشد و در اطراف رسوم مستطرف زیرا کہ چنانکہ شعر در ہر علمے بکار ہمی شود ـ شاعر باید کہ در مجلس محاورت خوشگوئے بود و در مجلس معاشرت خوش روئے و باید کہ شعر او بداں درجہ رسیدہ باشد کہ در صحیفہ روزگار مسطور باشد و بر السنہ احرار مقروء بر سفائن بنویسند و در مدائن بخوانند کہ حظ اوفر و قسم اجمل

آبشخور ـ پن گھاٹ ۔ دقیق النظر ـ باریک بین ۔ مستطرف ـ ندرت پسند ۔ سفائن ـ سفینے

از شعر ببقائے اسم است و تا مسطور و مقروء نباشد این معنی بحاصل نیاید
و چون شعر بدین درجه نباشد تأثیر او اثر نبود و پیش از خداوند خود بمیرد.
و چون او را در بقائے خویش اثرے نیست در بقائے اسم دیگرے چه اثر
باشد. امّا شاعر بدین درجه نرسد الّا در عنفوان شباب و در روزگار جوانی بیست
هزار بیت از اشعار متقدمان یاد گیرد و ده هزار کلمه از آثار متأخران پیش چشم
کند و پیوسته دواوین استادان همے خواند و یاد همے گیرد که در آمد و بیرون شد
ایشان از مضایق و دقائق سخن بر چه وجه بوده است تا طرق و انواع شعر در
طبع او مرتسم شود و عیب و هنر شعر بر صحیفهٔ خرد او منقش گردد تا سخنش
روئے در ترقی دارد و طبعش بجانب علو میل کند هر کرا طبع در نظم شعر
راسخ شد و سخنش هموار گشت روے بعلم شعر برآرد و عروض بخواند و گرد
تصانیف استاد ابوالحسن السرخسی البهرامی گردد چون غایة العروضیین و کنز القافیه و نقد معانی
و نقد الفاظ و سرقات و تراجم و انواع این علوم بخواند بر استادے که آن داند
تا نام استادے را سزاوار شود و اسم او در صحیفهٔ روزگار پدید آید. چنانکه
اسامی دیگر استادان که نامهائے ایشان یاد کردیم تا آنچه از مخدوم و
ممدوح بستاند حق آن بتواند گزارد در بقائے اسم. و امّا بر پادشاه
واجب است که چنین شاعر را تربیت کند تا در خدمت او پدیدار آید و نام
او از مدحت او هویدا شود. امّا اگر ازین درجه کم باشد نشاید بدو سیم
ضائع کردن بشعر او التفات نمودن خاصه که پیر بود و درین باب تفحص
کرده ام در کل عالم از شاعر پیر بدتر نیافته ام و هیچ ضائع تر ازان

عنفوان - آغاز ۰ طرق - جمع طریقه ۰

نیست کہ بوے دہند ناجوانمردی کہ بہ پنجاہ سال نداشتہ باشد کہ آنچہ من
ہمی گویم بدانست کہ بخواہد دانستن ۔ اما اگر جوانے بود کہ طبع راست
دارد۔ اگرچہ شعرش نیک نباشد امید بود کہ نیک شود و در شریعت
آزادگی تربیت او واجب باشد و تعہد او فریضہ و تفقد او لازم اما
در خدمت پادشاہ ہیچ بہتر از بدیہہ گفتن نیست کہ بہ بدیہہ طبع
پادشاہ خرم شود و مجلسہا برافروزد و شاعر بمقصود رسد و آں
اقبال کہ رودکی از آل سامان دید بہ بدیہہ گفتن و زود شعری کس
ندیدہ است ٭

حکایت

چنیں آوردہ اند کہ نصر بن احمد کہ واسطۂ عقد آل سامان بود
و اوج دولت آں خاندان ایام ملک او بود و اسباب تمتع و علل
ترفع در غایت ساختگی بود خزائن آراستہ و لشکر جرار و بندگان
فرماں بردار زمستان بدار الملک بخارا مقام کردے و تابستان
بہ سمرقند رفتے یا بشہرے از شہرہاے خراسان مگر یک سال
نوبت ہری بود۔ فصل بہار بہ بادغیس بود کہ بادغیس خرم ترین
چراخوارہاے خراسان و عراق است قریب ہزار ناؤ است
پُرآب و علف کہ ہر یکے لشکرے را تمام باشد۔ چوں ستوراں بہار نیکو
بخوردند و بتن و توش خویش باز رسیدند و شائستۂ میدان و حرب شدند

تفقد۔ کھوج ٭ ترفع۔ بلندی ٭

نصر بن احمد بدیں بہری نہاد و بدر شہر ہرات بمرغ سپید فرود آمد و لشکرگاه بزد بہارگاه بود. و شمال روان شده میوہاے مالن و کروخ در رسید که امثال آں در بسیار جاے ہا دست نشود و اگر شود بداں ارزانی نباشد. آنجا لشکر برآسود و ہوا خوش بود و بادِ سرد و نان فراخ و میوۂ بسیار و مشمومات فراواں و لشکرے از بہار و تابستان برخورداری تمام یافتند از عمر خویش و چوں مہرگاں درآمد و عصیر در رسید و شاسفرم و حماحم و اقحوان در دم شد انصاف از نعیم جوانی بستدند و داد از عنفوان شباب بدادند. مہرگاں دیر درکشید و سرما قوت نکرد و انگور در غایت شیرینی رسید و در سواد ہری صد و بیست لون انگور یافته شود. ہر یک از دیگرے لطیف تر و لذیذ تر و ازاں دو نوع است که در ہیچ ناحیت ربع مسکون یافته نشود یکے پرنیان و دوم کلنجری تنک پوست خرد تکس بسیار آب گوئی که در و اجزا ارضی نیست از کلنجری خوشۂ پنج من و ہر دانۂ پنج درم سنگ بیاید سیاه چوں قیر و شیریں چوں شکر و ازش بسیار بتواں خورد بسبب مائیتے که در وست و انواع میوہائے دیگر ہمه خیار. چوں امیر نصر بن احمد مہرگاں و ثمرات او بدید عظیمش خوش آمد. نرگس رسیدن گرفت. کشمش بیفگندند در مالن و منقی برگرفتند و آونگ ببستند و گنجینها پر کردند امیر با آں لشکر بداں دو پاره دیه درآمد که او را غوره و درواز

مشمومات: عطریات • عصیر: شیرۂ انگور • حماحم: پودینه • تکس: بج

خوانند سراہائے دیدند ہر یکے چوں بہشت اعلیٰ و ہر یکے را باغے و
بستانے درپیش در مہب شمال نہادہ زمستان آنجا مقام کردند و از
جانب سجستان نارنج آوردن گرفتند و از جانب مازندران ترنج رسیدن
گرفت زمستانے گذاشتند در غایت خوشی چوں بہار درآمد اسپاں
بباذغیس فرستادند ولشکر گاہ بمالن بمیان دو جوئے بردند و چوں تابستان
درآمد میوہ ہا در رسید۔ امیر نصر بن احمد گفت تابستان کجا رویم کہ ازیں خوشتر
مقام گاہ نہ باشد مہرگاں برویم و چوں مہرگاں درآمد گفت مہرگاں ہری
بخوریم و برویم ہمچنیں فصلے بہ فصل ہمی انداخت تا چہار سال بریں برآمد زیرا کہ
صمیم دولت سامانیاں بود و جہاں آباد و ملک بےخصم و لشکر فرمانبردار و
روزگار مساعد و بخت موافق با ایں ہمہ ملول گشتند و آرزوئے خانماں برخاست
بادشاہ را ساکن دیدند ہوائے ہری در سر او عشق ہری در دل او۔ در
اثنائے سخن ہری را بہ بہشت عدن مانند کردے بلکہ بر بہشت ترجیح نہادے
و از بہار چین زیادت آوردے دانستند کہ سر آں دارد کہ ایں تابستان نیز آنجا
باشد پس سران لشکر و مہتران ملک بنزدیک استاد ابو عبداللہ الرودکی رفتند
و از ندمائے بادشاہ ہیچ کس محتشم تر و مقبول القول تر از او نبود۔ گفتند
پنج ہزار دینار ترا خدمت کنیم اگر صنعتے بکنی کہ بادشاہ ازیں خاک حرکت
کند کہ دلہائے ما آرزوئے فرزند ہمی برد و جانِ ما از اشتیاق بجار اہمی آید۔
رودکی قبول کرد کہ نبض امیر گرفتہ بود و مزاج او بشناختہ دانست کہ بنثر با او درنگیرد

مساعد۔ موافق ٭ محتشم تر۔ زیادہ حشمت والا ٭ مقبول القول جس کی بات مانی جائے ٭

لحنے بنظم آورد و قصیدہ گفت و بوقتے کہ امیر صبوح کردہ بود درآمد و بجائے
خویش بنشست و چوں مطرباں فرو داشتند او چنگ برگرفت و در پردۂ
عشاق ایں قصیدہ آغاز کرد ؎

بوئے جوئے مولیاں آید ہمے	یاد یار مہرباں آید ہمے

پس فروتر شود و گوید ؎

ریگ آموے و درشتی ہائے او	زیر پایم پرنیاں آید ہمے
آب جیحوں از نشاط روئے دوست	خنگ مارا تا میاں آید ہمے
اے بخارا شاد باش و دیر زی	میر زی تو شادماں آید ہمے
میر ماہ است و بخارا آسماں	ماہ سوئے آسماں آید ہمے
میر سرو است و بخارا بوستاں	سرو سوئے بوستاں آید ہمے

چوں رودکی بدیں بیت رسید امیر چناں منفعل گشت کہ از تخت فرود آمد و
بے موزہ پائے در رکاب خنگ نوبتے آورد و روئے بہ بخارا نہاد چنانکہ رانین
و موزہ تا دو فرسنگ در پے امیر بردند بہ برونہ و آنجا در پائے کرد و عناں تا
بخارا ہیچ جائے باز نہ گرفت و رودکی آں پنج ہزار دینار مضاعف از لشکر
بستد و شنیدم بسمرقند در سنہ اربع و خمسمائیہ از دہقان ابو رجا احمد بن
عبد الصمد العابدی کہ گفت جدّ من ابو رجا حکایت کرد کہ چوں دریں نوبت
رودکی بسمرقند رسید۔ چہار صد شتر زیر بنہ او بود و الحق آں بزرگ بدیں تجمل
ارزانی بود کہ ہنوز ایں قصیدہ را کس جواب نہ گفتہ است کہ مجال آں ندیدہ

مطرب۔ گویا ۔ پردۂ عشاق۔ ایک قسم کا سُر ۔ خنگ۔ گھوڑا ۔

اندکہ ازیں مضائق آماد تواند بیروں آمد و از عذب گویان و لطیف طبعان
عجم یکے امیر الشعراء معزّی بود کہ شعر او در حلاوت و طراوت بغایت
است و در روانی و عذوبت بہ نہایت زین الملک ابو سعد ہندو
بن محمد بن ہندو الاصفہانی از وے درخواست کرد کہ آں قصیدہ
را جواب گوئی۔ گفت نتوانم الحاح کرد چند بیت بگفت کہ یک
بیت از آں بیتہا ایں است ؎

رستم از مازندراں آید ہمے ‏ ‏ ‏ زین ملک از اصفہاں آید ہمے

سخن سنداں دانند کہ میان ایں سخن و آں سخن چہ تفاوت است و کہ نغز
گفتن بدیں عذبے کہ در مدح ہمے گوید دریں قصیدہ ؎

آفرین و مدح سود آید ہمے ‏ ‏ ‏ گر بگنج اندر زیاں آید ہمے

و اندریں بیت از محاسن ہفت صنعت است اوّل مطابق۔ دوم
متضاد۔ سوم مردف۔ چہارم بیان مساوات۔ پنجم عذوبت۔ ششم
فصاحت۔ ہفتم جزالت و ہر استادے کہ او را در علم شعر تبحرے
است چوں اندکے تفکر کند داند کہ من دریں مصیبم۔ والسّلام۔

حکایت

عشقے کہ سلطان یمین الدولہ محمود را با ایاز ترک بودہ است
معروف است و مشہور۔ آوردہ اند کہ سخت نیکو صورت نبود۔
لیکن سبز و چہرہ شیریں بودہ است۔ متناسب اعضا و خوش حرکات

عذب گو۔ شیریں بیان ۔

وخردمند و آہستہ و آداب مخلوق پرستی او را عظیم دست
داده بوده است و در آں باره از نادرات زمانہ خویش بوده
است و ایں ہمہ اوصاف آنست کہ عشق را بعث کند و
دوستی را بر قرار دارد و سلطان یمین الدّولہ محمود مردے
دیندار و متقی بود و با عشق ایاز بسیار کشتی گرفتے تا از شائع
شرع بہ منہاج حرّیت قدمے مدول نہ کرد۔ شبے در مجلس
عشرت بعد ازانکہ شراب در واثر کرده بود و عشق در وعمل نموده
بزلفِ ایاز نگریست عنبرے دید بر روئے ماه غلطاں۔ سنبلے
دید بر چہرهٔ آفتاب پیچاں حلقہ حلقہ چوں زره۔ بند بند چوں زنجیر
در ہر حلقہ ہزار دل و در ہر بندے صد ہزار جان عشق عنانِ
خویشتن داری از دستِ صبر او بر بوده۔ عاشق وار در خود کشید
محتسب اٰمَنَّا وَصَدَّ قْنَا سر از گریبان شرع بر آورده در
برابر سلطان یمین الدولہ بایستاد و گفت ہاں محمود عشق را با
فسق میامیز و حق را با باطل ممزوج مکن کہ بدیں ذلت ولایتِ
عشق بر تو بشعود و چوں پدر خویش از بہشت عشق بیفتی۔ و
بغنائے دنیائے فسق ندمانی۔ سمع اقبالش در غایت شنوائی بود۔
ایں قضیہ مسموع افتاد۔ ترسید کہ سپاه صبر او با لشکرِ زلفین
ایاز بر نیاید کارد برکشید و بدستِ ایاز داد کہ بگیر و زلفین خویش

منہاج۔ سیڑھی۔ اٰمنا و صدقنا۔ ایمان لائے ہم اور تصدیق کی۔ قضیہ۔ قصہ۔ واقعہ۔

رابرُد۔ ایاز خدمت کرد و کارد از دست او لبتد و گفت از کجا برم
گفت ازیں ہمہ ایاز زلف دو تو کردہ تقدیر گرفت و فرمان بجائے
آورد و ہر دو سر زلفِ خویش را پیش محمود نہاد۔ گویند آں فرمانبرداری
عشق را سبب دیگر شد محمود زر و جواہر خواست وافزوں از رسم
معمود و عادت ایاز را بخشش کرد و از غایت مستی در خواب رفت۔
وچوں نسیم سحر گاہی برد وزید بر تختِ بادشاہی از خواب در آمد۔ آنچہ
کردہ بود یادش آمد ایاز را بخواند و آں زلفین بریدہ دید سپاہ پشیمانی
بر دلِ او تاختن آورد و خمار عربدہ بر دماغ او مستولی گشت۔ می
نشست و مے برخاست و از مقرباں و مرتباں کس را زہرہ آں
نبود کہ پرسیدے کہ سبب چیست تا آخر کار حاجب علی قریب کہ
حاجب بزرگ او بود روئے بعنصری کرد و گفت پیش سلطان در شو
و خویشتن بدو نمائے و طریقے بکن کہ سلطان خوش طبع گردد عنصری
فرمانِ حاجب بزرگ بجائے آورد و در پیش سلطان شد و خدمت
کرد سلطان یمین الدولہ سر برآورد و گفت اے عنصری ایں ساعت
از تو می اندیشیدم مے بینی کہ چہ افتادہ است مارا دریں معنی چیزے
بگو کہ لائق حال باشد عنصری خدمت کرد و بر بدیہہ گفت ؎

کے عیب سر زلفِ بت از کاستن است | چہ جائے بغم نشستن و خاستن است
جائے طرب و نشاط و مے خواستن است | کاراستن سرو ز پیراستن است

سلطان یمین الدولہ محمود را ایں دو بیتے بغایت خوش افتاد بفرمود تا جواہر

زہرہ۔ ہمّت۔ مجال۔ طاقت +

بیاوردند و سه بار دهان او پر جواهر کرد و مطربان را پیش خواست و آن روز تا بشب بدین دو بیتی شراب خوردند و آن داهیه بدین دو بیتی از پیش او برخاست و عظیم خوش طبع گشت والسلام اما بباید دانست که بدیهه گفتن رکن اعلیٰ است در شاعری و بر شاعر فریضه است که طبع خویش را بریاضت بدان درجه رساند که در بدیهه معانی انگیزد که سیم از خزینه ببدیهه بیرون آید و پادشاه را حسبِ حال لطیف آرد و این همه از بهر مراعاتِ دل مخدوم و طبع ممدوح می باید و شعرا هرچه یافته اند از صلاتِ معظم ببدیهه و حسبِ حال یافته اند •

حکایت

فرخی از سیستان بود پسر جولوغ غلام امیر خلف بانو طبعی بغایت نیکو داشت و شعر خوش گفتی و چنگ تر زدی و خدمت دهقانی کردی از دهاقین سیستان و این دهقان او را هر سال دویست کیل پنج منی غله دادی و صد درم سیم نوحی او را تمام بودی اما زنی خواست هم از موالی خلف و خرجش بیشتر افتاد و وتبره و زنبیل در افزود و فرخی بی برگ ماند و در سیستان کسی دیگر نبود مگر امرائے ایشان فرخی قصه بدهقان برداشت که خرج بیشتر شده است چه شود که دهقان از انجا که کرم اوست غله من سی صد کیل کند و سیم صد و پنجاه درم تا مگر با خرج

صلات۔ انعامات * دهاقین جمع دہقان - ازانجاکہ - اسی لحاظ سے کہ *

من بار برشود. دہقان بہ پشت قصہ توقیع کرد کہ ایں قدر تو در یغ
نیست وافزوں ازیں را ممکنیست فرخی چوں بشنید مایوس گشت
واز صادر و وارد، استمداد میکرد کہ در اطراف و اکناف عالم نشان
ممدوحے شنود تا روئے بدو آرد باشد کہ اصابتے باید تا خبر کردند او
را از امیر ابو المظفر چغانی بچغانیاں کہ ایں نوع را تربیت می کند وایں
جماعت را صلہ وجائزہ فاخرہ ہمی دہد. وامروز از ملوک عصر و امرائے
وقت دریں باب او را یار نیست وقصیدہ بگفت وعزیمت آں جانب کرد

ـہ باکاروان حلہ برفتم ز سیستاں باحلہ تنیدہ ز دل بافتہ ز جاں

الحق نیکو قصیدہ ایست و در وصف شعر کردہ است در غایت نیکوئی و
مدح خود بے نظیر است بس برگے بساخت وروئے بچغانیاں نہاد وچوں
بحضرت چغانیاں رسید بہارگاہ بود وامیر بداغگاہ وشنیدم کہ ہجدہ ہزار
مادیاں زہی داشت ہر یکے با کرہ در دنبال وہر سال برفتے وکرگاں داغ
فرمودے وعمید اسعد کہ کدخدائے امیر بود بحضرت بود و نزلی راست می کرد
تا در پے امیر برد. فرخی بنزدیک او رفت واو را قصیدہ خواند وشعر
امیر بر وعرضہ کرد خواجہ عمید اسعد مردے فاضل بود. وشاعر دوست.
شعر فرخی را شعرے دید تر وعذب خوش واستادانہ. فرخی را سگزئی دید
بے اندام جبّہ پیش وپس چاک پوشیدہ دستارے بزرگ سگزی وار در
سر وپائے وکفش بس ناخوش وشعرے در آسمان ہفتم. ہیچ باور

نه کرد که این شعر آن سگزی را شاید بود برسبیل امتحان گفت - امیر بداغگاه است و من میروم پیش او ترا خود برم بداغگاه که داغگاه عظیم خوش جائے است جہانے در جہانے سبزہ بینی پر خیمه و چراغ چون ستارہ از ہر یکے آواز رود می آید و حریفان درہم نشسته و شراب ہمی نوشند و عشرت ہمی کنند و بدرگاہ امیر آتشے افروخته چند کوہی کرہ گان را داغ ہمی کنند و بادشاہ شراب در دست و کمند در دست دیگر شراب مے خورد و اسپ می بخشد - قصیدہ گوئی لائق وقت و صفت داغگاہ کن تا ترا پیش امیر برم - فرخی آن شب برفت و قصیدہ پرداخت سخت نیکو و بامداد پیش خواجه عمید اسعد آورد و آن قصیدہ این است ؎

چون پرند نیلگون بر روئے پوشد مرغزار	پرنیان ہفت رنگ اندر سر آرد کوہسار
خاک را چون ناف آہو مشک زاید بیقیاس	بید را چون پر طوطی برگ روید بیشمار
دوش وقت صبحدم بوئے بہار آورد باد	حبذا باد شمال و خرما بوئے بہار
باد گوئی مشک سودہ دارد اندر آستین	باغ گوئی لعبتان جلوہ دارد بر کنار
نسترن لولوئے بیضا دارد اندر مرسلہ	ارغوان لعل بدخشی دارد اندر گوشوار
تا بر آید جامہائے سرخ مل بر شاخ گل	پنجہائے دست مردم سر فرو کرد از چنار
باغ بوقلمون لباس و شاخ بوقلمون نمائے	آب مروارید گون و ابر مروارید بار
راست پنداری که خلعتہائے رنگین یافتند	باغہائے پر نگار از داغگاہ شہریار
داغگاہ شہریار اکنون چنان خرم بود	کاندر و از خرمی خیرہ بماند روزگار

بوقلمون - رنگارنگ ۔ خیرہ بماند - ماند بحیرانی ۔

سبزه اندر سبزه بینی چو سپهر اندر سپهر خیمه اندر خیمه چون سیمیں حصار اندر حصار
هر کجا خیمه است خفته عاشقی با دوست مست هر کجا سبزه است شادان یاری از دیدار یار
سبزه‌ها با بانگ چنگ و مطربان چرب دست خیمه‌ها با بانگ نوش ساقیان میگسار
عاشقان بوس و کنار و نیکوان ناز و عتاب مطربان رود و سرود و خفتگان خواب و خمار
بر در پرده سرای خسرو پیروز بخت از پی داغ آتشی افروخته خورشیدوار
برکشیده آتشی چون مطرد دیبای زرد گرم چون طبع جوان و زرد چون زر عیار
داغها چون شاخهای بسد یاقوت رنگ هر یکی چون ناردانه گشته اندر زیر نار
ریدگان خواب نادیده مصاف اندر مصاف مرکبان داغ ناکرده قطار اندر قطار
خسرو فرخ سیر بر باره دریا گذر با کمند اندر میان دشت چون اسفندیار
همچو زلف نیکوان مرد گیسو تاب خورد همچو عهد دوستان سالخورده استوار
میر عادل بو المظفر شاه با پیوستگان شادمان و شادخوار و کامران و کامگار
هر کرا اندر کمند شصت بازی در فگند گشت نامش بر سر و بر شانه و برپیش نگار
هر چه زین سو داغ کرد از سوی دیگر هدیه داد شاعران را با لگام و زائران را با فسار

چوں خواجه عمید اسعد این قصیده بشعید حیران فروماند که هرگز مثل آں بگوش او فرو نشده بود. جمله کارها فرو گزاشت و فرخی را بر نشاند و روئے بامیر نهاد و آفتاب زرد پیش امیر آمد و گفت "ای خداوند ترا شاعرے آورده ام که تا دقیقی روی در نقاب خاک کشیده است، کس مثل او ندیده است." و حکایت کرد آنچه

مطرد جهنڈا - عیار - خالص -

رفته بود پس امیر فرخی را بار داد او چوں درآمد خدمت کرد۔ امیر دست
داد و جائے نیکو نامزد کرد و بپرسید و بنواختش و بلاطفت خویش
امیدوارش گردانید و چوں شراب دورے چند درگزشت فرخی برخاست
و بآواز حزیں و خوش ایں قصیده بخواند که ؎

با کارواں حلّه برفتم زسیستاں

چوں تمام بخواند امیر شعر شناس بود و نیز شعر گفتے ایں قصیده بسیار
شگفتیها نمود۔ عمید اسعد گفت اے خداوند باش تا بهتر بینی۔ پس
فرخی خاموش گشت و دم درکشید تا غایت مستی امیر پس برخاست
وآں قصیدهٔ داغگاه برخواند۔ امیر حیرت آورد۔ پس دراں حیرت روئے
بفرخی آورد و گفت هزار سر کرّه آورده‌اند همه روئے سپید و چهار دست
و پائے سپید گفت ختلی راه تراست۔ تو مردے سگزی و عیاری چندانکه
بتوانی گرفت بگیر ترا باشد۔ فرخی را شراب تمام دریافته بود و اثر کرده
بیروں آمد و زود دستار از سر فرو گرفت۔ خویشتن را درمیان فسیله
افگند و یک گله در پیش کرد و بداں روئے دشت بیروں برد و بسیار
بر چپ و راست و از هر طرف بدوانید که نتوانست گرفت آخرالامر
رباطے ویران برکنار لشکرگاه پدید آمد کرّگاں دراں رباط شدند فرخی
بغایت مانده شده بود در دهلیز رباط دستار زیر سر نهاد و حالی در
خواب شد از غایت مستی و ماندگی کرّگاں را بشمردند چهل و دو سر

بار دادن - اجازت دینا + شراب تمام دریافته بود - نشه هوگیا تها + فسیله - گهوڑوں کا گله

بودند رفتند و احوال با امیر گفتند امیر بسیار بخندید و شگفتیها نمود و
گفت مردے مقبل است کار او بالا گیرد۔ او را و کرگان را نگاه
دارید و چوں او بیدار شود مرا بیدار کنید مثال بادشاه را امتثال
کردند و دیگر روز بطلوع آفتاب فرخی برخاست و امیر خود برخاسته
بود و نماز کرده بار داد و فرخی را بنواخت و آن کرگان را بکسان او
سپردند و فرخی را اسپ با ساخت خاصه فرمود و دو خیمه و سه استر
و پنج سر برده و جامهٔ پوشیدنی و گستردنی و کار فرخی در خدمت او
عالی شد و تجملی تمام ساخت پس بخدمت سلطان یمین الدوله محمود
رفت و چوں سلطان محمود او را متجمل دید بهمان چشم درو نگریست
و کارش بدانجا رسید که تا بیست غلام سیمین کمر از پس او برنشستندے۔ والسلام

حکایت

در سن عشر و خمسمایة بادشاه اسلام سنجر بن ملک شاه اطال بقائه
و ادام الی المعالی ارتقائه بحد طوس بدشت تروق بهار داد و دو ماه آنجا
قیام کرد و من از هری بر سبیل انتجاع بدان حضرت پیوستم و نداشتم
از برگ و تجمل هیچ۔ قصیدهٔ بگفتم و بنزدیک امیر الشعراء معزی رفتم
و افتتاح از و کردم و شعر من بدید و از چند نوع مرا بر سنجید بمراد او آمدم۔
بندگیها فرمود و مبرتها واجب داشت۔ روزے پیش او از روزگار

کرگان - بچھیرے ۰ حاشیے - فوری ۰ انتجاع - تلاش چارہ ۰

استزادتی ہمے نمودم و گلہ ہمے کردم - مرا دل داد و گفت تو دریں رنج بردۂ و تمام حاصل کردۂ آخر ایں را اثرے باشد و حال من ہمچنیں بود و ہرگز ہیچ شعرے نیک ضائع نمانده است و تو دریں صناعت حظے داری و سخنت ہموار و عذب است و روئے در ترقی دارد باش تا ببینی کہ ازیں علم نیکوییہا بینی و اگر روزگار در ابتدا مضایقتے نماید در ثانی الحال کار برآید تو گر دو پدر من امیر الشعراء برہانی رحمۃ اللہ در اول دولت ملک شاه بشہر قزوین از عالم فنا بعالم بقا تحویل کرد و در آں قطعہ کہ سخت معروف است مرا بسلطان ملک شاه سپرد و دریں بیت

من رفتم و فرزند من آمد خلف صدق
او را بخدا و بخداوند سپردم

پس جامگی و اجرائے پدر بمن تحویل افتاد و شاعر ملک شاه شدم و سالے در خدمت بادشاه روزگار گذاشتم کہ جز وقتے از دور او را نتوانستم دیدن و از اجرا و جامگی یک من و یک دینار نیافتم و خرج من زیادت شد و وام بگردن من درآمد و کار در سر من بپیچیده و خواجہ بزرگ نظام الملک رحمۃ اللہ در حق شعر اعتقادے نداشتے از آنکہ در معرفت او دست نداشت و از ائمہ و متصوفہ بہیچ کس نمے پرداخت روزے کہ فردائے آں رمضان خواست بود و من از جملہ خرج رمضانی و عیدے دانگے نداشتم و در آں دل تنگی نزد علاء الدولہ امیر علی فرامرز رفتم کہ بادشاہزاده

حظ- حصہ • اجرائے- تنخواہ • گستاخ- بے تکلف • قلد- دلیر • سہم- منتی •

بود و شعر دوست و ندیم خاص سلطان بود و دامادِ او حرمت تمام
داشت و گستاخ بود و دراں دولت منصب بزرگ داشت و
مرا تربیت کردے گفتم زندگانی خداوند دراز باد۔ نہ ہر کارے کہ پدر
تواند کرد پسر بتواند کرد و یا آنچہ پدر را بباید پسر را بباید۔ پدرِ من
مردے جلد و سہم بود و دریں صناعت مرزوق و خداوندِ جہاں
سلطان شہید الپ ارسلان را در حق او اعتقادے بود۔ آنچہ ازو
آمد از من ہمی نیاید مرا حیائے مناع است و نازک طبعی باآں یار
است یک سال خدمت کردم و ہزار دینار وام برآوردم و دانگے
نیافتم۔ دستوری خواہ بندہ را تا نیشاپور باز گردد و وام بگزارد و
باآں باقی کہ بماند ہمی سازد و دولتِ قاہرہ را دعائے ہمے گوید۔
امیر علی گفت راست گفتی ہمہ تقصیر کردہ ایم بعد ازیں نکنیم۔ سلطان
نماز شام بماہ دیدن بیروں آید باید کہ آنجا حاضر باشی تا روزگار چہ
دست دہد۔ حالی صد دینارم فرمود تا برگِ رمضان سازم و بر غور
مہرے بیاوردند صد دینار نیشاپوری پیش من نہادند عظیم شادمانہ
باز گشتم و برگِ رمضان بفرمودم و نماز دیگر بدرِ سراپردۂ سلطان
شدم۔ قضارا علاء الدولہ ہماں ساعت در رسید خدمت کردم۔
گفت سرہ کردی و بوقت آمدی پس فرود آمد و پیش سلطان شد۔
آفتاب زرد سلطان از سراپردہ بدر آمد۔ کماں گروہہ در دست علاء الدولہ

گستاخ۔ بے تکلف ۔ جلد۔ دلیر ۔ سہم۔ محنتی ۔ مناع۔ منع کرنے والی ۔ برگِ رمضان۔ سامان

بر راست من بدو دیدم و خدمت کردم. امیر علی نیکوئیها پیوست و بماه دیدن مشغول شدند و اوّل کسے که ماه دید سلطان بود عظیم شادمانه شد. علاؤالدوله مرا گفت. پسر برہانی دریں ماه نو چیزے بگو۔ من برفور ایں دو بیتے گفتم ؎

اے ماه چوں ابروان یارے گوئی　　یا نے چوں کمانے شہر یارے گوئی
نعلے زده از زر عیارے گوئی　　در گوش سپہر گوشوارے گوئی

چوں عرضه کردم امیر علی بسیارے تحسین کرد. سلطان گفت برو از آخر ہر کدام اسپ که بگشائے و دریں حالت بر کنار آخور بودیم امیر علی اسپے نامزد کرد و بیاوردند و بکسان من دادند ارزیدی سی صد دینار نیشاپوری. سلطان بمصلّے رفت و من در خدمت نماز شام بگزاردیم و بخوان شدیم. بر خوان امیر علی گفت پسر برہانی دریں تشریفے که خداوند جہاں فرمود ہیچ نه گفتی. حالے ایں دو بیتے بگوئے من برپائے جستم و خدمت کردم و چنانکه آمد حالے ایں دو بیتے بگفتم ؎

چوں آتش خاطر مرا شاه بدید　　از خاک مرا بر زبر ماه کشید
چوں آب یکے ترانه از من بشنید　　چو باد یکے مرکب خاصم بخشید

چوں ایں دو بیتے ادا کردم علاؤالدوله اَحسنتہا کرده بسبب احسنت او سلطان مرا ہزار دینار فرمود۔ علاؤالدوله گفت جامگی و اجراش نرسیده است فردا بر دامن خواجه خواہم نشست تا جامگیش از خانه بدہد و از اجراش بر سپاہاں نویسد. گفت مگر تو کنی که دیگراں را

این حسبت نیست و اورا به لقب من باز خوانند و لقب سلطان
معزالدنیا والدین بود۔ امیر علی مرا خواجہ معزی خواند سلطان گفت
امیر معزی آں بزرگ زادہ چناں ساخت کہ دیگر روز نماز پیشیں
ہزار دینار بخشیدہ و ہزار و دو لیست دینار جامگی و برات نیز ہزار
من غلّہ بمن رسیدہ بود و چوں ماہِ رمضان بیروں شد مرا بمجلس
خواند و باسلطان ندیم کرد و اقبال من روئے در ترقی نہاد و لبعد
از آں پیوستہ تیمار من ہمی داشت و امروز ہرچہ دارم از عنایت
آں پادشاہ زادہ دارم۔ ایزد تبارک وتعالیٰ خاک اورا بانوار رحمت
خوش گرداناد وبمنّہٖ وفضلہٖ +

حکایت

آلِ سلجوق ہمہ شعر دوست بودند اما ہیچکس بشعر دوستی تر از
طغان شاہ ابن الپ ارسلان نبود و محاورت و معاشرت او ہمہ
با شعراء بود و ندیمانِ او ہمہ شعراء بودند چوں امیر ابو عبداللہ قرشی
و ابو بکر ازرقی و ابو منصور بایوسف و شجاعی نسوی و احمد بدیہی و
حقیقتی و نسیمی و اینہا مرتب خدمت بودند و آیندہ و روندہ بسیار
بودند ہمہ ازو مرزوق و محظوظ۔ مگر روزے امیر با احمد بدیہی نرد
می باخت و نرد دہ ہزاری بپائیں کشیدہ بود و امیر دو مُہرہ در شش گاہ

بمنّہٖ وفضلہٖ۔ اس کے فضل وکرم سے + مرزوق مستفیض + محظوظ۔ خوش +

داشت واحمد بدیہی دو جہرہ دریک گاہ و ضرب امیر را بود۔ احتیاطہا کرد و بینداخت تا دو ششش زند دو یک بر آمد۔ عظیم تیرہ شد واز طبع برفت و جائے آں بود و آں غضب بدرجۂ کشید کہ ہر ساعت دست بہ تیغ مے کرد و ندیماں چوں برگ بر درخت ہمی لرزیدند کہ بادشاہ بود و کودک بود و مخمور بچناں نشے ابوبکر ازرقی برخاست و بنزدیک مطرباں شد و ایں دو بیتے باز بخواند۔

ازرقی گوید :۔ ~

گر شاہ دو ششش خواست دو یک زخم افتاد | تا ظن نبری کہ کعبتیں داد ونداد
آں زخم کہ کرد رائے شاہنشہ یاد | در خدمت شاہ روئے بر خاک نہاد

یا منصور بالیوسف در سن ۵۰۹ھ تسع وخمسمائۃ کہ من بہرات افتادم مرا حکایت کرد کہ امیر طغان شاہ بدین دو بیتے چناں بہ نشاط آمدہ و خوش طبع گشت کہ بر چشمہائے ازرقی بوسہ داد و زر خواست پانصد دینار در دہان او مے کرد تا یک درست ماندہ بود و بنشاط اندر آمد و بخشش کرد۔ سبب آں ہمہ یک دو بیتے بود۔ ایزد تبارک و تعالیٰ بر ہر دو رحمت کناد بمنہ و کرمہ ‹

حکایت

در شہور سن ۵۷۲ھ اثنتین وسبعین وخمسمائۃ (الالعمالیۃ صح)

تیرہ شد۔ غضبناک ہوا + اثنتین وسبعین وخمسمائۃ۔ پانسو بہتر (الالعمالیۃ صح) چاہیے

صاحب غرضی قصہ بسلطان ابراہیم برداشت کہ پسر او
سیف الدولہ امیر محمود نیت آں دارد کہ بجانبِ عراق برود
بخدمت ملک شاہ۔ سلطان را غیرت کرد و چناں ساخت کہ
او را ناگاہ بگرفت و بہ بست و بحصار فرستاد و ندیمانِ او
را قید کرد و بحصارہا فرستاد۔ از جملہ یکے مسعود سعد سلمان
بود و او را بوجیرستان بقلعۂ نائے

بہ سلطان مسعود سعد سلمان فرمائد ؎

در بندِ تو اے شاہ ملکشاہ باید | تا بندِ تو پائے تاجدارے شاید
آنکس کہ ز پشتِ سعد سلمان آید | گر زہر شود ملک ترا نگزاید

ایں دو بیتے علی خواص برِ سلطان برد و بر دیچ اثرے نکرد
و اربابِ خرد و اصحابِ انصاف دانند کہ حبسیات مسعود در علو
بچہ درجہ است و در فصاحت بچہ پایہ بود وقت باشد کہ من
از اشعار او ہمے خوانم موئے بر اندام من بر پائے خیزد و جائے
آں بود کہ آب از چشم برود۔ جملۂ ایں اشعار برآں بادشاہ
خواندند و او بشنید کہ بر ہیچ موضع او گرم نشد و از دنیا برفت
و آں آزاد مرد را در زندان بگذاشت و مدتِ حبسِ او سبب
قربت سیف الدولہ دوازدہ سال بود و در روزگار سلطان
مسعود ابراہیم بسببِ قربتِ او ابو نصر پارسی را ہشت سال

حبسیات۔ احساسات ۔ قساوت۔ سختی ۔ وقاد۔ ناقد۔ تیز ۔

بود و چنداں قصائد غرر و نفائس درر کہ از طبع وقّاد او زادہ
البتہ ہیچ مسموع نیفتاد و بعد از ہشت سال ثقۃ الملک
طاہر علی مشکاں او را بیروں آورد و جملہ آں آزاد مرد
در دولت ایشاں ہمہ عمر در حبس بسر بُرد و ایں بدنامی
در آں خاندان بزرگ بماند و من بندہ ایں جا متوقفم کہ ایں
حال را بر چہ حمل کنم بر ثبات رائے یا بر غفلت طبع یا
بر قساوت قلب یا بد ہد دلی در جملہ ستودہ نیست و
ندیدم ہیچ خردمند کہ آں دولت را بریں حزم و احتیاط محمدت
کرد و از سلطان عالم غیاث الدّنیا و الدین محمد بن ملک شاہ
بہ ہمدان در واقعہ امیر شہاب الدین قلتمش الب غازی کہ
داماد او بود بخواہر طیب اللّٰہ تربتہما و رفع فی الجنان رتبتہما
شنیدم کہ خصم در حبس داشتن نشانِ بد دلی است زیرا کہ
از دو حال بیروں نیست یا مصلح است یا مفسد اگر مصلح
است در حبس داشتن ظلم است و اگر مفسد است مفسد
را مطلق گذاشتن ہم ظلم است در جملہ بر مسعود بسر آمد و
آں بدنامی تا دامن قیامت بماند •

حکایت

ملک خاقانیاں در روزگار سلطان خضر بن ابراہیم عظیم

قساوت۔ سختی۔ وقاد۔ نافذ۔ تیز •

طراوتے داشت و شگرف سیاستے و مہابتے کہ بیش ازاں نبود
واو بادشاہِ خردمند و عادل و ملک آرائے بود۔ ماوراء النہر
و ترکستان او را مسلّم بود و از جانب خراسان او را فراغتے تمام و خویشی و دوستی و عہد و
وثیقت بر قرار و از جملہ تجمّل ملک او یکے آں بود کہ چوں
بر نشستے بجز دیگر سلاح ہفت صد گرز زرّین و سیمین
پیش اسپ او بردندے و شاعر دوست عظیم بود استاد
رشیدی و امیر عمعق و نجیبی فرغانی و شجار۔ ساغرجی و
علی بانیدی و پسر درغوش و پسر اسفرائنی و علی سپہری
در خدمتِ او صلتہائے گراں یافتند و تشریف ہائے شگرف
ستدند و امیر عمعق امیر الشعرا بود۔ و ازاں دولت حظّے تمام
گرفتہ و تجمّلے قوی یافتہ چوں غلامانِ ترک و کنیزکان خوب
و اسپان راہوار و ساختہائے زر و جامہائے فاخرہ و
ناطق و صامت فراواں و در مجلس بادشاہ عظیم محترم بود
بضرورت دیگر شعراء را خدمتے او ہمے بالیست کردن و از
استاد رشیدی ہماں طمع میداشت کہ از دیگراں وفا نمی
شد۔ اگرچہ رشیدی جواں بود امّا عالم بود دراں صناعت ستی
زینت ممدوحہ او بود و ہمگی حرم خضر خاں در فرمانِ او۔ بود۔
و بنزدیک بادشاہ قربتے تمام داشت رشیدی او را الستودے

شگرف۔ نادر + تجمّل۔ شان و شوکت +

د تقریر فضل ادا کرد ے تا کار رشیدی بالا گرفت و سیّد الشعرائیؐ یافت و بادشاہ را درو اعتقادے ہدید آمد۔ و صلتہائے گراں بخشید۔ روزے در غیبت رشیدی از عمعق پرسید کہ شعر عبد السید رشیدی را چوں مے بینی۔ گفت شعرے بغایت نیک منقی و منقح امّا قدرے نمکش در مے باید و بس روزگارے بر آمد کہ رشیدی در رسید و خدمت کرد و خواست کہ بنشیند بادشاہ او را پیش خواند و بتضریب چنانکہ عادت ملوک است۔ گفت امیر الشعراء را پرسیدم کہ شعر رشیدی چوں است گفت نیک است امّا بے نمک است باید کہ دریں معنی بیتے دو بگوئی رشیدی خدمت کرد و بجائے خویش آمد و بنشست و بر بدیہہ ایں قطعہ بگفت ؎

شعرہائے مرا بہ بے نمکی — عیب کردی روا بود شاید
شعر من ہمچو شکر و شہد است — و ندریں دو نمک نکو ناید
شلغم و باقلیست گفتۂ تو — نمک اے قلتباں ترا باید

چوں عرضہ کرد بادشاہ را عظیم خوش آمد و در ما وراء النہر عادت و رسم است کہ در مجالس بادشاہ و دیگر مجالس زر و سیم در طبقہا بنقل بنہند و آں را سیم طاق یا جفت خوانند و در مجلس

تقریب۔ دریافتہ۔ منقح۔ پاک و صاف۔ قلتباں۔ بے شرم۔ عرضہ۔ پیش کیا۔

خضر خاں بخش (را ؟) چہار طبق زر سرخ بنہادندے در ہر
یکے دویست و پنجاہ دینار و آں بہ مشت بہ بخشیدے۔
ایں روز چہار طبق رشیدی را فرمود و حصّتے تمام پدید آمد
و معروف گشت زیرا کہ چنانکہ ممدوح بشعر نیک شاعر
معروف شود شاعر بصلۂ گراں بادشاہ معروف شود کہ
ایں دو معنی متلازمان اند ❖

حکایت

اُستاد ابوالقاسم فردوسی از دہاقین طوس بود۔ از دیہے
کہ آں دیہہ را باز خوانند و از ناحیت طبران است۔ بزرگ
دیہے است۔ و از وے ہزار مرد بیروں آید۔ فردوسی در آں دیہہ
شوکتے تمام داشت چنانکہ بدخل آں ضیاع از امثال خود بے نیاز
بود و از عقب یک دختر بیش نداشت و شاہنامہ بنظم ہے کرد۔
و ہمہ اُمید او آں بود کہ از صلۂ آں کتاب جہیز آں دختر بسازد۔
بیست و پنج سال در آں کتاب مشغول شد کہ آں کتاب تمام
کرد و الحق ہیچ باقی نگذاشت و سخن را بآسمان علّیین برد و در
عذوبت بماء معین رسانید و کدام طبع را قدرت آں باشد کہ سخن
را بدیں درجہ رساند کہ او رسانیدہ است در نامۂ زال ہے نویسد بسام

نریمان بمازندران دراں حال کہ بارۂ دابہ دختر شاہ کابل پیوستگی خواست کرد ؎

یکے نامہ فرمود نزدیک سام — سراسر درود و نوید و خرام
نخست از جہاں آفریں یاد کرد — کہ ہم داد فرمود و ہم داد کرد
وزو باد بر سام نیرم درود — خداوند شمشیر و گوپال و خود
چمانندۂ چرمہ ہنگام گرد — چرانندہ کرگس اندر نبرد
فزایندۂ باد آورد گاہ — فشانندۂ خوں ز ابر سیاہ
بمردی ہنرور ہنر ساختہ — سرش از ہنر گردن افراختہ

من در عجم سخنے بدیں فصاحت نمی بینم و در بسیاری از سخن عرب ہم
خجل فردوسی شاہنامہ تمام کرد۔ نساخِ او علی دیلم بود و
راوی ابو دلف و لشکر (؟) حیی قتیبہ کہ عامل طوس بود و بجائے
فردوسی ایادی داشت نام ایں ہر سہ بگوید ؎

ازیں نامہ از نامداران شہر — علی دیلم و بودلف راست بہر
نیامد جز احسنتشاں بہرہ ام — بگفت اندر احسنتش ز ہرام
حیی قتیبہ است از آزادگاں — کہ از من نخواہد سخن رائگاں
نیم آگاہ از اصل و فرع خراج — ہمی غلطم اندر میان دواج

حیی قتیبہ عامل طوس بود و ایں قدر او را واجب داشت و از خراج فرو
نہاد لاجرم نامِ او تا قیامت بماند و پادشاہان ہمی خوانند۔ پس

خرام۔ انداد + نساخ۔ نقل کرنیوالا + راوی۔ بیان کرنیوالا +

شاہنامہ علی دیلم در ہفت مجلد نبشت و فردوسی بو دلف را برگرفت و روئے بحضرت نہاد بغزنین و بپائمردیٔ خواجہ بزرگ احمد حسن کاتب عرضہ کرد و قبول افتاد و سلطان محمود از خواجہ منتہا داشت اما خواجہ بزرگ منازعان داشت کہ پیوستہ خاک تخلیط در قدح جاہ او ہمے انداختند محمود باآں جماعت تدبیر کرد کہ فردوسی را چہ دہیم۔ گفتند پنجاہ ہزار درہم و ایں خود بسیار باشد کہ او مردے رافضی است و معتزلی مذہب۔
و ایں بیت بر اعتزال او دلیل کند کہ او گفت ؎

بہ بینندگاں آفرینندہ را — نہ بینی مرنجاں دو بینندہ را

و بر رفض او ایں بیتہا دلیل است کہ او گفت ؎

خردمند گیتی چو دریا نہاد — برانگیختہ موج ازو تندباد
چو ہفتاد کشتی درو ساختہ — ہمہ بادبانہا برافراختہ
میانہ یکے خوب کشتی عروس — برآراستہ ہمچو چشم خروس
پیمبر بدو اندروں با علی — ہمہ اہل بیت نبی و وصی
اگر خلد خواہی بدیگر سرے — بنزد نبی و وصی گیر جائے
گرت زیں بد آید گناہ منست — چنیں داں و ایں راہ راہ منست
بریں زادم و ہم بریں بگذرم — یقیں داں کہ خاک پے حیدرم

و سلطان محمود مردے متعصب بود درو ایں تخلیط بگرفت و

منتہا داشت۔ احسان مند تھا۔ اعتزالی۔ معتزلی ہونا۔

مسموع افتاد در جملہ بیست ہزار درم لفردوسی رسید بغایت دلتنگ
شد و بگرمابہ رفت و برآمد فقاعے بخورد وآں سیم میان حمامی
و فقاعی قسم فرمود سیاست محمود دانست بشب از غزنین
برفت و بہری بدکان اسمٰعیل وراق پدر ازرقی فرود آمد و
شش ماہ در خانۂ او متواری بود تا طالبانِ محمود بطوس رسیدند
و باز گشتند و چوں فردوسی ایمن شد از ہری روئے بطوس نہاد
و شاہنامہ برگرفت و بطبرستان شد بنزدیک سپہبد شہریار کہ
از آلِ باوند در طبرستان بادشاہ او بود و آں خاندانے است
بہنگ نسبتِ ایشاں بیزدگرد شہریار پیوندد پس محمود را ہجا
و در دیباچہ بیتے صد و بر شہریار خواند و گفت من ایں کتاب
را از نامِ محمود...... بانام تو خواہم کردن کہ ایں کتاب ہمہ اخبار
و آثار جدانِ تست۔ شہریار او را بنواخت و نیکوئیہا فرمود و
گفت یا استاد محمود را برآں داشتند و کتاب ترا بشرطی عرضہ
نکردند و ترا تخلیط کردند و دیگر تو مرد شیعی و ہرکہ تولّی بخاندان
پیامبر کند او را دنیاوی ہیچ کارے نرود کہ ایشاں را خود نرفتہ
است۔ محمود خداوندگار من است تو شاہنامہ بنامِ او رہا کن و
ہجو او بمن دہ تا بشویم و ترا اندک چیزے بدہم محمود خود ترا
خواند و رضائے تو طلبد۔ و رنج چنیں کتاب ضائع نماند و دیگر

متواری بود - چھپا تھا - تولّی - محبت +

روز صد ہزار درم فرستاد و گفت ہر بیتے بہزار درم خرید مرا
صد بیت بمن دہ و با محمود دل خوش کن۔ فردوسی آں بیتہا
فرستاد بفرمود تا بشستند۔ فردوسی نیز سواد بشست و آں
ہجو مندرس گشت و ازاں جملہ ایں شش بیت بماند۔

مرا غمز کردند کاں پرسخن — بمہر نبی و علی شد کہن
اگر مہرشاں من حکایت کنم — چو محمود را صد حمایت کنم
پرستارزادہ نیاید بکار — وگر چند باشد پدر شہریار
ازیں در سخن چند رانم ہمے — چو دریا کرانہ ندانم ہمے
بہ نیکی نبد شاہ را دستگاہ — وگرنہ مرا برنشاندے بگاہ
چو اندر تبارش بزرگی نبود — ندانست نام بزرگاں شنود

الحق نیکو خدمتے کرد شہریار مر محمود را و محمود ازو منتہا داشت
درسن اربع عشرہ وخمسمایہ بنشاپور شنیدم از امیر معزی کہ
اوگفت از امیر عبدالرزاق. شنیدم بطوس کہ اوگفت وقتے
محمود بہندوستان بود وازانجا بازگشتہ بود و روئے بغزنین
نہادہ مگر در راہ او متمردے بود و حصار استوار داشت و دیگر
روز محمود را منزلی بر در حصار او بود پیش او رسولے فرستاد کہ
فردا باید کہ پیش آئی و خدمتے بیاری و بارگاہ ما را خدمت کنی و

تبار۔ سرشت ۔ متمرد۔ سرکش ۔ استوار۔ مضبوط ۔

تشریف بپوشی و باز گردی۔ دیگر روز محمود بر نشست و خواجۂ میمند بر دستِ راست او ہمی راند کہ فرستادہ باز گشتہ بود و پیش سلطان ہمی آمد۔ سلطان با خواجہ گفت چہ جواب دادہ باشد۔ خواجہ ایں بیت فردوسی بخواند ؎

اگر جز بکامِ من آید جواب — من و گرز و میدانِ افراسیاب

محمود گفت ایں بیت کراست کہ مردی ازو ہمی زاید۔ گفت بیچارہ ابوالقاسم راست کہ بیست و پنج سال رنج برد و چناں کتابے تمام کرد و ہیچ ثمرہ ندید۔ محمود گفت۔ سرہ کردی کہ مرا ازاں یاد آوردی کہ من ازاں پشیمان شدہ ام آں آزاد مرد از من محروم ماند۔ بغزنیں مرا یاد دہ تا اورا چیزے فرستم خواجہ چوں بغزنیں آمد بر محمود یاد کرد۔ سلطان گفت شصت ہزار دینار ابوالقاسم فردوسی را بفرمائے تا بہ نیل دہند و باشتر سلطانی بطوس برند و ازو عذر خواہند۔ خواجہ سالہا بود تا دریں بند بود۔ آخر آں کار را چوں زر بساخت و اشتر گسیل کرد و آں نیل بسلامت بشہر طبران رسید از دروازہ رود بار اشتر در مے شد و جنازہ فردوسی بدر وازۂ رزاں بیروں ہمے بردند۔ دراں حال مذکرے بود در طبران تعصب کرد و گفت من رہا نکنم تا جنازۂ او در گورستان مسلماناں برند کہ او رافضی بود و ہر چند مرداں گفتند باں دانشمند در نگرفت۔

نیل۔ قافلہ ٭ مذکر۔ یاد دلانے والا۔ واعظ ٭

درون دروازه باغی بود ملک فردوسی اورا دراں باغ دفن کردند امروز هم دراںجا است ومن درسن عشره وخمسمایة آں خاک را زیارت کردم گویند از فردوسی دخترے ماند سخت بزرگوار صله سلطان خواستند که بدو سپارند قبول نکرد وگفت بداں محتاج نیستم صاحب برید بحضرت بنوشت وبر سلطان عرضه کردند مثال داد که آں دانشمند از طبران برود بدیں فضولی که کرده است و خانماں بگذارد وآں مال بخواجه ابوبکر اسحق گرامی دهند تا رباط چاهه که بر سرراه نشاپور ومرو است درحدِ طوس عمارت کنند چوں مثال بطوس رسید فرمان را امتثال نمودند وعمارت رباط چاهه ازاں مال است ٭

حکایت

دراں تاریخ که من بنده درخدمتِ خداوند ملک الجبال بودم نور الله مضجعهٔ ورفع فی الجنان موضعهٔ وآں بزرگوار درحق من بنده اعتقاد قوی داشت و درتربیتِ من همت بلند مگر از مهتران ومهترزادگانِ شهر بلخ عمرها الله امیر عمید صفی الدین ابوبکر محمد بن الحسین الرّوان شاهی روز عید فطر بداں حضرت پیوست جوان فاضل مفضل دبیرے نیک مستوفی بشرط درادب

گرامی۔ خداکو باجسم ماننے والا فرقہ ٭ کرامّی۔ خداکو باجسم ماننے والا ٭ بکلّے بسار
مفضل۔ فضیلت رکھنے والا ٭

وثمرات با بهره در دلها مقبول و در زبانها ممدوح و درین حال من بخدمت حاضر نبودم در مجلس بر لفظ پادشاه رفت که نظامی را بخوانید. امیر عمید صفی الدین گفت که نظامی اینجاست گفتند آری و او چنان گمان برد که نظامی منیری است گفت چه شاعری نیک و مردی معروف چون فراش رسید و مرا بخواند موزه در پای کردم و چون درآمدم خدمت کردم و بجای خویش بنشستم و چون دوری چند در گذشت امیر عمید گفت نظامی نیامد. ملک الجبال گفت آمد. اینک آنجا نشسته است امیر عمید گفت من نه این نظامی را می گویم آن نظامی دیگر است و من این را نشناسم همیدون آن پادشاه را دیدم که متغیر گشت و در حال روی سوی من کرد و گفت جز تو جای نظامی هست گفتم بلی ای خداوند. دو نظامی دیگر اند یکی سمرقندی است و او را نظامی منیری گویند و یکی نیشاپوری و او را نظامی اسیری گویند و من بنده را نظامی عروضی خوانند گفت تو بهی یا ایشان - امیر عمید دانست که بد گفته است و پادشاه را متغیر دید گفت ای خداوند آن هر دو نظامی معربد اند و سبک مجلسها را بعربده برهم شورند و بنیان آرند. ملک بر سبیل طیبت گفت باش تا این را به بینی که پنج قدح سبکی بخورد و مجلس را برهم زند. امّا ازین هر سه

عربده - شور ٭

نظامی شاعر ترکیست. امیر عمید گفت من آں دو را دیدہ ام وبحق المعرفۃ شناسم اما ایں را نہ دیدہ ام وشعر او نشنیدہ ام اگر دریں معنی کہ برفت دو بیت بگوید ومن طبع بینم وشعر او بشنوم بگویم کہ کدام بہتراست ازیں ہر سہ ملک روئے سوئے من کرد وگفت ہاں اے نظامی تا مارا خجل نہ کنی وچوں گوئی چناں گوئے کہ امیر عمید خواہد اندراں وقت مرا در خدمت بادشاہ طبعے بود فیاض وخاطر وتاج واکرام وانعام آں بادشاہ مرابداں جا رسانیدہ بود کہ بدیہہ من رویت گشتہ بود قلم برگرفتم وتا دو بار دور در گذشت ایں پنج بیت بگفتم ؎

در جہاں سہ نظامیم اے شاہ	کہ جہانے زما بافغانند
من بہ ور شاہ و پیش تخت شہم	وآں دو در مرو پیش سلطانند
بحقیقت لہ در سخن امروز	ہر یکے مفخر خراسانند
گرچہ ہمچوں روان سخن گویند	ورچہ ہمچوں خرد سخن دانند
من شراہم کہ شاں چو دو بایم	ہر دو از کار خود فرو مانند

چوں ایں بیتہا عرض کردم امیر عمید صفی الدین خدمت کرد وگفت اے بادشاہ نظامیاں را بگذار من از جملہ شعراء ماوراء النہر و خراسان و عراق ہیچکس را طبع آں نشناسم کہ بر ارتجال چنیں پنج بیت تواند گفت خاصہ بدیں متانت وجزالت وعذوبت مقرون

ولئے - زیادہ روشن * مفخر - ملا ہوا * در شاہ - ایک شہر کا نام *

بالفاظِ عذب و مشحون بمعانی بکر شاد باش اے نظامی تہا
بر بساطِ زمین نظیر نیست ۔ اے خداوند بادشاہ طبعے لطیف
دارد و خاطرے قوی و فضلے تمام و اقبال بادشاہ وقت و
ہمت او رفعہما اللہ در افزودہ است نادرہ گردد و ازیں ہم
تقویت شود کہ جوان است و روز افزوں روئے بادشاہ عظیم
برافروخت و بشاشتے در طبع لطیف او پدید آمد مرا تحسین
کرد و گفت کان سرب و رشاد ازیں عید تا عید گوسفند
کشاں بتو دادم عاملے بفرست چناں کردم و اسحٰق یہودی
را بفرستادم در صمیم تابستان بود و وقت کار و گوہر بسیار می
گداختند ۔ در مدتِ ہفتاد روز ہزار من سرب ازاں خمس بدیں
دعاگوئے رسید و اعتقادِ بادشاہ در حقِ من بندہ یکے ہزار شد
ایزد تبارک و تعالیٰ خاک عزیز او را بشمع رضا پُر نور کناد و جان
شریف او را بجمع غنا مسرور بمنہ و کرمہ ✦

مشحون ۔ بھرا ہوا ✦

مقالۂ سوم

درعلمِ نجوم و غزارتِ منجم دراں علم

ابوریحان بیرونی درکتاب التفہیم فی صناعۃ التنجیم باب اول بگوید کہ مرد نام منجّم را سزاوار نشود تا در چہار علم اورا غزارت نباشد یکے ہندسہ دوم حساب سوم ہیئت چہارم احکام۔ امّا ہندسہ صناعتے است کہ اندر و شناختہ شود حالِ اوضاع خطوط واشکال سطوح و مجسمات وآں نسبت کلّی کہ مر مقادیر راست بدانچہ او مقادیر است وآں نسبتے کہ مر و راست بدانچہ او را اوضاع است واشکال و مشتمل است بر اصول اوکتاب اوقلیدس بتجرید ثابت بن قرہ دستی کردہ است امّا حساب صناعتے است کہ اندرو شناختہ شود حال انواع اعداد و خاصہ ہر نوعے از و در نفسِ خویش و حال نسبت اعداد یک دیگر و تولّد ایشاں یکدیگر و فروع او چوں تنصیف و تضعیف و ضرب و قسمت و جمع و تفریق وجبر و مقابلہ و مشتمل است اصول او بر اکتابِ ارشماطیقی و فروع او را تکملہ ابو منصور بغدادی با صد باب سنجری۔ امّا علم ہیئات (علمے است) کہ شناختہ شود اندرو حال اجزاے عالمِ علوی

غزارت۔ تبحر۔ سطوح۔ جمع سطح۔ تنصیف۔ نصف کنا۔ تضعیف۔ دوگنا کنا۔

وسفلی واشکال واوضاع ایشاں ونسبتِ ایشاں بایکدیگر و
مقادیر والعادے کہ میانِ ایشاں است وحالِ آں حرکات کہ مر
کواکب راست وافلاک را وتعدیل کرہا وقطعہائے دائرہا کہ بدوایں
حرکات تمام مے شود ومشتمل است مرایں علم را کتابِ مجسطی و
بہترین تفسیرہا وبہترین شرحہائے او تفسیر تبریزی است و مجسطی
شفا اما فروعِ ایں علم زیجہا است وعلم تقاویم اما علم احکام از
فروع علم طبعی است وخاصیتِ او تخمین است ومقصود ازو
استدلال است از اشکال کواکب بقیاس (با) یکدیگر وبقیاس درجۂ
وبروج برفیضان آں حوادثے کہ بحرکاتِ ایشاں فائض شود از احوالِ
ادوار عالم وملک وممالک وبلدان وموالید وتحاویل وتسابیر
واختیارات ومسائل ومشتمل است بدانچہ برشمردیم۔ تصانیف
ابومعشر بلخی واحمد عبدالجلیل سنجری وابوریحان بیرونی وکوشیار
جبلی پس منجم باید کہ مردے بود زکی النفس زکی الخلق رضی الخلق و
کوتُ عنہ وجنول وکہانت از شرائطِ ایں باب است واز لوازم ایں
صناعت (و) منجم کہ احکام خواہد گفت باید کہ سہم الغیب در طالع
دارد یا بجائے نیک از طالع و خداوند خانہ سہم الغیب مسعود
ودر موضعے محمود تا آنچہ گوید از احکام بصواب نزدیک باشد
از شرائط منجم یکے آنست کہ مجمل الاصول کوشیار یاد دارد وکار فرما
پیوستہ مطالعہ میکند و قانون مسعودی وجامع شاہی می نگرد تا
معلومات ومسموعاتِ او تازہ ماند +

ابوریحاں وکوشیار منجمین کے نام ہیں + سہم الغیب۔ اصطلاح نجوم +

حکایت

یعقوب اسحٰق کندی یہودی بود اما فیلسوفِ زمانۂ خویش
بود و حکیمِ روزگارِ خود و بخدمت مامون او را قرابتے بود. روزے
پیش مامون در آمد و برزبر دست یکے از ائمۂ اسلام بنشست۔
آں امام گفت تو مردے ذمّی باشی چرا بر زبر ائمہ اسلام نشینی۔
یعقوب جواب داد کہ از برائے آنکہ آنچہ تو دانی من دانم و آنچہ
من دانم تو ندانی۔ آں امام او را بنجوم شناخت و از دیگر علمش
خبر نداشت گفت بر پارۂ کاغذ چیزے نویسم اگر تو بیرون آری
کہ چہ نبشتم ترا مسلم دارم پس گرو بستند از امام بردائی و از
یعقوب اسحٰق باستری و ساختی کہ ہزار دینار ارزیدی و بر در
سرائے ایستادہ بود پس دوات خواست و بر پارۂ کاغذ بنوشت
چیزے و در زیر نہالی خلیفہ بنہاد و گفت بیار یعقوب اسحٰق تختۂ
خاک خواست و برخاست و ارتفاع بگرفت و طالع درست کرد
و زائچہ بروئے تختۂ خاک برکشید و کواکب را تقویم کرد و در بروج
ثابت کرد و شرائط ضمیر بجائے آورد و گفت یا امیر المومنین
برآں کاغذ چیزے نبشتہ است کہ آں چیز اول نبات بودہ است و
آخر حیوان شدہ۔ مامون دست در زیر نہالی کرد و آں کاغذ برگرفت

ذمّی ۔ اہل کتاب جو اسلام کی پناہ میں ہو ●

وبیروں آورد آں امام نوشتہ بود بر آنجا کہ عصاے موسیٰ ۔ مامون عظیم تعجب
کرد وآں امام شگفتیہا نمود پس ردائے او ببستد و دو نیمہ کرد و پیش مامون
وگفت در پاستابہ کنم ایں سخن در بغداد فاش گشت و از بغداد بعراق
و خراسان سرایت کرد و منتشر گشت ۔ فقیہے از فقہا بلخ انانجا کہ
تعصب دانشمنداں بود کاردے برگرفت و درمیان کتاب بخوی نہاد
کہ بہ بغداد رود و بدرس یعقوب اسحٰق کندی شود و نجوم آغاز کند و
فرصت ہمی جوید ۔ بس ناگاہ ے او راکشد بریں ہمت منزل بمنزل ہے
کشید تا بہ بغداد رسید و بگرمابہ رفت و بیروں آمد و جامۂ پاکیزہ در
پوشید ۔ آں کتاب در آستیں نہادہ و روئے بسرائے یعقوب اسحٰق
آورد ۔ چوں بدر سرائے رسید مرکبہائے بسیار دید باساخت زر بدر
سرائے وے ایستادہ چہ از بنی ہاشم و چہ از معارف دیگر و مشاہیر
بغداد سر بزد و اندر شد و در حلقۂ پیش یعقوب در رفت و ثنا گفت ۔
وگفت ہے خواہم از علم نجوم بر مولانا چیزے خوانم یعقوب گفت
تو از جانبِ مشرق بکشتنِ من آمدۂ نہ بعلم نجوم خواندن ولیکن ازاں
پشیمان شوی و نجوم بخوانی و دراں علم بکمال رسی و در امتِ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم از منجمانِ بزرگ یکے تو باشی ۔ آں ہمہ بزرگاں کہ نشستہ
بودند ازاں سخن عجب داشتند و ابومعشر مقر آمد و کارد از میانِ کتاب
بیروں آورد و بشکست و بنید اخت و زانو خم داد و پانزدہ سال تعلیم کرد تا

خبی ۔ مٹھی میں چھپائی ہوئی چیز ۔ اصطلاح نجوم ۔ مقر آمدہ ۔ اقرار کرلیا ۔

علم نجوم رسید بداں درجہ کہ رسید +

حکایت

آوردہ اند کہ یمین الدولہ سلطان محمود بن ناصر الدین بشہر غزنیں
بربالائے کوشکے دہ چہار دری نشستہ بود بباغ ہزار درخت روئے
بالبوریحان کرد وگفت من ازیں چہار در از کدام در بیروں خواہم رفت
حکم کُن واختیار آں بر پارۂ کاغذ بنویس و در زیر نہالی من نہ وایں
ہر چہار در راہ گزر داشت۔ البوریحان اسطرلاب خواست وارتفاع
بگرفت وطالع درست کرد وساعتے اندیشہ نمود و بر پارۂ کاغذ بنوشت
و در زیر نہالی نہاد۔ محمود گفت حکم کردی گفت کردم محمود بفرمود تا
کنندۂ وتیشہ وبیل آوردند بر دیوارے کہ بجانب مشرق است۔
درے پنجمیں بکنند وازاں در بیروں رفت وگفت آں کاغذ پارہ
بیاوردند۔ البوریحان بر وے نوشتہ بود کہ ازیں چہار در ہیچ بیروں
نشود بر دیوار مشرق درے کنند وازاں در بیروں شود۔ محمود
چوں بخواندہ طیرہ گشت گفت اورا بمیان سرائے فرو اندازند۔
چناں کردند مگر بابام میانگیں دامے بستہ بود۔ بوریحان برآں دام
آمد ودام بدرید وآہستہ برزمین فرود آمد۔ چنانکہ بر وے افگار نشد
محمود گفت اورا برآرید۔ برآوردند۔ گفت بالبوریحان ازیں حال باطلہ

اسطرلاب۔ نجوم کا ایک آلہ + ارتفاع گرفت۔ زائچہ لگایا + یہ بھی اصطلاح نجوم ہے۔

ندانسته بودی ـ گفت اے خداوند دانسته بودم. گفت دلیل کو
غلام را آواز داد و تقویم از غلام بستد و تحویل خویش انسپاین
تقویم بیروں کرد ـ در احکامِ آں روز نوشته بود که مرا از جائے
بلند بیندازند ولیکن بسلامت بزمین آیم و تندرست برخیزم ـ
ایں سخن نیز موافق رائے محمود نیامد طیره برگشت گفت او را
بقلعه برید و باز دارید ـ او را بقلعه غزنیں باز داشتند و شش
ماه دراں حبس بماند +

حکایت

آورده اند که دریں شش ماه کس حدیث بوریحان پیش محمود
نیارست کرد و از غلامانِ او یک غلام نامزد بود که او را خدمت
همے کرد و بحاجت او بیروں همے شد و در می آمد روزے ایں
غلام بسر مرغزار غزنیں می گذشت فال گوئے او را بخواند و
گفت در طالع تو چند سخن گفتنی همی بینم بدیه بده تا ترا بگویم غلام درمے دو
بدو داد فال گوئے گفت عزیزے از آں تو در رنجے است از امروز تا سه
روز دیگر از اں رنج خلاص یابد و خلعت و تشریف پوشد و باز عزیز و
مکرم گردد ـ غلامک همے رفت تا بقلعه و بر سبیل بشارت آں
حادثه با خواجه بگفت بوریحان را خنده آمد و گفت اے ابله ندانی که
بچناں جایها نباید ایستاد ـ دو درم بباد دادی ـ گویند خواجه بزرگ

حدیث ـ بات ـ تذکره +

احمد حسن میمندی دریں شش ماہ فرصت بے طلبید تا حدیث
بوریحاں بگوید آخر درشکارگاہِ سلطان را خوش طبع یافت سخن
را گرد حال گرداں ہمی آورد. تا بعلمِ نجوم آنگاہ گفت بیچارہ بوریحاں
کہ چناں دو حکم بداں نیکوئی بکرد و بدلِ خلعت و تشریف بند
و زندان یافت۔ محمود گفت۔ خواجہ بداند کہ من دانستہ ام و
میگویند ایں مرد را در عالم نظیر نیست۔ مگر بوعلی سینا۔ لیکن
ہر دو حکمش برخلاف رائے من بود و بادشاہاں چوں کودکِ خُرد
باشند سخن بر وفقِ رائے ایشاں باید گفت تا از ایشاں بہرہ مند
باشند۔ آں روز کہ آں دو حکم بکرد۔ اگر ازاں حکمِ او یکے خطا شدے
بہ افتادے او را۔ فردا بفرمائے تا او را بیروں آرند و اسپ و
ساخت زر و جبۂ ملکی و دستار قصب دہند و ہزار دینار و
غلامے و کنیزکے۔ پس ہماں روز کہ فال گوئے گفتہ بود۔ بوریحان
را بیروں آوردند و ایں تشریف بدیں نسخت بوے رسید و سلطان
ازو عذر خواست و گفت یا ابوریحان اگر خواہی کہ از من برخوردار
باشی۔ سخن بر مرادِ من بگوے نہ بر سلطنتِ علمِ خویش۔ بوریحان
ازاں پس سیرت بگردانید۔ و ایں یکے از شرائطِ خدمتِ بادشاہ آست
در حق و باطل با او باید بودن و بر وفق کار او را تقریر باید کرد۔ اما
چوں بوریحان بخانہ رفت و افاضل بہ تہنیتِ او آمدند حدیثِ فال

قصب۔ ریشم ٭ نسخت۔ ترکیب ٭ تہنیت۔ مبارکباد ٭

گوئے بایشاں گفت عجب داشتند کس فرستادند و فال گوئے را بخواندند سخت لاعلم بود ہیچ چیزے نمی دانست بوریحان گفت طالع مولود داری گفت دارم۔ طالع مولود بیاوردند۔ و بوریحان بنگریست۔ سہم الغیب بر حاق درجۂ طالعش افتادہ بود تا ہر چہ میگفت اگرچہ برعمیا مے گفت بصواب نزدیک بود ✦

حکایت

این بندہ را عجوزۂ بود و ولادتِ او در بیست و ہشتم صفر سنہ احدے عشرہ و خمسمایۃ بود و ماہ با آفتاب بود و میانِ ایشاں ہیچ بُعدے نبود۔ پس سہم السعادۃ و سہم الغیب بدیں علت ہر دو بر درجۂ طالع افتادہ بودند و چوں سِن او بہ پانزدہ کشید او را علم نجوم بیاموختم و دراں بارہ چناں شد کہ سوالہائے مشکل ازیں علم جواب ہمی گفت و احکام او بصواب عظیم نزدیک ہمے آمد و مخدّرات روئے بوے نہادند و سوال ہمے کردند و ہر چہ گفت بیشتر با قضا برابر افتاد۔ تا یک روز پیر زنے بر او آمد و گفت پسرے از آنِ من چہار سال است تا بسفر است و از وے ہیچ خبر ندارم نہ از حیات و نہ از ممات۔ بنگر تا از زندگان است یا از مردگان آنجا کہ ہست مرا از حالِ او آگاہ کن۔ منجمّ برخاست و ارتفاع بگرفت و درجۂ طالع درست کرد و

عمیا۔ کورانہ۔ اندھا دھند ✦ عجوزہ۔ بوڑھی عورت ✦ مخدرات۔ پردہ نشین ✦

زائچہ برکشیدہ وکواکب ثابت کرد ونخستین سخن این بگفت کہ پسر تو باز آمدہ پیرزن طیرہ شد وگفت اے فرزند آمدن اورا امید نے دارم۔ ہمیں قدر بگو کہ زندہ است یا مُردہ۔ گفت مے گویم کہ پسرت آمد۔ برو اگر نیامدہ باشد آ تا بگویم کہ چوں است پیرزن بخانہ شد پسر آمدہ بود و بار از وماز گوش فرو می گرفت۔ پسر را در کنار گرفت و دو مقنعہ برگرفت ونزدیک او آورد وگفت راست گفتی پسر من آمد و با ہدیۂ دُعا نیکو کرد اوراآں شب چوں بخانہ رسیدم و ایں خبر بشنیدم از وے سوال کردم کہ بچہ دلیل گفتی واز کدام خانہ حکم کردی۔ گفت بدینہا نرسیدہ بودم اما چوں صورت طالع تمام کردم مگسے درآمد و بر حرف درجہ طالع نشست بدیں علت بر باطن من چناں روئے نمود کہ ایں پسر رسید و چوں بگفتم و مادر او استقصا کرد آمدن او بر من چناں محقق گشت کہ گوئی مے بینم کہ بار از خر فرو میگیرد و مرا معلوم شد کہ آں سہم الغیب بر درجہ طالع ہمے کند و ایں جز از انجا نیست ٭

حکایت

محمود داودی پسر ابوالقاسم داؤدی عظیم معتوہ بود بلکہ مجنوں واز علم نجوم بیشتر حظے نداشت واز اعمال نجوم مولود گری دانستے و

مقنعہ۔ اوڑھنی ٭ استقصا۔ غور و خوض۔ کھود کھود کر بات پوچھنا ٭ معتوہ۔ چلاہوا۔ دیوانہ

در تقویمش اشکال بود که هست یا نه و خدمتِ امیر داد ابوبکر بن مسعود
کردے به پنج دیه اما احکامِ بیشتر قریبِ صواب بودے و در دیوانگی
تا بدرجه بود که خداوندِ من ملک الجبال امیر داد را جفتے سگِ غوری
فرستاده بود سخت بزرگ و مهیب او باختیار خویش با آں هر دو
سگ جنگ کرد و از ایشاں بسلامت بجست و بعد از آں بسالها
روزی ببازارِ عطاراں بر دکانِ مقری حداد طبیب با جماعتے از
اہلِ فضل نشسته بودیم و از ہر جنس سخن ہمے رفت مگر بر لفظ یکے
از آں افاضل برفت که بزرگ مرد که ابوعلی سینا بوده است او را
دیدم که درخشم شد و رگہائے گردن از جائے برخاست و ستبر شد و
ہمه اماراتِ غضب بروے پدید آمد و گفت اے فلاں بوعلی سینا
که بوده است من ہزار چنداں بوعلی ام که ہرگز بوعلی با گربه جنگ
نه کرد و من پیشِ امیر داد با دو سگ غوری جنگ کردم. مرا آں روز
معلوم گشت که او دیوانه است. اما بایں دیوانگی دیدم که در سنه ثمان
و خمسمایه که سلطان سنجر بدشت خوزان فرود آمد و رغبتے بماوراء النهر
داشت بحرب محمد خاں امیر داد سلطان را در پنجده میزبانی کرد عظیم
شگرف. روز سوم بکنارِ رود آمد و در کشتی نشست و نشاط شکار
ماہی کرد و در کشتی داؤدی را پیش خواند تا از آں جنس سخن دیوانگانه
ہمے گفت و او ہمے خندید و امیر را صریح دشنام دادے. یک

امارات. علامات + شگرف. تعجب +

باد ے سلطان داوذی راگفت حکم کن کہ ایں ماہی کہ ایں بار بگیرم بجیند
من بود. گفت شست برکش. سلطان شست برکشید او ارتفاع
بگرفت و ساعتے بایستاد و گفت اکنوں دراندار. سلطان شست
درانداخت گفت حکم میکنم کہ ایں برکشی پنج من بود. امیر داد گفت
اے جوانمرد دریں رود ماہی پنج منی از کجا باشد. داوذی گفت خاموش
باش تو چہ دانی. امیر داد خاموش شد. ترسید کہ اگر استقصا کند دشنام
دہد چوں ساعتے بود شست گراں شدہ. اما آنکہ صیدے درافتادہ
است ظاہر شد سلطان شست برکشید ماہی سخت بزرگ درافتادہ
بود چنانکہ برکشیدند شش من بود. ہمہ در تعجب بماندند و سلطان
عالم شگفتیہا نمود والحق جائے شگفتی بود. گفت داوذی چہ خواہی
خدمت کرد و گفت اے بادشاہ روئے زمین جوشنے خواہم و سپرے
و نیزہ تا بہ باوردی جنگ کنم و ایں باوردی سرہنگے بود ملازم مدسرائے
سیر دلو. داوذی را با وے تعصب بود بسبب لقب کہ او را شجاع
الملک مے نوشتند و داوذی را شجاع الحکماء و داوذی مضایقت
مے کرد کہ او را چرا شجاع مے نویسند و آنرا امیر داد دیدالستہ بود و
پیوستہ داوذی را باو درانداختے و آں مرد مسلمان در دست او
درماندہ فی الجملہ دیوانگی نمود داوذی ہیچ اشکالے نبود و ایں
فصل بداں آوردم تا بادشاہ را معلوم باشد کہ در احکام بخوان و
عتہ از شرائط آں باب است +

مضایقت ۔ لاپرواہی + عتہ ۔ دیوانگی +

حکایت

حکیم موصلی از طبقہ منجماں بود در نشاپور و خدمت خواجۂ بزرگ نظام الملک طوسی کردے و در مہمات خواجہ با او مشورت کردے و رائے و تدبیر او خواستے موصلی را چوں سال برآمد و فتور قوی ظاہر شدن گرفت و استرخاء بدن پدید آمد و نیز سفرہائے دراز نتوانست کرد۔ از خواجہ استعفا خواست تا بنشاپور شود و بنشیند و ہر سالے تقویمے و تحویلے مے فرستد و خواجہ در دامن عمر و لبقایائے زندگانی بود۔ گفت تسییر براں و بنگر کہ انحلال طبیعت من کے خواہد بود و آں قضاء لابد و حکم ناگزیر در کدام تاریخ نزول خواہد کرد و حکیم موصلی گفت بعد از وفات من بشش ماہ خواجہ اسباب ترفیہ او لبفرزود موصلی بنشاپور شد و مرفہ بنشست و ہر سال تقویم و تحویل مے فرستاد اما ہر گاہ کہ کسے از نشاپور بخواجہ رسیدے نخست ایں پرسیدے کہ موصلی چوں است و تا خبر سلامت و حیات وے می یافت خوش طبع و خوش دل ہمے بود تا در سنۂ خمس وثمانین و اربعمایتہ آیندہ از نشاپور در رسید و خواجہ از موصلی پرسید آنکس خدمت کرد و گفت۔ صدر اسلام وارث اعمار باد موصلی کالبد خالی کرد و گفت کے گفت نیمہ ماہ ربیع الاوّل جان بصدر اسلام داد۔ خواجہ عظیم رنجور دل شد و بیدار گشت و بکار خود باز نگریست و اوقات را

استرخاء۔ کھوکھلا ہونا۔ ڈھیلا ہونا + انحلال۔ گھلی جانا +

سجل کرد و اورادات را توقیع کرد و صیت نامه بنوشت و بند گشفی که
دل فارغی حاصل کرده بودند آزاد کرد و قرضی که داشت بگزارد و آنجاکه
دست رسید خوشنود کرد و خصمان را بحلی خواست و کار را منتظر بنشست
تا کر رمضان اندر در آمد و ببغداد بر دست آں جماعت شهید شد۔
اَنَارَ اللّٰہُ بُرْھَانَہٗ وَ وَسَّعَ عَلَیْہِ رِضْوَانَہٗ اما چوں طالع مولود رصدی
وکد خدائی و هیلاج درست بود و منجم حاذق و فاضل آں حکیم ہر آئینہ
راست آمد وَ ھُوَ اَعْلَمُ ٭

حکایت

در سنہ ست وخمسمایۃ بشہر بلخ در کوئے بردہ فروشاں در سرائے
امیر ابو سعد جرہ خواجہ امام عمر خیامی و خواجہ امام مظفر اسفزاری نزول کردہ
بودند و من بداں خدمت پیوستہ بودم در میان مجلس عشرت از حجۃ الحق
عمر شنیدم کہ او گفت گور من در موضعی باشد کہ ہر بہاری شمال بر من
گل افشاں می کند مرا ایں سخن مستحیل نمود و دانستم کہ چنونی گزاف نگوید
چوں در سنہ ثلثین نیشاپور رسیدم ۔ چہار (چنداں) سال بود تا آں
بزرگ روئے در نقاب خاک کشیدہ بود و عالم سفلی ازو یتیم ماندہ و او را
بر من حق استادی بود آدینہ بزیارت او رفتم و یکے را با خود بردم کہ
خاک او بمن نماید ۔ مرا بگورستان حیرہ بیروں آوردہ بر دست چپ

سجل ۔ چک ٭ اورادات ۔ وظیفہ ٭ ہیلاج ۔ جمع ہیالج ۔ زائچہ ۔ تقویم ٭

گشتم در پائین دیوار باغے خاک او دیدم نهاده و درختانِ امرود و زردآلو سر ازاں باغ بیروں کرده و چنداں برگ شگوفه بر خاکِ او ریخته بود که خاکِ او در زیر گل نهاں شده بود و مرا یاد آمد آں حکایت که بشهر بلخ ازو شنیده بودم گریه بر من افتاد که در بسیطِ عالم و اقطار ربع مسکون او را هیچ جائے نظیرے ندیدم ایزد تبارک و تعالیٰ جائے او در جنان کناد بمنّه و کرمه ٭

حکایت

اگرچه حکم حجة الحق عمر بدیدم امّا ندیدم او را در احکام نجوم هیچ اعتقادے و از بزرگاں هیچکس ندیدم و نشنیدم که در احکام اعتقادے داشت در زمستان سن ثمان و خمسمایة بشهر مرو سلطان کس فرستاد بخواجه بزرگ صدر الدین محمّد بن المظفر رحمة الله که خواجه امام عمر را بگوئے تا اختیارے کند که بشکار رویم که اندراں چند روز برف و باراں نباید و خواجه امام عمر در صحبت خواجه بود و در سرائے او فرود آمدے خواجه کس فرستاد و او را بخواند و ماجرا باوے بگفت برفت و دو روز دراں کرد و اختیار نیکو کرد و خود برفت و باختیار سلطان را برنشاند و چوں سلطان برنشست و یک بانگ زمین برفت ابر درکشید و باد برخاست و برف و دمه درایستاد خندها کردند سلطان خواست که باز گردد خواجه امام گفت

مستحیل - ناممکن ٭ گزاف - بڑی گپ ٭

پادشاه دل فارغ دار که همیں ساعت ابر باز شود و دریں پنج روز هیچ نم نباشد سلطان براند و ابر باز شد و دراں پنج روز هیچ نم نبود و کس ابر ندید. احکام نجوم اگرچه صنعتے معروف است اعتماد را نشاید باید که منجم دراں اعتماد ورے نکند و هر حکم که کند حواله با قضا کند ۔

حکایت

بر پادشاه واجب است که هر جا رود ندیم و خدمتگار که دارد او را بیازماید اگر شرع را معتقد بود و بفرائض و سنن آں قیام کند و اقبال نماید ورا قریب و عزیز گرداند و اعتماد کند و اگر برخلاف ایں بود او را مهجور گرداند و حواشی مجلس خود را از سایهٔ او محفوظ دارد که هر که در دین خدائے عز و جل و شریعت محمد مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم اعتقاد ندارد او را هیچکس اعتقاد نبود و شوم باشد بر خویشتن و بر مخدوم در اوائل ملک سلطان غیاث الدنیا والدین محمد بن ملک شاه قسیم امیر المؤمنین نور الله تربته ملک عرب صدقه عصیان آورد و گردن از ربقهٔ طاعت بکشید و با پنجاه هزار مرد عرب از حلّه روئے ببغداد نهاد. امیر المؤمنین المستظهر بالله نامه در نامه و پیک در پیک روان کرده بود باصفهان و سلطان را همے خواند و سلطان از منجماں اختیار همی خواست. هیچ اختیارے نبود و صاحب طالع سلطان راجع بود. گفتند اے خداوند اختیارے نمے یابیم. گفت بجوئید و تشدید کرد

سنن. جمع سنت. طریقه ◆ حواشی. جمع حاشیه. کناره ◆ ربقه. بند رسن ◆

وزل تنگی نمود منجمان بگریختند غزنوی بود که در کوئے گنبد دکانی داشت وفال گوئی کردے وزناں براو شدندے وتعویذ دوستی نوشتے علم او خورے نداشت بآشنائی غلامے از آنِ سلطان خویشتن را پیش سلطان انداخت وگفت که من اختیار کنم بداں اختیار برود اگر مظفر نشوی مرا گردن بزن حالے سلطان خوش دل گشت وباختیار او برنشست ودویست دینار نشاپوری بوے داد وبرفت وبا صدقه مصاف کرد ولشکر را بشکست وصدقه رابگرفت وبکشت وچوں مظفر ومنصور باصفهان باز آمد فال گوئی را بنواخت وتشریف گراں داد وقریب گردانید و منجماں را بخواند گفت شما اختیار نکردید ایں غزنوی اختیار کرد۔ و برفتیم وخدائے عزّوجل راست آورد وچرا چنیں کردید همانا صدقه شما را رشوت فرستاده بود که اختیارے نه کنید همه در خاک افتادند۔ و بنالیدند وگفتند بداں اختیار هیچ منجم راضی نبود واگر خواهد بنویسد وبخراساں فرستند تا خواجه امام عمر خیامی چه گوید سلطان دانست که بیچارگاں راست میگویند از ندماءِ خویش فاضلی را بخواند وگفت فردا بخانهٔ خویش شراب خور ومنجم غزنوی را بخواں واو را شراب ده و درغایت مستی ازو بپرس که ایں اختیار که تو کردی نیکو نبود ومنجماں آں را عیبها همے کنند سِرّ ایں مرا بگوئے۔ آں ندیم چناں بکرد ودرمستی ازوے بپرسید غزنوی گفت من دانستم که از دو بیروں نباشد یا آں لشکر شکسته

راجع - لوٹنے والا ۔ غور - سوچ - گہرائی ۔ ندما - جمع ندیم - صاحب - دوست ۔

شود با این لشکر اگر آں لشکر شکسته شود تشریف یابم واگر ایں لشکر شکسته
شود که بمن پرداند پس دیگر روز ندیم با سلطان بگفت سلطان بفرمود
تا کاهن غزنوی را اخراج کردند و گفت ایں چنیں کس کہ اورا در حق
مسلمانان ایں اعتقاد باشد شوم باشد ومنجمان خویش را بخواند و بر ایشاں
اعتماد کرد و گفت من خود آں کاهن را دشمن داشتم کہ یک نماز بکرد
و ہر کہ شرع را نشاید ما را ہم نشاید ۰

حکایت

در شهور سنه سبع واربعین وخمسمایة میانِ سلطان عالم سنجر بن ملک شاه
وخداوند سلطان علاؤ الدنیا والدین مصاف افتاد بدراوبه ومصاف غور
شکسته شد وخداوند سلطان مشرق خلد الله ملکه گرفتار گشت وخداوندزاده ملک عالم عادل شمس
الدولة والدین محمد بن مسعود گرفتار شد بد بمت امیر اسفهسالار برنقش هروه وپنجاه هزار دینار قرار افتاد
که کس او بحضرت بامیاں رود واستحثاث آں مال کند وچوں مال بهری رسد
آں خداوندزاده را اطلاق کنند واز جانب سلطان عالم او خود مطلق بود
و او وقت حرکت کردن از هری تشریف نامزد کرده بود من بنده دریں حال
بداں خدمت رسیدم روزے در غایت دلتنگی به بنده اشارت فرمود
کہ آغاز ایں کشاکش کے خواہد بود وایں حمل کے برسد آں روز بدیں اختیار
الطالع گرفتم طالع برکشیدم و مجهود بجاے آوردم سوم روز آں سعل

اخراج کردند۔ نکال دیے ۰ استحثاث۔ سمیٹنا۔ اکسانا ۰ مجهود بجاے آوردم
کوشش کام میں لایا

را دلیل کشائش بود دیگر روز بیامدم و گفتم فردا نماز پیشیں کس رسد. آں پادشاهزاده همه روز دریں اندیشه بود. دیگر روز بخدمت رفتم گفت امروز وعدهٔ است گفتم آرے تا نماز پیشیں هم دراں خدمت بایستادم چوں بانگ نماز برآمد از سر ضجرت گفت وعدی که نماز پیشیں رسید و خبرے نرسید آں پادشاهزاده دریں بود که قاصدے در رسید و ایں بشارت داد که حمل آوردند پنجاه هزار دینار و گویند و چیزہائے دیگر عزالدین محمود حاجی که خدائے خداوندزاده حسام الدولة والدین صاحب حمل است و دیگر روز خداوندزاده شمس الدولة والدین خلعت سلطان عالم بپوشید و مطلق شد و برتوده ترین حالی روی بمقر عز خویش نهاد و هر روز کارها بمزیدت است و بر زیادت باد و دریں شبها بود که بنده را بنواخت و گفت نظامی یاد داری که بهری آں حکم کردی و چناں راست بازآمد خواستم که دهان تو پر زر کنم آنجا زر نداشتم اینجا زر دارم زر بخواست و دهان من دو بار پر زر کرد و گفت بسے نے واند آستیں باز دار آستیں باز داشتم پر زر کرد. ایزد تبارک و تعالی هر روز ایں دولت را بزیادت کناد و ایں دو خداوندزاده را بخداوند ملک معظم ارزانی دارد بمنه و کرمه ٭

مقالهٔ چهارم

در علمِ طب و هدایتِ طبیب

طب صناعتے است که بداں صناعت صحت در بدن انسان نگاه دا

وچوں زائل شود باز آرند وبیار رایند او را بدرازئ موئے وپاکئ روئے
وخوشئ بوئے وکشادگی اما طبیب باید کہ رقیق الخلق حکیم النفس جید الحدس باشد
وحدس حرکتے باشد کہ نفس را بود در آرا صائبہ اعنی کہ سرعت انتقالی بود از معلوم
بمجہول وہر طبیب کہ شرف نفس انسان نشناسد رقیق الخلق نبود وتا منطق نہ
داند حکیم النفس نبود وتا مؤید نبود بتائید الہٰی جید الحدس نبود ہر کہ جید الحدس نبود
بمعرفت علت نہ رسد زیراکہ دلیل از نبض مے باید گرفت ونبض را حرکت انقباض
وانبساط است وسکونے کہ میان این دو حرکت افتد ومیان اطبا خلاف است
گروہے گفتہ اند کہ حرکت انقباض را بجس نشاید اندریافتن اما افضل المتاخرین حجۃ
الحق الحسین بن عبد اللہ بن سینا در کتاب قانون مے گوید حرکت انقباض را
در توان یافتن بدشواری اندر تنہائے کم گوشت و آنگہ نبض دہ جنس است
وہر یکے ازو متنوع شود بسہ نوع دو طرفین بود ویکے اعتدال او تا تائید الہٰی
باستصحاب او ہمراہ نبود فکرت مصیب نتواند بود وتفسرہ را نیز ہمچنان الوان
ورسوب او نگاہ داشتن واز ہر لونے بر حالتے دلیل گرفتن نہ کارے خرد است
این ہمہ دلائل بتائید الہٰی ودولت پادشاہی مفتقر اند واین معنی است کہ ما
او را بعبارات حدس یاد کردہ ایم وتا طبیب منطق نداند وجنس طبع نشناسد و
درمیان فصل وخاصہ وعرض فرق نتواند کردہ علت نشناسد و
چوں علت نشناسد در علاج مصیب نتواند بود وما اینجا مثلے بزنیم تا معلوم
شود کہ چنین است کہ ہمی گوئیم مرض جنس آید وتپ وصداع وزکام وسرسام
وحصبہ ویرقان نوع وہر یکے بفصلے از یک دیگر جدا شوند واز ین ہر یکے باز

حدس - دانائی - فراست + آرا - جمع رائے + صائبہ - درست + رقیق - نرم + انقباض - گرفتگی +
مصیب - سچا + تفسرہ - پیشاب + رسوب - میل + مفتقر - محتاج +

جنس شوند مثلاً تپ جنس است و حمٰی یوم و غب و شطر الغب و ربع انواع و هر یکے بفصلے ذاتی از یکدیگر جدا شوند چنانکہ حمٰی یوم جدا شود از دیگر تپہا بدانکہ درازترین مدتِ او یک شباں روز بود و درد و تکسّر و گرانی و کاہلی و درد نباشد و تپ مطبقہ جدا شود از دیگر تپہا بدانکہ چوں بگیرد تا چند روز باز نشود و تپ غب جدا شود از دیگر تپہا بدانکہ روزے بیاید و دیگر روز نیاید و تپ شطر الغب جدا شود از دیگر تپہا بدانکہ یک روز سخت تر آید و درنگش کمتر باشد و یک روز آہستہ تر آید و درنگش درازتر بود و تپ ربع جدا شود از دیگر تپہا بداں کہ روزے بیاید و دیگر روز نیاید و سوم نیاید و چہارم بیاید و ایں ہر یکے باز جنس شوند و ایشاں را انواع پدید آید۔ چوں طبیب منطق داند و حاذق باشد و بداند کہ کدام تپ است و مادہ آں تپ چیست مرکب است یا مفرد زود بمعالجت مشغول شود و اگر در شناختن علّت درماند بخدائے عزّ و جلّ باز گردد و از و استعانت خواہد و اگر در علاج فرو ماند ہم بخدائے باز گردد و از و مدد خواہد کہ بازگشت ہمہ بدوست۔

حکایت

در سنۂ اثنی عشرۃ و خمسمائۃ در بازار عطاراں نشاپور بر دکان محمد بن محمد منجم طبیب از خواجہ امام ابوبکر دقاق شنیدم کہ او گفت در سنۂ

تکسّر۔ اعضا شکنی۔ مادّہ۔ وجہ۔

اثنتین وخمسمایۃ یکے از مشاہیر نشاپور را قولنج بگرفت ومرا بخواندند
وبمعالجت مشغول شدم وآنچہ دریں باب فراز آمد بجائے آوردم البتہ
شفا روئے ننمود وسہ روز براں برآمد نماز شام باز گشتم ناامید برآنکہ
نیم شب بیمار درگزرد دریں رنج بخفتم۔ صبحدم بیدار گشتم وشک نہ
کردم کہ درگزشتہ بود ببام برشدم وروئے بداں جانب آوردم و
نیوشہ کردم ہیچ آوازے نشنیدم کہ برگزشتن او دلیل بودے سورۂ
فاتحہ بخواندم ازاں جانب بدمیدم وگفتم الٰہی وسیدی ومولائی تو
گفتہ درکلام مبرم وکتاب محکم وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وتحسر ہمی خوردم کہ جوان بود و
منعم ومتنعم وکام انجامے تمام داشت پس وضو ساختم و بمصلے
شدم وسنت بگذاردم یکے درسرائے بزد نگاہ کردم کس او بود بشارت
داد کہ بکشائے گفتم چہ شد گفت ایں ساعت راحت یافت دانستم کہ
برکات فاتحۃ الکتاب بودہ است وایں شربت از دارو خانۂ ربانی رفتہ
است وایں مرا تجربہ شد وبسیار جاہا ایں شربت دردادم ہمہ موافق
افتاد وشفا بحاصل آمد۔ پس طبیب باید کہ نیکو اعتقاد بود وامر ونہی
شرع را معظم دارد۔ از علم طب باید کہ فصول بقراط ومسائل حنین
اسحق ومرشد محمد ذکریا رازی وشرح نیلی کہ ایں مجملات را کردہ است
بدست آرد ومطالعت ہمے کند بعد ازاں کہ بر استادے مشفق خواند

نیوشہ کردن۔ سننا۔ مبرم۔ اٹل۔ تحسر۔ حسرت۔

باشد واز کتبِ وسط ذخیرۂ ثابت قرّہ یا منصوری محمد زکریا رازی یا
ہدایہ ابوبکر اجوینی یا کفایہ احمد فرج یا اغراض سید اسمٰعیل جرجانی
باستقصاء تمام بر استادے مشفق خواند پس از کتبِ بسائط یکے
بدست آرد چوں ستہ عشر جالینوس یا حاوی محمد زکریا یا کامل الصناعۃ
یا صد باب بوسہل مسیحی یا قانون بوعلی سینا یا ذخیرۂ خوارزم شاہی و
بوقتِ فراغت مطالعہ ہمے کند و اگر خواہد کہ ازیں ہمہ مستغنی باشد۔
بقانون کفایت کند۔ سیدِ کونین و پیشوائے ثقلین میفرماید کُلُّ الصَّیْدِ
فِیْ جَوْفِ الْفَرَا ہمہ شکارہا در شکم گورخراست ایں ہمہ کہ گفتم در
قانون یافتہ شود۔ یا بسیارے از زوائد و ہر کرا مجلدِ اوّل از قانون معلوم
باشد از اصولِ علمِ طب و کلیات او ہیچ بر و پوشیدہ نماند زیراکہ اگر
بقراط و جالینوس زندہ شود روا بود کہ پیش ایں کتاب سجدہ کنند و عجبے
شنیدم کہ یکے دریں کتاب بر بوعلی اعتراض کرد و ازاں معترضات کتابے
ساخت و اصلاح قانون نام کرد گوئی در ہر دو می نگرم کہ مصنف چہ
معتوہ مردے باشد و مصنف چہ مکروہ کتابے۔ چرا کسے را بر بزرگی
اعتراض باید کرد کہ تصنیفے ازاں او بدست گیرد و مسئلۂ نخستیں برو مشکل
باشد چہار ہزار سال بود تا حکمائے اوائل جانہا گداختند و روانہا در باختند تا علم حکمت
را بجائے فرود آرند۔ نتوانستند تا بعد ازیں مدت حکیمِ مطلق و فیلسوف
اعظم ارسطاطالیس ایں نقد را بقسطاس منطق بسخت و بمحک حدود نقد
کرد و بمکیال قیاس پیمود تا شک و ریب ازو برخاست و منقح و محقق

گشت وبعد ازو درین ہزار و پانصد سال ہیچ فیلسوف بکنہ سخن او نرسید و بر جادۂ سیاقت او نگذشت الّا افضل المتاخرین حکیم المشرق حجۃ الحق علی الخلق ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن سینا و ہرکہ برین دو بزرگ اعتراض کرد خویشتن را از زمرۂ اہل خرد بیرون آورد و در سلک اہل جنون ترتیب داد و در جملہ اہل عتہ جلوہ کرد ایزد تبارک وتعالیٰ ما را ازین ہفوات و شہوات نگاہ داراد۔ باید کہ ازین کتب صغار کہ استاد مجرب تصنیف کردہ ہر یکے پیوستہ با خویشتن دارد چون تحفۃ الملوک محمد بن ذکریا و کفایۂ ابن مندویۂ اصفہانی و تدارک انواع الخطائی التدبیر الطبی ابو علی و خفی علائی و یادگار سید اسمٰعیل جرجانی زیرا کہ بر حافظہ اعتماد نیست کہ در آخر مؤخر دماغ باشد کہ دیر تر در عمل آید این مکتوب او را معین باشد پس ہر پادشاہ کہ طبیب اختیار کند این شرائط کہ بر شمردیم باید کہ اندر یافتہ باشد کہ نہ بس سہل کاریست جان و عمر خویش بدست ہر جاہل دادن و تدبیر جان خود در کنار ہر غافل نہادن ۔

حکایت

بختیشوع یکے از نصارائے بغداد بود۔ طبیبے حاذق و مشفق صادق بود و مرتب بخدمت مامون مگر از بنی ہاشم از اقرباء مامون یکے را اسہال افتاد۔ مامون با ایشان قریب و بستگی تمام بود۔ بختیشوع را بفرستاد تا معالجت او بکند۔ او برپائے خاست و جان بر میان بست از جہت

برپائے خاست۔ آمادہ ہوگیا ۔

مامون و بانواع معالجت کرد. ہیچ سود نداشت و از نوادہ معالجت
آنچہ یاد داشت مکرد. البتہ فائدہ نہ کرد و کار از دست بشد و ایں مامون
خجل می بود مامون بجاے آورد کہ بختیشوع خجل ہیماند گفت یا بختیشوع
خجل مباش تو جہد خویش و بندگی خویش بجاے آوردی مگر خداے
عز و جل نمی خواہد بقضا رضادہ کہ ما دادیم۔ بختیشوع چوں مامون را
مایوس دید گفت یک معالجت دیگر ماندہ است باقبال امیر المومنین
بکنم اگرچہ مخاطرہ است امّا باشد کہ باری تعالیٰ راست آرد و بیمار
ہر روز پنجاہ شصت بار مے نشست پس مسہل بساخت و بہ بیمار
داد۔ آں روز کہ مسہل خورد زیادت شد دیگر روز باز ایستاد۔ اطبا از و
سوال کردند کہ ایں چہ مخاطرہ بود کہ تو کردی۔ جواب داد کہ مادہ ایں
اسہال از دماغ بود و تا از دماغ فرو نیامدے ایں اسہال منقطع نہ
گشتے و من ترسیدم کہ اگر مسہل دہم نباید کہ قوت باسہال و خانہ
کند چوں دل برگرفتند گفتند آخر در مسہل اُمید است و در نادادن
ہیچ امید نہ۔ بدادم و توکل برخداے کردم کہ او توانا است و باری
تعالیٰ توفیق داد و نیکو شد و قیاس درست آمد۔ زیراکہ در مسہل
نادادن مرگ متوقع بود و در مسہل دادن مرگ و زندگانی ہر دو
متوقع بود۔ مسہل دادن اولیٰ تر دیدم •

مخاطرہ۔ خطرہ • معالجت۔ علاج •

حکایت

شیخ رئیس حجۃ الحق ابو علی سینا حکایت کرد اندر کتاب "مبدا
معاد" در آخر فصل امکان وجود امور نادرہ "عن ہذہ النفس ہمی
گوید کہ بمن رسید و بشنودم کہ حاضر شد طبیبے بمجلس یکے از ملوک
سامان و قبول او در انجا بدرجہ رسید کہ در حرم شدے و نبضِ
محرّمات و مخدّرات بگرفتے۔ روزے با ملک در حرم نشستہ بود
بجائے کہ ممکن نبود کہ ہیچ نرینہ آنجا توانستے رسید ملک خوردنی
خواست کنیزکاں خوردنی آوردند۔ کنیزکے خوانسالار بود خوان از
سر برگرفت و دوتا شد و بر زمین نہاد خواست کہ راست شود۔
نتوانست شد۔ ہمچناں بماند بسبب ریحے غلیظ کہ در مفاصل او
حادث شد۔ ملک روئے بطبیب کرد کہ در حال اورا معالجت
باید کرد۔ بہر وجہ کہ باشد و اینجا تدبیر طبعی را ہیچ وجہے نبود و
مجائے نداشت بہ سبب دُوری ادویہ روئے بہ تدبیر نفسانی کرد و
بفرمود تا مقنعہ از وے فرو کشیدند و مُوئے او برہنہ کردند تا
شرم دارد و حرکتے کند واو را آں حالت مستنکرہ آید کہ مجامع
سر و روئے او برہنہ باشد تغیر نہ گرفت دست بشنیع تر از آں
برد و بفرمود تا شلوارش فرو کشیدند شرم داشت و حرارتے در

محرّمات۔ جن سے نکاح حرام ہے ✦ مخدّرات۔ پردہ نشین ✦ مفاصل۔ جوڑ ✦

باطن او حادث شد چنانچہ آں ریح غلیظ را تحلیل کرد و او راست ایستاد و مستقیم و سلیم بازگشت۔ اگر طبیب حکیم و قادر نبودے و او را ایں استنباط نبودے و ازیں معالجت عاجز آمدے و چوں عاجز شدے از چشم پادشاہ بیفتادے۔ پس معرفتِ اشیائے طبیعی و تصور موجودات طبیعی ازیں باب است و ہو اعلم +

حکایت

ہم از ملوک آل سامان امیر منصور بن نوح بن نصر را عارضہ افتاد کہ مزمن گشت و بر جائے بماند و اطبا دراں معالجت عاجز آمدند امیر منصور کس فرستاد و محمد ذکریا رازی را بخواند بدیں معالجت او بیامد تا باموئے و چوں بکنار جیحوں رسید و جیحوں بدید گفت من در کشتی نہ نشینم قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ خدا تعالیٰ میگوید کہ خویشتن را بدست خویشتن در تہلکہ میندازید و نیز ہمانا کہ از حکمت نباشد باختیار در چنیں مہلکہ نشستن تا کس امیر بہ بخارا رفت و باز آمد او کتاب منصوری تصنیف کرد و بدست آں کس فرستاد و گفت من ایں کتابم و ازیں کتاب مقصود تو بحاصل است بمن حاجتے نیست۔ چوں کتاب بامیر رسید رنجور شد۔ پس ہزار دینار بفرستاد و اسپ خاص و ساخت و گفت ہمہ

وَلَا تُلْقُوْا الخ۔ مت ڈالو تم اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں +

رفقی بکنید اگر سود ندارد دست و پائے او ببندید و در کشتی
نشانید و بگذرانید چناں کردند و خواہش باو درنگرفت دست
و پائے او بہ بستند و در کشتی نشاندند و بگذرانیدند و آنگہ دست و
پائے او باز کردند و جنیبت باساخت در پیش کشیدند و او خوش طبع
پائے در اسپ گردانید و روئے بہ بخارا نہاد و سوال کردند کہ ما ترسیدیم
کہ چوں از آب بگذریم و ترا بکشائیم با ما خصومت کنی نکردی و ترا
ضجر و دل تنگ ندیدیم گفت من دانم کہ در سال بیست ہزار کس
از جیحوں بگذرند و غرق نشوند و من ہم نشوم ممکن است کہ شوم
و چوں غرق شوم تا دامن قیامت گویند ابلہ مردے بود محمد زکریا
کہ باختیار در کشتی نشست تا غرق شد و از جملہ ملوماں باشم نہ
از جملہ معذوراں چوں بہ بخارا رسید امیر در آمد و یک دیگر را بدیدند
و معالجت آغاز کرد و مجہول بذل کرد ہیچ راحت پدید نیامد روزے پیش
امیر در آمد و گفت فردا معالجتے دیگر خواہم کردن - امّا درین معالجت
فلاں اسپ و فلاں استر خرج مے شود و ایں دو مرکب معروف
بودند در دوندگی چنانکہ شبے چہل فرسنگ برفتندے پس دیگر روز
امیر را بگرمابہ جوی مولیاں برد بیروں از سرائے آں اسپ و
استر را ساختہ و تنگ کشیدہ بر در گرمابہ بداشتند و رکابداری غلام
خویش را بفرمود و لز خدم و حشم ہیچ کس را بگرمابہ فرو نگذاشت پس ملک را

رفق - نرمی * جنیبت - کوتل گھوڑا * مجہول بذل کردن - کوشش صرف کرنا *

بگرمابہ میانگیں بنشاند و آب فاتر بروے ریخت و شربتے کہ کردہ بود
چاشنی کردہ بدو داد تا بخورد و چندانی بداشت کہ اخلاط را در مفاصل
نضجے پدید آمد پس برفت و جامہ درپوشید و بیامد و در برابر
امیر بالیستاد و سقطے چند بگفت اے کذا و کذا تو بفرمودی تا مرا ببستند
و در کشتی افگندند و در خون من شدند اگر بمکافات آں جانت نبرم نہ
پسر ذکریا ام امیر بغایت در خشم شد و از جائے خویش در آمد تا بسر
زانو محمد ذکریا کارد ے برکشید و تہدید زیادت کرد امیر یکے از خشم
و یکے از بیم تمام برخاست و محمد ذکریا چوں امیر را برپائے دید برگشت
و از گرمابہ بیروں آمد او و غلام ہر دو پائے باسپ و استر گردانیدند
و روئے بآموے نہادند نماز دیگر از آب بگذشت تا مرد بیچ جائے
نالیستاد چوں بمرو فرود آمد نامہ نوشت بخدمت امیر کہ زندگانی بادشا
دراز باد در صحت بدن و لفاذ امر خادم علاج آغاز کرد و آنچہ ممکن
بود بجائے آورد حرارت غریزی با ضعف تمام بود و علاج طبیعی دراز
کشیدے دست ازاں بداشتم و بعلاج نفسانی آمدم و بگرمابہ بردم
و شربتے بدادم و رہا کردم تا اخلاط نضجے تمام یافت پس بادشاہ
را بخشم آوردم تا حرارت غریزی مدد حادث شد و قوت گرفت.
و آں اخلاط نضج پذیرفتہ را تحلیل کرد و بعد ازیں صواب نیست
کہ میان من و بادشاہ جمعیتے باشد ۔ اما چوں امیر برپائے خاست

میانگیں ۔ درمیان ٭ آب فاتر ۔ نیم گرم ٭ نضج پختہ ٭ حرارت غریزی ۔ قدرتی جسمانی گرمی ۔

و محمد ذکریا بیروں شد و برنشست حالے او را غشی آورد چوں بہوش
باز آمد بیروں آمد و خدمت گزاراں را آواز داد و گفت طبیب کجا
شد گفتند از گرمابہ بیروں آمد و پائے در اسپ بگرداند و غلامش
پائے در استر و برفت امیر دانست کہ مقصود چہ بودہ است۔ پس
بپائے خویش از گرمابہ بیروں آمد۔ خبر در شہر افتاد و امیر بار داد و
خدم و حشم و رعیت جملہ شادیہا کردند و صدقہا دادند و قربانہا
کردند و جشنہا پیوستند و طبیب را ہر چند جستند نیافتند ہفتم
روز غلام محمد ذکریا در رسید بر آں استر نشستہ و اسپ را جنیبت
کردہ نامہ عرض کرد۔ امیر نامہ بر خواند و عجب داشت و او را معذور
خواند و تشریف فرمود از اسپ و ساخت و جبہ و دستار و سلاح
و غلام و کنیزک و بفرمود تا بر رے از املاک مامون ہر سال دو ہزار
دینار زر و دویست خروار غلہ بنام وے برانند و ایں تشریف داد
با نامہ بدست معروفی بجرو فرستاد و امیر صحت کلی یافت و محمد ذکریا
بامقصود بخانہ رسید ٭

حکایت

ابوالعباس مامون خوارزم شاہ وزیرے داشت نام او ابو الحسین احمد
بن محمد السہیلی مردے حکیم طبع و کریم نفس و فاضل و خوارزم شاہ ہمچنیں ...
حکیم طبع و فاضل دوست بود بہ سبب ایشاں چندیں حکیم و فاضل بر آں

درگاہ جمع شدہ بودند چوں ابوعلی سینا و ابوسہل مسیحی و ابوالخیر خمارو ابوریحان بیرونی و ابونصر عراق۔ اما ابونصر عراق برادرزادۂ خوارزم شاہ بود و در علم ریاضی و انواع آں ثانی بطلیموس بود و ابوالخیر خمار در طب ثالث بقراط و جالینوس بود و ابوریحان در نجوم بجائے ابومعشر و احمد بن عبدالجلیل بود و ابوعلی سینا و ابوسہل مسیحی خلف ارسطاطالیس بودند در علم حکمت کہ شامل است ہمہ علوم را ایں طائفہ دراں خدمت از دنیاوی بے نیازی داشتند و بایک دیگر انسے در محاورت وعیشے در مکاتبت مے کردند۔ روزگار بر نہ پسندید و فلک روا نداشت آں عیش بر آں منغص شد و آں روزگار بر ایشاں بزیاں آمد۔ از نزدیک سلطان یمین الدولہ محمود معروفی رسید با نامہ مضمون نامہ آنکہ شنیدم کہ در مجلس خوارزم شاہ چند کس اند از اہل فضل کہ عدیم النظیر اند۔ چوں فلاں و فلاں باید کہ ایشاں را بمجلس ما فرستی تا ایشاں شرف مجلس ما حاصل کنند و ما بعلوم و کفایات ایشاں مستظہر شویم و آں منت از خوارزم شاہ داریم و رسول وے خواجہ حسین بن علی میکال بود کہ یکے از افاضل و اماثل عصر و اعجوبہ بود از رجال زمانہ و کار محمود در اوج دولت ملک او رونقے داشت و دولت او علوے و ملوک زمانہ او را مراعات ہمے کردند و شب از و باندیشہ ہمے خفتند۔ خوارزم شاہ خواجہ حسین میکال را بجائے نیک فرود آورد و علفۂ سنگرف فرمود و پیش از انکہ

علفۂ سنگرف فرمود۔ مہمان نوازی کی ۔

اورا بار داد حکماء را بخواند و این نامه بر ایشان عرضه کرد و گفت محمود قوی دست است و لشکر بسیار دارد و خراسان و هندوستان ضبط کرده است و طمع در عراق بسته من نتوانم که مثال او را امتثال ننمایم و فرمانِ او را بنفاذ نه پیوندم شما درین چه گوئید ابوعلی و ابوسهل گفتند ما نرویم امّا ابونصر و ابوالخیر و ابوریحان رغبت نمودند که اخبار صلات و هبات سلطان مے شنیدند پس خوارزم شاه گفت شما دو تن را که رغبت نیست پیش ازانکه من این مرد را بار دهم شما سرِ خویش گیرید۔ پس خواجه اسباب بوعلی و ابوسهل بساخت و دلیلے همراه ایشان کرد و از راهِ گرگان روئے بگرگان نهادند روز دیگر خوارزم شاه حسین علی میکال را بار داد و نیکوئیها پیوست و گفت نامه خواندم و بر مضمون نامه و فرمانِ بادشاه وقوف افتاد۔ ابوعلی و ابوسهل برفته اند و لیکن ابونصر و ابوریحان ابوالخیر بسیج مے کنند که پیش خدمت آیند و بانِدک روزگار برگ بساختند و با خواجه حسین میکال فرستاد و ببلخ بخدمت سلطان یمین الدوله محمود آمدند و بحضرتِ او پیوستند و سلطان را مقصود از ایشان ابوعلی بوده بود و ابونصر عراق نقاش بود بفرمود تا صورتِ ابوعلی بر کاغذ نگاشت و نقاشان را بخواند تا بران مثال چهل صورت نگاشتند و با مناشیر باطراف فرستادند و از اصحاب اطراف درخواست کرد که مردے است بدین

مثال۔ حکم ÷ امتثال ہمعنی۔ حکم ماننا۔ بسیج مے کنند۔ ارادہ رکھتے ہیں ÷
مناشیر۔ جمع منشور۔ فرمان ÷

صورت داد و را ابوعلی سینا گویند طلب کنند و او را بمن فرستند اما چون بوعلی
والوسہل باکس ابوالحسین السہلی از (نزد) خوارزم شاہ برفتن خیال کردند
که باید او را پانزده فرسنگ رفته بودند۔ بامداد بسیر چاہسارے فرود آمدند۔
پس ابوعلی تقویم برگرفت و بنگریست تا بچہ طالع بیرون آمده است۔ چون
بنگریست روئے بابوسہل کرد و گفت بدیں طالع که ما بیروں آمده ایم راه
گم کنیم و شدت بسیار بینیم۔ بوسہل گفت رَضِینَا بِقَضَاءِ اللّٰہِ من خود ہمے
دانم که ازیں سفر جان نبرم که بسیر من دریں دو روز بعیوق می رسد و او
قاطع است مرا امیدے نمانده است و بعد ازیں میانِ ما ملاقات نفوس خواہد
بود۔ پس براندند ابوعلی حکایت کرد که روز چہارم بادے برخاست و گرد برانگیخت
و جہان تاریک شد و ایشاں راه گم کردند و باد طریق را محو کرد و چوں باد
بیارامید دلیل از ایشاں گمراه تر شده بود دراں گرمائے بیابانِ خوارزم از
بے آبی و تشنگی بوسہل مسیحی بعالمِ بقا انتقال کرد و دلیل و بوعلی با ہزار
شدت بیاورد افتادند۔ دلیل بازگشت و ابوعلی بطوس رفت و بنشاپور
رسید خلق را دید که بوعلی را می طلبیدند متفکر بگوشه فرود آمد و روزے
چند آنجا بود و از آنجا رو بگرگان نہاد که قابوس بادشاه گرگان بود و مردے
بزرگ و فاضل دوست و حکیم طبع بود ابوعلی دانست که او را آنجا آفتے
نرسد چوں بگرگان رسید بکاروان سرائے فرود آمد مگر در ہمسائگی او یکے بیمار
شد معالجت کرد بہ شد بیمارے دیگر را نیز معالجت کرد بہ شد بامداد قاروره

عیوق - چھوٹا ستاره - بسیر - راستہ ٭

آمد و بن گرفته بود ابوعلی بسے نگریست و دخلش پدید آمد و بعد بروز می افزود تا روزگار
چنیں میگذاشت مگر یکے از اقربائے قابوس وشمگیر را که بادشاہ گرگان بود عارضہ
پدید آمد و اطبائے بمعالجت او برخاستند و جہد کردند و ہیچ سے تمام نمودند۔
علّت پیشتر پیوست و قابوس را عظیم دل بستگی بود تا یکے از خدم
قابوس را گفت که در فلاں شہر جوانے آمده است عظیم طبیبے نہایت مبارک
دست و چند کس بر دست او شفا یافت قابوس فرمود که او را طلب کنید و بسر
بیمار برید تا معالجت کند که دست از دست مبارک تر بود پس بوعلی را طلب
کردند و بسر بیمار بردند جوانے دید بغایت خوبرو و متناسب اعضا خط اثر
کرده و زار افتاده پس بنشست و نبض او بگرفت و تفسره بخواست و بدید پس
گفت مرا مردے مے باید که عرفات و محلّات گرگان را ہمہ شناسد بیاوردند و
گفت رانبک ابوعلی دست بر نبض بیمار نہاده و گفت بگوئے و محلّہ ہائے گرگان
نام بردن آنکس آغاز کرد و نام محلّہ ہا گفتن گرفت تا رسید بمحلّہ که نبض بیمار دراں
حالت حرکتے غریب کرد پس ابوعلی گفت ازیں محلّہ کوچہا بر دہ آنکس بر داد تا
رسید بنام کوچہ که آں حرکتے غریب معاودت کرد پس ابوعلی گفت کسے باید که
دریں کوچہ ہمہ سرا ہا بداند بیاوردند و سرائہا بر دادن گرفت تا رسید بداں
سرائے که ایں حرکت باز آمد ابوعلی گفت اکنوں کسے مے باید که نامہائے
اہل سرائے بتمام داند و بر دہد بیاوردند بر دادن گرفت تا آمد بنامے که بہماں
حرکت حادث شد آنگہ بوعلی گفت تمام شد پس روئے بمعتمداں قابوس

نیم۔ کاروان سرا ۔ خط اثر کرده ۔ ڈاڑھی نکل رہی تھی ۔ زار افتاده ۔ نحیف ہو چکا تھا ۔

کرد وگفت ایں جوان در فلاں محلّہ و در فلاں کوئے و در فلاں سرائے بر
دختر فلاں و فلاں نام عاشق است و داروئے او وصال آں دختر است
و معالجت او دیدار باشد پس بسیار گوش داشته بود و ہر چه خواجه ابوعلی فرمود
میگفت وے شنید از شرم سر در جامهٔ خواب کشید چوں استطلاع کردند
ہمچناں بود که خواجه ابوعلی گفته بود۔ پس ایں حال را پیش قابوس رفع کردند۔
قابوس را عظیم عجب آمد و گفت او را بمن آرید۔ خواجه ابوعلی را پیش قابوس
بردند و قابوس صورت ابوعلی داشت که سلطان یمین الدوله فرستاده بود
چوں پیش قابوس آمد گفت أَنْتَ ابوعلی گفت نَعَمْ یا أَیُّهَا الْمَلِکُ الْمعظم
قابوس از تخت فرود آمد و چند گام ابوعلی را استقبال کرد و در کنارش
گرفت و با او بر یکے نہالی پیش تخت بنشست و بزرگیها پیوست و نیکو
پرسید و گفت اجل افضل و فیلسوف اکمل کیفیت ایں معالجه البته باز
گوید۔ ابوعلی گفت چوں نبض و تفسره بدیدم مرا یقین گشت که علت عشق
است و از کتمان سِرِّ حال بدینجا رسیده است اگر از وے سوال کنم راست
نگوید۔ پس دست بر نبض او نہادم نام محلات بگفتند۔ چوں بمحله معشوق
رسید عشق او را بجنبانید حرکت بدل شد۔ دانستم که در آں محله است بگفتم
تا نام کوہا بگفتند چوں نام کوئے معشوق خویش شنید ہماں معنی حادث
شد نام کوئے نیز بدانستم بفرمودم تا سراہا را نام بردند چوں بنام سرائے
معشوق رسید ہماں حالت ظاہر شد سرائے نیز بدانستم بگفتم تا نام ہمه اہل

استطلاع۔ معلوم کرنا۔ چند گام۔ کچھ دور۔ کتمان۔ چھپانا۔ حادث شد۔ پیدا ہوا۔

سرائے بردند چوں نام معشوق خود بشنید بغایت متغیر شد معشوق را نیز بدانستیم پس بدو گفتم و او منکر نتوانست شدن مقر آمد قابوس ازیں معالجت شگفتگی بسیار نمود و متعجب بماند والحق جائے تعجب بود پس گفت یا اجل افضل اکمل عاشق و معشوق ہر دو خواہر زادگان اند و خالہ زادگان یکدیگر اختیارے بکن تا عقد ایشاں بکنیم پس خواجہ ابو علی اختیارے پسندیدہ کرد و آں عقد بکردند و عاشق و معشوق را بہم پیوستند و آں جوان بادشاہزادہ خوبصورت از چناں رنجے کہ بمرگ نزدیک بودہ برست بعد ازاں قابوس خواجہ ابو علی را ہر چہ نیکوتر بداشت و از انجا بہ رَے شد و بوزارت شہنشاہ علاؤالدولہ افتاد و آں خود معروف است اندر تاریخ ایام خواجہ ابو علی سینا ✦

حکایت

صاحب کامل الصناعۃ طبیب عضد الدولہ بود بپارس بشہر شیراز و دراں شہر حمالے بود کہ چہار صد من و پانصد من بار بر پشت گرفتے و ہر پنج شش ماہ آں حمال را درد سر گرفتے و بیقرار شدے و دہ پانزدہ شباں روز ہمچناں بماندے یکبار او را آں درد سر گرفتہ بود و ہفت ہشت روز برآمدہ و چند بار نیت کردہ بود کہ خویشتن را بکشد آخر الاتفاق چناں افتاد کہ آں طبیب بزرگ روزے بدر خانۂ آں حمال بگذشت برادران حمال پیش او دویدند و خدمت کردند و او را بخدائے عزوجل سوگند دادند و احوال برادر

عضد الدولہ ۔ حکومت کا بازو ✦

و درد سر او لطبیب بگفتند طبیب بگفت او را بمن نمائید پس آں حمال را پیش او بردند چوں بدیدش مردے شگرف و قوی ہیکل و جفتی کفش در پائے کردہ کہ ہر پائے منے و نیم بود بسنگ پس نبض او بدید و تفسرہ بخواست گفت او را با من بصحرا آرید - چناں کردند چوں بصحرا شدند طبیب غلام خویش را بگفت دست حمال از سرش فروگیر و در گردن او کن و بسیار بتاب پس غلامِ دیگر را گفت کفش او از پائے بیروں کن و تائے بیست بر سرش زن غلام چناں کرد فرزندان او بفریاد آمدند اما طبیب محتشم و محترم بود ہیچ نمی توانستند بکردد پس غلام را گفت کہ آں دستار کہ در گردن او تافتہ بگیر و بر اسپ من نشین و او را با خود کشاں ہمے دواں غلام ہمچناں کرد و او را در اں صحرا بسیار بدوانید چنانکہ خون از بینی او بکشاد و گفت اکنوں رہا کن بگذاشت و آں خون ہمے رفت گندہ تر از مردار آں مرد در ہمیں رعاف در خواب شد و درم سنگی ہمی صد خون از بینی او برفت و باز ایستاد پس او را برگرفتند و بخانہ آوردند از خواب در نیامد و شبان روزے خفتہ بماند و آں درد سر او برفت و بمعالجہ محتاج نیفتاد و معاودت نکرد و عضد الدولہ او را از کیفیت آں معالجت پرسید گفت اے بادشاہ آں خونش مادی بود در دماغ کہ بیارۂ فیقرا فرود آمدے معالجش جز ہمیں نبود کہ کردم

حکایت

مالیخولیا علتے است کہ اطبا در معالجت او فرو مانند۔ اگرچہ امراض

رعاف ـ نکسیر ـ بیارۂ ایارج فیقرا ـ ایک دوائی کا نام ـ مالیخولیا ـ جنون ـ

سوداوی ہمہ مزمن است ہیکن مالیخولیا خاصیتے دارد بدیر زائل شدن
ابوالحسن بن یحییٰ اندر کتاب معالجتے بقراطی کہ اندر طب کس چناں کتابے
نہ کردہ است برشمرد از ائمہ وحکماء وفضلا و فلاسفہ کہ چند از ایشاں
بداں علّت معلول گشتہ اند۔ امّا حکایت کرد مرا اُستاد من الشیخ الامام
ابوجعفر بن محمد ابی سعد المعروف بعرخ (؟) از الشیخ الامام محمد بن عقیل
القزوینی از امیر فخر الدولہ باکالنجار البوئی کہ یکے را از اعزہ آل بویہ
مالیخولیا پدید آمد و او را دریں علّت چناں صورت لبست کہ او گاوے
شدہ است ہمہ روز بانگ ہمے کرد وایں و آں را ہمے گفت کہ مرا بکشید۔
کہ از گوشت من ہریسہ نیکو آید تا کار بدرجہ بکشید کہ نیز ہیچ نہ خورد و روز ہا
برآمد و نہار نکرد و اطبا در معالجت او عاجز آمدند و خواجہ ابوعلی اندریں
حالت وزیر بود و شاہنشاہ علاؤالدولہ محمد بن دشمنزیار بروے اقبالے
داشت و جملہ ملک در دست او نہادہ بود و کلی شغل برائے و تدبیر او
باز گذاشتہ والحق بعد اسکندر کہ ارسطاطالیس وزیر او بود۔ ہیچ بادشاہ
چوں ابوعلی وزیر نداشتہ بود۔ دریں حال کہ خواجہ ابوعلی وزیر بود ہر روز پیش
از صبحدم برخاستے و از کتاب شفا دو دو کاغذ تصنیف کردے چوں
صبح صادق بدمیدے شاگرداں را بار دادے چوں کیا رئیس بہمنیار و ابو
منصور بن زیلہ و عبدالواحد جورجانی و سلیمان دمشقی و من کہ باکالنجارم
تا بوقت اسفار سبقہا بخواندیمے و در پے او نماز کردیمے و تا بیروں آمد۔

مانے ہزار سوار از مشاہیر و معارف و ارباب حوائج و اصحاب عرائض
بر در سرائے او گرد آمدہ بودے و خواجہ بر نشستے و آں جماعت در
خدمت او برفتندے چوں بدیوان رسیدے سوار دو ہزار شدہ بودے
پس بدیوان تا نماز پیشیں بماندے و چوں باز گشتے بخواں آمدے جماعتے
با او نان بخوردندے پس بقیلولہ مشغول شدے و چوں برخاستے نماز بکردے
و پیش شاہنشاہ شدے و تا نماز دیگر پیش او مفاوضہ و محاورہ بودے
میان ایشاں در مہمات ملک دو تن بودند کہ ہرگز ثالثے نبودے و مقصود
ازیں حکایت آں است کہ خواجہ را ہیچ فراغت نبودے۔ پس چوں اطبا
از معالجت آں جوان عاجز آمدند۔ پیش شاہنشاہ ملک معظم علاؤ الدولہ
آں حال بگفتند و او را شفیع برانگیختند۔ کہ خواجہ را بگوید تا آں جوان را
علاج کند علاؤ الدولہ اشارات کرد و خواجہ قبول کرد۔ پس گفت آں
جوان را بشارت دہید کہ قصاب ہمے آید تا ترا بکشد و با آں جوان بگفتند
او شادی ہمے کرد پس خواجہ برنشست ہمچناں با کوکبہ بر در سرائے
بیمار آمد و با تنے دو در رفت و کارد بدست گرفتہ گفت ایں گاؤ
کجا است تا او را بکشم آں جوان ہمچو گاؤ بانگے کرد یعنی اینجا است خواجہ
گفت بمیان سرائے آریدش و دست و پائے او ببندید و فرو افگنید
بیمار چوں آں شنید بدوید و بمیان سرائے آمد بر پہلوے راست
بخفت و پائے او سخت ببستند پس خواجہ ابو علی بیامد و کارد بر کارد

قیلولہ۔ دوپہر کا سونا۔

علیہ فرو نشست و دست در پہلوے او نہاد چناں کہ عادت قصاباں
بُود پس گفت واہ ایں چہ گاؤ لاغرے است ایں را نشاید کشتن -
علف دہیدش تا فربہ شود و برخاست و بیروں آمد و مردم را گفت
کہ دست و پائے او بکشائید و خوردنی آنچہ فرمائیم پیش او برید و او
را گوئید بخور تا زود فربہ شوی چناں کردند کہ خواجہ گفت خوردنی پیش
او بردند و او ہمے خورد و بعد ازاں ہرچہ از اشربہ و ادویہ خواجہ فرمودے
بدو دادندے و گفتندے کہ نیک بخور کہ ایں گاؤ را نیک فربہ کند - او
بخوردے و بخوردے بر آں امید کہ فربہ شود تا او را بکشند - پس اطبا
دست بمعالجت او برگشادند - چنانکہ خواجہ ابو علی مے فرمود یکماہ
را بصلاح آمد و صحت یافت و ہمہ اہل خرد دانند کہ چنیں معالجت
نتواں کرد - اِلّا بفضلے کامل و علمے تمام و حدسے راست ۔

حکایت

در عہدِ ملک شاہ بعضے از عہدِ سنجر فیلسوفے بود بہرات و او را
ادیب اسمٰعیل گفتندے مردے سخت بزرگ و فاضل و کامل امّا اسباب
او و معاش او از دخل طبیبی بودے و او را ازیں جنس معالجات نادرہ
بسیار است مگر وقتے ببازارِ کشتاراں برمے گذشت قصابے گوسفندے
را سلخ میکرد و گاہ گاہ دست در شکم گوسفند کردے و پیہ گرم بیروں کردے و ہمے

علف - چارہ ۔ حدس - سمجھ - فکر ۔ معالجت - علاج - سنجر - ترکی میں باز کو کہتے ہیں -
کشتار - قصاب ۔ سلخ - کھال - اتارنا ۔ پیہ - چربی ۔

خورد و خواجہ اسمٰعیل چوں آں حالت بدید در برابر او بقالے را گفت کہ اگر وقتے
ایں قصاب بمرد پیش از انکہ او را بگور کنند مرا خبر کن بقال گفت سپاس
دارم چوں ایں حدیث را ماہے پنج شش برآمد یکے روز بامداد سے خبر افتاد
کہ دوش فلاں قصاب بمرد بمفاجاتے ہیچ علت و بیماری نہ کشید و ایں
بقال بہ تعزیت شد خلقے دید جامہ دریدہ و جماعتے در حسرت او ہمے
سوختند کہ جوان بود و فرزنداں خرد داشت پس آں بقال را سخن خواجہ
اسمٰعیل یاد آمد بدوید و وے را خبر کرد۔ خواجہ اسمٰعیل گفت دیر مرد پس
عصا بگرفت و بداں سرائے شد و چادر از روئے مردہ برداشت و
(نبض او در دست بگرفت و یکے را فرمود تا عصا بر پشت پائے او ہمے زد
پس از ساعتے ویرا گفت بسندہ است) پس علاج سکتہ آغاز کرد
روز سوم مردہ برخاست و اگرچہ مفلوج شدہ سالہا بزیست پس اناں
مردماں عجب داشتند و آں بزرگ از پیش دیدہ بود کہ او را سکتہ خواہد شد

حکایت

شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس اللہ روحہٗ بایں خواجہ تعصب
کردے و بارہا قصد او کرد و کتب او بسوخت و ایں تعصبے بود دینی کہ بہر ریاں
در وا اعتقاد کردہ بودند کہ او مردہ زندہ مے کند و آں اعتقاد عوام را زیاں
میداشت تا کہ شیخ بیمار شد و در میاں مرض فواق پدید آمد و ہرچند اطباء

سکتہ۔ بیماری دماغ ❊ فواق۔ ہچکی ❊

علاج کردند سود نداشت نا امید شدند۔ آخر بعد از ناامیدی قارورۂ
شیخ بدو فرستادند و ازو علاج خواستند بر نام غیرے خواجہ اسمٰعیل
چوں نگرید گفت ایں آب فلان است و فواقش پدید آمدہ است
و ہمداں عاجز شدہ اند و اورا بگوئید تا یک استار پوست مغز
پستہ با یک استار شکر عسکری بکوبند و اورا دہند تا بازہد و
بگوئید کہ علم بباید آموخت و کتاب نباید سوخت پس ایں دو
چیز سفوفے ساختند و بیمار بخورد و حالے فواق بنشست و بیمار برآسود۔

حکایت

یکے را از مشاہیر شہر اسکندریہ بعد جالینوس سر دست درد گرفت
و بیقرار شدہ ہیچ نیارامید۔ جالینوس را خبر کردند۔ مرہم فرستاد کہ بر سر
کتف او نہند ہمچناں کردند کہ جالینوس فرمودہ بود در حال درد بنشست
و بیمار تندرست گشت و اطبا در عجب بماندند۔ پس از جالینوس پرسیدند
کہ ایں چہ معالجت بود کہ کردی گفت آں عصب کہ بر سر دست درد
میکرد مخرج او از سر کتف است من اصل را معالجت کردم فرع بہ شد۔

حکایت

فضل بن یحییٰ برمکی را بر سینہ قدرے برص پدید آمد عظیم رنجور شد و گرمابہ

استار۔ وزن ساڑھے چار مثقال ۔ عصب۔ پٹھا ۔ کتف۔ مونڈھا ۔

رفتن بشب انداخت تاکسے برآں مطلع نشود۔ پس ندیماں را جمع کرد و گفت امروز در عراق و خراسان و شام و پارس کدام طبیب را حاذق تر میدانید و درین معنی کہ مشہور تر است گفتند جاثلیق پارس بشیراز۔ کس فرستاد و حکیم جاثلیق را از پارس بغداد آورد و با او بستر بنشست و بر سبیل امتحان گفت مرا دربہائے فتورے مے باشد تدبیر معالجت ہمے باید کرد (حکیم جاثلیق گفت) از کل لبنیات و ترشیہا پرہیز باید کردن و غذا نخود آب باید خوردن بگوشت ماکیاں یکسالہ و حلوۂ زردۂ مرغ زبا نگبین باید کردن و از آں خوردن چوں ترتیب ایں غذا تمام نظام پذیرد من تدبیر ادویہ بکنم فضل گفت چنیں کنم پس فضل بر عادت آں شب از ہمہ چیزہا بخورد و زیرباے معقد ساختہ بود ہمہ بکار داشت و از کوامخ و معاصیر ہیچ احتراز نہ کرد۔ دیگر روز جاثلیق بیامد و قارورہ بخواست و بنگریست رویش برافروخت و گفت من ایں معالجت نتوانم کرد۔ ترا از ترشیہا و لبنیات منع کردہ ام تو زیرباے خوری و از کامہ و انبجات پرہیز نہ کنی معالجت موافق نیفتد۔ پس فضل بن یحییٰ بعد بسر و حذاقت آں بزرگ آفریں کرد و علت خویش با او در میاں نہاد و گفت ترا بدیں مہم خواندم و ایں امتحانے بود کہ کردم جاثلیق دست بمعالجت برد آنچہ دریں باب بود و روزگارے برآمد ہیچ فائدہ نداشت و حکیم جاثلیق بر خویش ہمے پیچید کہ ایں چنداں کار نبود و چندیں بکشید تا روزے با فضل بن یحییٰ نشستہ بود۔ گفت اے خداوند بزرگوار آنچہ معالجت بود کردم

جاثلیق۔ پادری + زیرباے معقد۔ گاڑھی یخنی + کوامخ۔ جمع کامخ۔ ترشی + کامہ۔ کانجی +

هیچ اثر نه کرد گفتم پدر از تو ناخوشنود است پدر را خوشنود کن تا من
این علت از تو ببرم. فضل آن شب برخاست و نزدیک یحیی رفت و
در پائے افتاد و رضائے او بطلبید و آن پدر پیر از و خوشنود گشت۔
(و جاثلیق او را بهمان انواع معالجت هے کرد روئے به بهبودی گزارد
و چندے بر نیامد که شفائے کامل یافت) پس فضل از جاثلیق پرسید
که تو چه دانستی که سبب علت ناخوشنودی پدر است جاثلیق گفت.
من هر معالجے که بود بکردم سود نداشت گفتم این مرد بزرگ لکه از
جائے خورده است. بنگریستم هیچکس نیافتم که شب از تو ناخوشنود
به رنج خفتے بلکه از صدقات و صلات و نشر لغابات تو بسیار کس همے
آسوده است تا خبر یافتم که پدر از تو بیازرده است و میان تو و او
نفارے هست من دانستم که از آنست این علاج بکردم برفت و
اندیشهٔ من نبود و بعدازاں فضل بن یحیی جاثلیق را توانگر کرد و
بهادس فرستاد ٭

حکایت

در سنه سبع و اربعین و خمسمایته که میان سلطان عالم سنجر بن
ملک شاه و خداوندم من علاء الدنیا والدین الحسین بن الحسین خَلَّدَ
اللّٰهُ تَعَالیٰ مُلْکَهُمَا وَ سُلْطَانَهُمَا بعد او به مصاف افتاد و لشکر

صلات . بخشش ٭

خود را چناں چشم زخمی افتاد من بنده در هرات در متواری گونه همے گشتم بسبب آنکه منسوب بودم بغور و دشمناں بر خیره هر جنسے همے گفتند و شماتتے همے کردند دریں میاں شبے بخانه آزاد مردے افتادم و چوں نان بخوردیم و من بحاجتے بیروں آمدم آں آزاد مرد که من بسبب او آنجا افتاده بودم مرا آشنائے مے کرد که مرد ماں او را شاعر شناسند اما بیروں از شاعری خود مردے فاضل است در نجوم و طب و ترسّل و دیگر انواع متبحر است چوں به مجلس باز آمدم خداوند خانه مرا احترامے دیگر گوں کرد چناں که محتاجاں کنند و چوں ساعتے بود نیز یک من بنشست و گفت اے فلاں یک دختر دارم و بیروں از وے کس ندارم و فتنے هست و ایں دختر را علتے هست که در ایام عذر ده پانزده من شہر خون از وے برود و او عظیم ضعیف مے شود و با طبیباں مشورت کردیم و چند کس علاج کردند هیچ سود نداشت اگر مے بندد شکم بر مے آید و درد همے گیرد و اگر مے کشایند سیلاں مے افتد و ضعف پدید آید و همے ترسم که نباید که یکبارگی قوت ساقط گردد گفتم ایں بار که ایں علت پدید آید مرا خبر کن و چوں روزے ده بر آمد مادر بیمار بیامد و مرا ببرد و دختر را پیش من آورد دختر دیدم بغایت نیکو دهشت زده و از زندگانی نا امید شده بدوید و در پائے من افتاد و گفت اے پدر از بهر خدائے مرا فریاد رس که

متواری - پوشیده ۰ متبحر - خوب جاننے والا ۰

کہ جوانم و جہان نادیدہ۔ چنانکہ آب از چشمِ من بجست. گفتم دل
فارغ دار کہ این سہل است۔ پس دست بر نبضِ او نہادم توی
یافتم در رنگ و روئے ہم بر جائے بود و از امور عشرہ بیشتر موجود
بود چوں امتلاء و قوت و مزاج و سحنہ و سن و فصل و ہوائے بلد و
اعراض ملائمہ و صناعت۔ فصادی را بخواندم و بفرمودم تا از ہر
دو دست او رگِ باسلیق بکشود و زنان را از پیش او دور کردم
و خونے فاسد ہمے رفت پس بامسک و لشتریح درستگی ہزار
خون بر گرفتم و بیمار بیہوش بیفتاد۔ پس فرمودم تا آتش آوردند
و برابر او کباب ہمے کردم و مرغ ہمے گردانیدم تا خانہ از بخار
کباب پُر شد و بر دماغِ او رفت و با ہوش اندر آمد بجنبید و
بنالید۔ پس شربتے بخند و مفرحے ساختم او را معتدل و یک
ہفتہ معالجت کردم خون بجائے باز آمد و آن علت زائل
شد و عذر بقرار خویش باز آمد و او را فرزند خواندم و او مرا پدر
خواند و امروز مرا چوں فرزندان دیگر است ٭

فصل

مقصود از تحریر این رسالہ و تقریر این مقالہ اظہارِ فضل نیست
و از کار بخدمت نے۔ بلکہ ارشادِ مبتدی است و احماد خداوند ملک
معظم مؤید مظفر منصور حسام الدولہ و الدنیا و الدین نصرۃ الاسلام

اسلاء۔ بہت بھرنا ٭ سحنہ۔ تندرستی ٭ باسلیق۔ ہاتھ کی ایک رگ ٭ ارشاد۔ ہدایت کرنا ٭ احماد۔ تعریف کرنا ٭

والمسلمین عمدة الجیوش فی العالمین افتخار الملوک والسلاطین قامع الکفرة والمشرکین. قاهر المبتدعه والملحدین ظهیر الآیام مجیر الانام عمده الخلافه جمال الملة جلال الامة نظام العرب والعجم اصیل العالم شمس المعالی ملک الامراء ابو الحسن علی بن مسعود بن الحسین نصیر امیر المومنین ادام الله جلاله وزاد فی السعادة اقباله که بادشاهی را بمکان او مفاخرت است و دولت را بخدمت او مباهات اینه تبارک وتعالیٰ دولت را بجمالی او آراسته دارد و ملک را بکمالی او پیراسته وچشم خداوند زاده ملک موید مظفر منصور شمس الدولة والدین بحسن سیرت وسریرت او روشن باد وحفظ الٰهی وعنایت پادشاهی بر قد حشمت وقامت عصمت هر دو جوشن باد و دل خداوند ولی الانعام ملک معظم عادل موید مظفر منصور فخر الدولة والدین بهاء الاسلام والمسلمین ملک ملوک الجبال ببقاء هر دو شادمانه نه مدتی بلکه جاودانه ٭ (ختم شد)

2/

حاجی ایم فرمان علی اینڈ سنز تک سیلرز اردو بازار لاہور
(لمیٹڈ)

مجیر الانام۔ لوگوں کو پناہ دینے والا ٭

(حاجی فرمان علی پرنٹر و پبلشر نے رشید آرٹ پریس لاہور میں چھپوا کر اردو بازار لاہور سے شائع کی)

خلاصہ

تاریخ ساسانیاں

خلاصہ

مطلع سعدین

حاجی فرمان علی اینڈ سنز
تاجران کتب اردو بازار لاہور